یا اللہ جل جلالہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میلاد کی بہاریں

مع

مدلل عقیدے

فیضان

تصنیفِ لطیف

مولانا ابوسعید محمد سرور قادری گوندلوی

ایم اے اسلامیات، فاضل تنظیم المدارس پاکستان

اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

میلاد کی بہاریں مع مدلل عقیدے

فیضان

نباض قوم پیر مفتی ابوداؤد علامہ **محمد صادق** صاحب قادری رضوی

امیر جماعت، رضائے مصطفیٰ پاکستان

تصنیف لطیف

مولانا ابوسعید **محمد سرور قادری گوندلوی**

ایم اے اسلامیات، فاضل تنظیم المدارس پاکستان

اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب —— میلاد کی بہاریں مع مدلل عقیدے

ازقلم —— مولانا ابوسعید محمد سرور قادری گوندلوی
ایم اے اسلامیات، فاضل تنظیم المدارس پاکستان

بااہتمام —— شیخ محمد سرور اویسی

تعداد —— 600

صفحات —— 368

ھدیہ —— 300

ملنے کے پتے

- صراط مستقیم پبلی کیشنز ○ کتب خانہ امام احمد رضا
- مکتبہ قادریہ ○ مسلم کتابوی ○ کرمانوالہ بک شاپ
- مکتبہ بہار شریعت قادریہ دربار مارکیٹ لاہور
- شبیر برادرز ○ نظامیہ کتاب گھر اُردو بازار لاہور
- مکتبہ اھسنت، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
- شمس وقمر بھاٹی گیٹ لاہور ○ مکتبہ غوثیہ
- مکتبہ رضائے مصطفیٰ ○ مکتبہ قادریہ میلاد چوک گوجرانوالہ
- مکتبہ الفرقان ○ مکتبہ غوثیہ ○ والی کتاب گھر اُردو بازار گوجرانوالہ
- مکتبہ ضیاء السنہ ملتان ○ فیضان سنت بوہڑ گیٹ ملتان
- مہریہ کاظمیہ نیو ملتان ○ مکتبہ فریدیہ ساہیوال
- مکتبہ اہلسنّت خانیوال ○ احمد بک کارپوریشن راولپنڈی
- جلالیہ صراط مستقیم گجرات ○ رضا بک شاپ گجرات
- مکتبہ ضیائیہ ○ مکتبہ غوثیہ عطاریہ کمیٹی چوک راولپنڈی
- اسلامک بک کارپوریشن کمیٹی چوک ○ امام احمد رضا ٹری روڈ راولپنڈی
- مکتبہ امینیہ عطاریہ امین پور بازار فیصل آباد ○ نوریہ رضویہ فیصل آباد
- مکتبہ سُلطانیہ ○ مکتبہ صبح نُور محمد پورہ فیصل آباد

عید میلاد کی بہاریں مع مدلّل عقیدے
ایک نظر میں

فہرست موضوعات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عجائباتِ ولادت باسعادت

تقریظ مُبارک

از: پاسبان مسلکِ رضا مجاہدِ ملت حضرت مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی

(امیر جماعت رضائے مصطفٰے پاکستان گوجرانوالہ)

جو شخص اہل ایمان و اہل انصاف ہے اور وہ دل میں اپنے پیارے نبی ﷺ کی محبت و عظمت رکھتا ہے اور اس کا دل عشقِ رسول ﷺ سے معمور و بھرپور ہے اور عقل سلیم رکھتا ہے۔ اس کیلئے اس مسئلہ کو سمجھنا کچھ دشوار نہیں کہ

﴿﴾ جس کو جس کسی سے محبت و اس کے ساتھ تعلق ہوتا ہے وہ اس کی خوشی مناتا ہے اور اس کی خوشی میں شریک ہوتا ہے۔ اس ایمانی، روحانی، اخلاقی و فطری اور بین الاقوامی مسلمہ اصول محبت و جذبہ عشق کے تحت ہر مسلمان اپنے پیارے رسول ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوشی کا اظہار کرتا ہے اور حسبِ توفیق جشن میلاد مصطفٰے ﷺ منانے کا انفرادی و اجتماعی اہتمام کرتا ہے اور چونکہ رسول اللہ ﷺ کی محبت و تعظیم و خوشی عبادت خداوندی کارِ ثواب واللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے، اس لئے جشن میلاد مصطفٰے ﷺ منانے والا حصول رحمت و برکت اور اللہ کے فضل عظیم کا مستحق ہوتا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ۔

اصل الاصول :

یہ وہ حقیقت و اصل الاصول ضابطہ ہے کہ جس کے مطابق جشن میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانے کی بنیاد روز ازل سے قائم ہو چکی ہے اور جشن میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانے اور اس پر اظہار خوشی کا سلسلہ شروع سے اب تک جاری و ساری ہے۔ جس کے مدلل و مفصل ثبوت و پس منظر کیلئے یہ مستقل کتاب شائع کی جا رہی ہے۔

❀ اہل علم و انصاف اور عاشقان رسالت اسے اول سے آخر مطالعہ فرمائیں تو ان پر واضح ہوگا کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے تحت حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت و پیدائش مبارک کے موقع پر روز اول ہی سے میلاد مصطفےٰ منانے کا سلسلہ شروع فرما دیا گیا اور ملائکہ کرام و نوری فرشتوں نے بحکم خدا بڑے وسیع انقلابی انتظامات کے ساتھ نہایت شان و شوکت سے جشن میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم منایا جو تب سے اب تک جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ جاری و ساری رہے گا۔ اور جشن میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و شوکت دیکھ کر جلنے اور چیخ و پکار کرنے والا ابلیس لعین و شیطان رجیم بھی روز اول کی طرح جلتا رہے گا، آہ بھرتا اور آنسو بہاتا رہے گا۔ لہٰذا جس کا دل چاہے وہ جشن میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانے والے نوری فرشتوں اور ملائکہ کرام کے گروہ میں شامل ہو جائے اور جس کا دل چاہے ابلیس لعین و شیطان رجیم کی پارٹی میں شامل ہو کر جشن میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت و واویلا کرتا رہے۔

؎ پسند اپنی اپنی مقام اپنا اپنا　　　کئے جاؤ میخوارو کام اپنا اپنا

نمایاں مثال : روز اول سے ولادت باسعادت کے عجائبات و مشاہدات میں

ایک نہایت نمایاں مثال آئندہ صفحات پر جھنڈے لہرائے جانے کا حوالہ ہے اور کسی موقع پر جھنڈا لہرانا بہت نمایاں اور بلند و بالا مظاہرہ ہوتا ہے۔ منکرین میلاد سے ہمارا یہ سوال ہے کہ ﴿ﷺ﴾ ولادت با سعادت کی خوشی میں مشرق و مغرب اور کعبۃ اللہ کی چھت پر تین جھنڈے کیوں لہرائے گئے؟ کس نے یہ جھنڈے لہرائے؟ کس کے حکم سے یہ لہرائے گئے۔ اور ولادت با سعادت کے روز اول سے جھنڈے لہرانے کی سنت ملائکہ کے مطابق اسی طرح میلاد شریف کی خوشی پر اگر محافل میلاد و جلوس مبارک میں جھنڈے لہرائے جائیں اور جھنڈیاں لگائی جائیں تو سنت ملائکہ کے بالمقابل جھنڈے لہرانا اور جھنڈیاں لگانا کیوں بدعت و ناجائز ہے؟ اور اس کی ممانعت و بدعت ہونے کی کونسی دلیل ہے؟

ے سنبھل کر پاؤں رکھنا دشت خار میں مجنوں
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

حرفِ آخر : ہماری اس تمہید و زیر نظر کتاب کی تفاصیل کے پیش نظر منکرین شان رسالت نجدی سعودی دیوبندی وہابی اور نام نہاد ''اہل حدیث'' کے یہ تمام اعتراضات لغو و بیہودہ اور ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کے قابل ہیں کہ میلاد منانے کا ثبوت کیا ہے۔ میلاد منانے کی ابتداء کب ہوئی کس دور میں ہوئی، کس مولوی یا بادشاہ نے میلاد کی ایجاد کی وغیرہ ذَالِكَ مِنَ الْخُرَافَاتِ۔

ان سب اعتراضات کا اول و اصل جواب یہ ہے کہ ولادت با سعادت و پیدائش مبارک کے دن روز اول ہی سے جشن میلاد مصطفےٰ ﷺ منانا شروع ہو

گیا۔نوری فرشتوں اور ملائکہ کرام نے بحکم خداوندی یہ جشن میلاد منایا اگر کسی منکر میلاد میں ہمت و جرأت ہے تو ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کی نمبروار مدلل وباحوالہ تردید کرے ورنہ رسول اللہ ﷺ کی عظمت وشان کا دل سے اقرار اور توبہ کر کے میلاد مصطفےٰ ﷺ منانے کا قائل وعامل ہو جائے۔وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

یاد رہے! کہ ولادت باسعادت کے عجائبات وانکشافات کی تفصیل سنی بریلوی کتب دیوبندی وہابی کتب اور نام نہاد اہل حدیث ونجدی سعودی کتب سے ثابت ہے اور ان سب کے اکابر نے ان عجائبات وانکشافات کو تسلیم کیا ہے اور اپنی اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔ثبوت کیلئے یہ کتاب حاضر ہے۔

کلکِ رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

نورانی نسب کی جھلکیاں

اصل ہر بود و بہبود تخم وجود قاسم کنز نعمت پہ لاکھوں سلام
مصدر مظہریت پہ اظہر درود مظہر مصدریت پہ لاکھوں سلام

فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ''انا خیر هم نفسا وخیر هم بیتا''۔(الحدیث ترمذی)

میں ذاتی اور خاندانی طور پر (ان) سب سے بہتر ہوں۔

نام گرامی .... حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

والد ماجد .... حضرت عبداللہ لقب ذبیح اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

والدہ ماجدہ .... حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

داداجان .... حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ (شیبہ)

دادی جان .... حضرت صفیہ بنت جندب نجاری رضی اللہ عنہا

پرداداجان .... حضرت عمرو لقب ہاشم

پردادی........................ حضرت سلمٰی بنت عمرو بن زید نجار (براویت اخریٰ فاطمہ عمرو)

ناناجان .... حضرت وھب زھری

نانی جان .... حضرت برہ بنت عبدالعزیٰ

پرناناجان........................ حضرت عبدمناف زھری

پرنانی جان........................ حضرت عاتکۃ الکبریٰ

(ا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ننھیال ودادھیال خاندان سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ہیں۔

(۲) آپ ﷺ کی کوئی بہن نہ بھائی تھا۔ (تفسیر نور العرفان)

(۳) رضاعی مائیں حضرت حلیمہ سعدیہ، جنابہ ثویبہ و دیگر چند بیبیاں

(۴) دائیاں (خدمت کیلئے) حضرت آسیہ، حضرت سارہ، حضرت مریم، حضرت حوا، حضرت شفاء، جنابہ صفیہ، حوران بہشت وغیرہ (رضی اللہ عنہن)

(۵) حضرت حلیمہ کے والد کا نام ابوذئیب ہے، خاوند کا نام حارث ہے۔ (سیرت حلبیہ)

میلادِ رسول ﷺ تاریخ کے آئینہ میں

مقام ولادت ....حجاز مقدس عرب شریف

شہر ولادت............مکہ مکرمہ شریف نزد جدہ

محلّہ ولادت............بنی قشاشیہ نزد جبل ابوقبیس گلی سوق اللیل نامی

جائے ولادت ....مکان حضرت عبداللہ عالیشان (رضی اللہ عنہ)

سن ولادت............۲۵۸۵ ابراہیمی۔ اپریل ۵۷۰ عیسوی نوشیروانی ۴۰ سال بعد

سن ولادت............عام الفیل اصحاب فیل کے واقعہ کے ۵۵ دن بعد (مدارج النبوۃ)

سن ولادت......حضرت آدم علیہ السلام کے تقریباً ساڑھے چھ ہزار سال بعد

ماہ ولادت ....ربیع الاول، ربیع النور، شہر سرور (زرقانی)

تاریخ ولادت ....۱۲ ربیع الاول شریف

شب ولادت ....پیر شریف (یوم الاثنین) (زرقانی، مشکوٰۃ)

وقت ولادت............صبح صادق (ضیاء النبی بحوالہ محمد رسول اللہ ﷺ حصہ دوم)

فِی فَجْرِ یَوْمَ الاِثْنَیْنِ

؎ جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند اس دِل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمْ

اَمَّابَعْدُ فَاعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ

قَالَ اللہ تعالٰی : قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ ۔ (سورۃ المائدہ آیت ۱۵)

بے شک اللہ کی طرف سے نُور آیا۔

اس نور سے مراد حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (تفسیر ابن عباس صفحہ ۹۰، تفسیر در منثور ص ۴۳ ج ۳۔ تفسیر جلالین ص ۹۷، تفسیر ابن کثیر ص ج ۲، تفسیر بیضاوی، تفسیر خازن ج ۱، تفسیر روح المعانی ص ۹۷ ج ۴، تفسیر صاوی ص ۱۰۳ ج ۱، تفسیر روح البیان ج ۲، شفاء شریف ج ۱ تفسیر ثنائی وہابی، تفسیر عثمانی دیوبندی، رحمۃ للعالمین ص ۱۹۳، از قاضی سلیمان منصور پوری وہابی)

حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یَا جَابِرُ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّكَ مِنْ نُوْرِهٖ (بالفاظ اُخریٰ)

عن جابر قال سالت رسول اللّٰه عن اول شی ء خلقته اللّٰه تعالیٰ فقال : هو نور نبیك یا جابر خلقته اللّٰه تعالیٰ (بل نور من نور اللّٰه) ۔ (سیرۃ حلبیہ ص مصنف عبدالرزاق الجزء اول ص ۶۳۔ مواہب الدنیہ۔ روح المعانی)

ترجمہ : اے جابر اللہ تعالیٰ نے بیشک سب اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے بنایا۔

بروایت دیگر : اے جابر اللہ تعالیٰ نے جسے سب سے پہلے بنایا (پیدا کیا) وہ تیرے نبی کا نور ہے (وہ نور اللہ کے نور سے نور ہے) (مدارج النبوت ص۲ ج ۲، ملخصاً، مصنف عبدالرزاق، المورود الروی ملا علی قاری: ص۴۴)

فائدہ (اول) : مولوی اشرف علی تھانوی نے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کو مکمل لکھا ہے۔ (نشر الطیب) فتاویٰ اہل حدیث جلد اول میں اس حدیث کی نسبت و حقیقت کو تسلیم کیا گیا ہے۔

فائدہ دوم : ۞ مولوی وحید الزماں نے مذکورہ آیت نور کا ترجمہ کیا ہے کہ تمہارے پاس نور آیا (یعنی محمد یا دین اسلام) اور قرآن جو بیان کرنے والا ہے۔ (المائدہ)

(ترجمہ قرآن شائع کردہ مہتاب کمپنی رجسٹرڈ ایبک روڈ لاہور)

۞ مولوی صلاح الدین یوسف نے سورۃ الصّف کی آیت ۸ ''لِیُطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاهِہِمْ۔'' کی تفسیر میں لکھا ہے نور سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن یا براھین ہیں۔ (شائع کردہ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ کمپلیکس سعودیہ ص ۱۵۷۳ حاشیہ)

۞ مولوی وحید الزماں نے لکھا ہے۔ سب سے پہلے آپ کے نور کو پیدا کیا پھر عرش۔ نون، قلم، لوح کو پیدا کیا..... ہدیۃ المھدی ص ۵۶ عربی، الجمال والکمال ص ۳۵، از مولوی قاضی سلیمان منصور پوری۔

۞ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ ۔ (الحدیث) (یک روزہ اسماعیل دہلوی)

اوّل نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم :

تفسیر بحر العلوم نسفی میں ہے کہ جب نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت آدم علیہ السلام کی

پیشانی میں رونق افروز ہونے کے بعد آپ کے دائیں ہاتھ کی انگلی سبابہ میں نظر آیا تو زیارت سے مشرف ہوتے ہی اس انگلی کو اُٹھایا اور پڑھا۔ اشھد ان لاالٰـہ الا اللّٰـہ واشھد ان محمداً رسول اللہ ۔ اس لئے اس انگلی کا نام شہادت کی انگلی مشہور ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے نور محمدی سے چمکنے والی انگلی کو چوما اور آنکھوں پر لگایا اور آپ ﷺ پر درود شریف پڑھا۔ علامہ کاشفی فرماتے ہیں۔ ''ایں سنت درمیان اولاد تا بہ قیامت بگذاشت''۔ یعنی اس سنت آدم علیہ السلام کو ان کی اولاد میں قیامت تک جاری رکر دیا۔ (معارج النبوۃ رکن اول فارسی، اردو ترجمہ ص ۲۴۵ مکتبہ نبویہ لاہور)

صفحہ نمبر ۴۳۶ پر ہے کہ اذان میں کلمہ شہادت پر انگشت شہادت چومنا اور آنکھوں سے لگانا سنت حضرت آدم علیہ السلام ہے اس کی فضیلت میں بہت سی احادیث مروی ہیں۔ یہی واقعہ اختصار کے ساتھ ایک بہت پرانا نسخہ انجیل[1] کا دستیاب ہوا ہے۔ اس میں بھی موجود ہے۔ (لکھا ہے کہ تب پہلے انسان نے ان کلمات کو پدری محبت کے ساتھ بوسہ دیا) (انجیل برنباس اردو ترجمہ اسلامی مشن لاہور فصل نمبر ۴۰ صفحہ ۱۰۶)

نور اول نور محمدی ﷺ : حضرت آدم علیہ السلام کی مبارک پیشانی میں چمک دمک رہا تھا، پھر یہ نور حضرت حوا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی طرف منتقل ہوا، اور حضرت شیث کی ذات گرامی قدر سے حضرت حوا حاملہ ہوئیں (یعنی حضرت حوا کے پیٹ میں حضرت شیث کی روح آئی) المختصر یہ کہ نور ازلی مسلسل منتقل ہوتا اصلاب طاہرہ میں پھرتا رہا یہاں تک کہ حضرت عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) تک آ پہنچا۔ حضرت عبدالمطلب کو کئی کرامات سے نوازا (جن میں واقعہ) اصحاب فیل کا مقابل نہ آسکنا ہاتھی کا آپ کے سامنے سجدہ میں گر جانا، چاہ زم زم کی کھدائی کے وقت واقعہ قربانی قابل ذکر ہے،

---

[1] ہماری لائبریری میں موجود ہے۔

جنگل کے شیر آپ کی بارگاہ اقدس میں عرض کرتے اے عبدالمطلب ہم پر سوار ہو جائیں (لتشرف بنور محمد ﷺ) کی برکت سے مشرف ہوں۔

شادی: آپ نے مدینہ منورہ کی ایک عورت (بنی نجار کی صفیہ نامی) سے نکاح فرمایا جو کہ نبی کریم ﷺ کے والد گرامی قدر کی والدہ ماجدہ ہوئیں۔

مدینہ منورہ میں حضرت عبدالمطلب نے صفیہ بنت عمرو سے نکاح کیا حضرت عبد اللہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے ۔ شیر خوارگی بلکہ اوائل شباب بھی وہیں گذارا۔ (مراۃ شرح مشکوۃ جلد ۸) آپ کا وصال بھی مدینہ منورہ میں ہوا۔ باب السلام کی طرف مزار تھا، آجکل جنت البقیع میں ہے مگر نشان ہی نہیں۔

عقد مبارک : حضرت عبدالمطلب نے اپنے پیارے بیٹے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی شادی مبارک حضرت سیدہ آمنہ بنت وھب رضی اللہ عنہما سے کردی۔

طہارت نسب رسول ﷺ :

ابونعیم کی روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے تمام آباؤاجداد سفاح سے پاک ہیں یعنی میرے والدین سے لیکر حضرت آدم وحوا علیہما السلام تک کوئی مرد یا عورت ایسا نہیں ہوا جس نے معاذ اللہ کسی قسم کی فحاشی یا بے حیائی کا کام ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ہمیشہ اصلاب طیبہ سے ارحام مطہرہ کی طرف منتقل فرمایا۔ (مواھب اللدنیہ جلد ۱ ص ۱۵)

❁ مشکوۃ شریف میں حضرت واثلہ بن الاسقع سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا سرکار ارشاد فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا اور کنانہ میں سے قریش کو قریش میں سے

بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو بعض دیگر روایات میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنا صفی اور برگزیدہ بنا کر ان کی اولاد میں سے حضرت نوح علیہ السلام کو چن لیا اور حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو برگزیدہ فرمالیا۔ (الخ)

دلائل النبوۃ میں ابونعیم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت لکھتے ہیں اُم المؤمنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت جبرائیل علیہ السلام سے نقل فرماتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ میں تمام مشارق و مغارب میں پھرا۔ میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا فضیلت والا کوئی نہ پایا، نہ خاندان بنی ہاشم کی طرح کوئی خاندان افضل دیکھا۔ (انسان العیون ج ۱ ص ۲۶)

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ توحید

۞ ابن اسحاق سے روایت ہے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایام حمل میں مجھے کہا گیا کہ تو "انك قد حملت بسيد هذه الامة فاذاقع على الارض فقولى اعيذه بالواحد من شر كل حاسد" (تذکرہ میلاد رسول ص ۱۲ علامہ ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ، البدایہ والنہایہ، خصائل الکبریٰ)

ترجمہ : یعنی اے آمنہ جب یہ مولود دنیا پر تشریف لے آئے تو یہ دعا کرنا کہ میں ہر حسد کرنے والے کے حسد سے اسے اللہ واحد کی پناہ میں دیتی ہوں۔

(نوٹ) ایمان والدین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مفصل بیان آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

لوح محفوظ پر چلنے والے قلم کی آواز، چاند سورج کا سجدہ کرنا :

نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا "اے چچا مجھے قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کے رحم میں لوح محفوظ پر چلتے قلم کی آواز سنتا تھا، مجھے قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں آفتاب ومہتاب کے سجدہ کرنے کی آواز سنتا تھا"۔ (معارج النبوۃ ص ۱۲۳۔ ج ۲)

نور مجسم ونور حقیقی ﷺ کا شکم اطہر میں تسبیح پڑھنا :

﴿﴾ سب کے بوجھ اٹھانے والے محبوب خدا ﷺ نے والدہ ماجدہ کو غم وکسی قسم کے بوجھ کا احساس تک نہ ہونے دیا بلکہ شکم اطہر میں تسبیح پڑھتے۔

جب لباس بشریت میں آپ عالم دنیا میں تشریف لائے تو والدہ ماجدہ کو تمام بشری عوارض کا احساس تک نہ ہوا کیونکہ جب آپ ﷺ کا نور اقدس شکم اطہر میں جلوہ افروز ہوا تو والدہ ماجدہ کو دوسری عورتوں کی طرح طبیعت میں کسی قسم کی گرانی ہرگز نہ ہوئی اور نہ ہی کوئی بوجھ کا احساس ہوا حتیٰ کہ جسمانی عوارض کی وجہ سے شکم اطہر بھی محسوس نہ ہوتا تھا اور آپ ﷺ والدہ ماجدہ کے شکم اطہر میں تکبیر وتسبیح پڑھتے تھے جس کی آواز سنائی دیتی تھی۔ آپ ﷺ مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے، حالانکہ ناف بچہ کی بشری خوراک (خون) ملنے کا ذریعہ ہے۔ (معارج النبوت جلد دوم ص ۹۷، الشمامۃ العنبریہ ص ۸، مولد العروس، تذکرہ میلا د رسول از ابن کثیر)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان : فرماتے ہیں۔

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

والدین کا ایمان فی آیات قرآن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (پ۱۱۔ سورۃ التوبہ آیت ۱۲۸)

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان ہیں۔

آیت پاک کی تفسیر میں علامہ جلیل القدر محدث عظیم مفسر قرآن حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی اور لفظ "انفسکم" کے فا کو زیر سے پڑھا۔ قرء النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد جآء کم رسول من انفسکم بفتح الفاء وقال انا انفسکم نسبا و صھرا وحسبا لیس فی ابائی من لدن آدم علیہ السلام سفاح کلنا نکاح (خصائص الکبریٰ/ الشفاء ص ۸)

ترجمہ : پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لقد جآء کم کو فا کے زبر سے پڑھا اور فرمایا کہ میں حسب ونسب اور صہر میں ہر لحاظ سے تم سب سے نفیس ترین ہوں۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر میرے باپ دادا تک کوئی بدکاری کرنے والا بدعمل نہیں سب نے نکاح کیا۔

۞ علامہ سید محمود آلوسی فرماتے ہیں۔ انفسکم افعل تفعیل من النفا سة والمراد الشرف فهو صلى الله عليه وسلم من اشرف العرب اخرج الترمذى وصححه والنسائى عن المطلب بن ربعيه قال ..... رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد بلغه بعض ما يقول النا س فصعد المنير محمد الله تعالىٰ واثنىٰ عليه وقال من انا قالو ا انت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انا محمد عبد الله بن عبد المطلب ان الله تعالىٰ خلق الخلق فجعلنى فى خير خلقه وجعلهم فرقتين فجعلنى فى خيرفرقه وجعلهم قبائل فجعلنى فى خير هم قبيلة وجعلهم بيو تا فجعلنى فى خير هم بيتا فا نا خير كم بيتا وخير كم نفسا۔ (روح المعانی مفسر قرآن سید محمود آلوسی بغدادی ص۵۲ ج۱۱)

۞ صاحب روح البیان علامہ حقی وصاحب شفاء قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہما نے قرأة بالفاظ (یعنی زیر کے ساتھ پڑھنے) کا ذکر فرمایا ہے۔

عن ابن عبا س رضى الله عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم كا نت روحه نورابين يديه لله تعالىٰ قبل ان يخلق آدم با لفىء عام يسبح ذلك النو ر وتسبح الملا ئكه بتسبيحه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاهبطنى الله تعالىٰ الىٰ الارض فى صلب آدم وجعلنى فى صلب نو ح وقذف بى فى صلب ابراهيم ثم لم يزل الله تعالىٰ ينقلبنى من الا صلاب الكريمة والارحام الطاهرة حتىٰ من ابوى فلم يلتقيا على سفاح قط۔ ويشهد بصحة هذاالخير شعر العباس المشهور فى مدح ا لنبى صلى الله

علیہ وسلم ۔(الشفاء تعریف المصطفیٰ عربی ص ۴۸)

بحوالہ طبرانی علامہ سیوطی لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ما ولدنی الا نکاح کنکاح اھل السلام ۔یعنی میرے نسب میں سب نکاح اسلامی (توحید کو ماننے والوں کے طریقہ) کے مطابق ہوئے کوئی جاہلیت کی شادی نہیں ۔(خصائص الکبریٰ ص ج ا۔تفسیر خازن)

❁ علامہ محمود آلوسی لکھتے ہیں۔خرجت من نکاح ولم آخرمن سفاح (پ۱۱ روح المعانی)

❁ علامہ رازی لکھتے ہیں۔ان اللہ تعالیٰ روح من ساجد الی ساجد (تفسیر کبیر)

❁ قاضی عیاض لکھتے ہیں۔ علی سفاح قط ۔(الشفاء شریف) یعنی فرمایا میں نکاح ہی سے میرے آباء کرام شادیاں کرتے ہیں اور میں ایک سجدہ کرنے والے سے دوسرے سجدہ کرنے والے کی طرف آیا میرے آباء کرام کی (شادی) میں سفاح کا طریقہ ہرگز نہ تھا۔

فائدہ :سفاح کا معنی دینی کے اپنے پاس رکھنا بطور بیوی کے۔

❁ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے بہترین خاندان سے پاک صاف پیدا فرمایا۔اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۔(القرآن) اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والوں تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے (سورۃ الاحزاب، آیت ۳۳ ملخصاً خصائص الکبریٰ ج اص)

﴿ الَّذِیْ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ۝ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ ۔ (سورۃ الشعرا آیت ۲۱۹)

ترجمہ: تمہیں اللہ ملاحظہ فرماتا ہے اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو۔

مفسر قرآن حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں تفسیر نور العرفان میں لکھتے ہیں "جب آپ کا نور حضرت آدم سے لیکر حضرت عبداللہ تک پاک پشتوں میں پاک شکموں میں گردش کر رہا تھا۔ ہم دیکھتے تھے۔ یہی معنی قوی ہیں کیونکہ یہ سورۃ مکیہ ہے کیونکہ جماعت سے باقاعدہ نماز کا اہتمام تو مدینہ پاک میں ہوا۔ ہجرت سے قبل تہجد والوں کی تفتیش حال کیلئے گردش فرمانا بھی ثابت نہیں۔

حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ بزاز، طبرانی، ابو نعیم عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء کی پیٹھوں میں منتقل کرتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ کی والدہ نے آپ کی ولادت فرمائی۔ مزید لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم سے میرے نسب میں مسلسل نکاح ہیں کوئی بدکاری نہیں ہے۔ (خصائص الکبریٰ)

﴿ ما ولدنی الا نکاح کنکاح اهل السلام یعنی میرے نسب میں سب نکاح اسلامی نکاح ہی کی طرح ہیں۔ (خصائص الکبریٰ ص ج ا خازن ج ۲) (روح المعانی)

﴿ علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس سے حدیث نقل کرتے ہیں۔

لم یزل اللہ تعالیٰ ینقلنی من الا صلاب الکریمة والارحام الطاهرة حتی اخرجنی من ابوی لم یلتقیا علی سفاح قط ویشهد بصحه الخبر۔

تنویر المقیاس : میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ یقال فی

اصلاب آبائك الاولين ۔ (تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس ص ۳۱۵)

۞ حضرت امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں ۔ روحه من ساجد الی ساجد (تفسیر کبیر ص ج ۲۴)

۞ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ (وَتَقَلُّبَ فِي السّٰجِدِيْنَ) قال من نبی الی نبی حتی اخرجتك نبیا ۔ (شفاء شریف ص ۹)

(خصائص الکبریٰ، مدارج النبوت ص، روح المعانی ص ۱۳۸ ج ۱۰ خازن ص)

تائید مخالف: جس اللہ نے از آدم تا ایں دم (ولادت تک) وَتَقَلُّبَ فِي السّٰجِدِيْنَ کے اطوار میں تیری نگہداشت فرمائی جس اللہ تعالیٰ نے تیرے آبائے کرام اور امہات کی ظہور و بطون کو پاک و طاہر رکھا ہے ۔ (رحمۃ اللعالمین ص ۲۹ ج ۳/ قاضی محمد سلیمان منصور پوری وہابی)

بعض سلف نے کہا کہ ساجدین سے آپ کے آباء مراد ہیں یعنی آپ کے نور کا ایک نبی کی صلب سے دوسرے نبی کی صلب تک منتقل ہوتا اور آخر میں نبی ہو کر (نبی بن کر) تشریف لانا بلکہ بعض مفسرین نے اس لفظ سے حضور کے والدین کے ایمان پر استدلال کیا ہے ۔ واللہ اعلم (صلی اللہ علیہ وسلم) (تفسیر عثمانی شبیر احمد دیوبندیوں کا شیخ الاسلام)

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ (سورۃ البقرہ)

ترجمہ : اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا (مسلمان) اور

ہماری اولاد میں ایک امت (جماعت) تیری فرمانبردار،ہمیں عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما، بے شک تو ہی ہے بہت توبہ قبول فرمانے والا مہربان۔اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں (مسلمین) میں سے۔

تفسیر : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہمارے حضور ﷺ کی تشریف آوری کی دعا کی۔حضور دعاء ابراہیم ہیں۔

معلوم ہوا : حضور امت مسلمہ میں پیدا ہوئے اور حضور کے آباؤ اجداد مُوحد مومن تھے کیونکہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی یہ دعا قبول ہوئی کیونکہ میرے لجپال باکمال پر جمال تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا۔

سا خبر کم با ول امری دعوة ابراهیم وبشارة عیسیٰ ورؤیا امی الی راء تحین وضعتنی وقد خرج لها نو را اضاء لها منه قصور الشام (مشکوۃ ص ۵۱۳)

فرمایا میں تم کو اپنی پہلی حالت بتاتا ہوں میں دعاء ابراہیم ہوں اور بشارت عیسیٰ ہوں میں اپنی امی جان کا نظارہ ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان کے سامنے ایک نور ظاہر ہوا جس سے ان کیلئے شام کے محل چمک گئے۔

؎ ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا دعائے خلیل اور نوید مسیحا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اللہ تعالیٰ نے لفظ بلفظ قبول فرمائی۔لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے رسول اکرم ﷺ مومن جماعت خاندان میں پیدا ہوئے۔

اس آیت کریمہ میں یہ جملے انتہائی توجہ طلب اور ایمان افروز ہیں یعنی من ذریتنا امۃ مسلمۃ لک .... فیھم رسولا منھم ۔ حضرت ابراہیم عرض کرتے ہیں یا اللہ ہماری اولاد میں ایک جماعت (خاندان) تیری فرمانبردار مسلمین میں سے بھیج دے۔

تائید مخالف: یہ دعا قبول حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت محمد ﷺ تشریف لائے اس لئے نبی ﷺ نے فرمایا میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں (حاشیہ قرآن شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس المدینہ المنورہ سعودیہ عربیہ)

(نوٹ) جو شخص اب بھی والدین کے ایمان دار نہ ہونے میں شک کرے اس کے اپنے ایمان میں شک ہے اس کا قرآن کی دعائے خلیل پر ایمان ہے نہ اسے رسول اللہ ﷺ کی حدیث یہ کہ میں دعائے خلیل ہوں پر ایمان ہے (العیاذ باللہ)

؎ خدا محفوظ رکھے ہر اک بلا سے خصوصاً وہابیوں کی اس وبا سے

(۵) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ۔ (پ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۸۴) نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بے شک وہ اللہ ورسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے۔

اس سے معلوم ہوا کہ کافر کی قبر کی زیارت (کھڑے ہونے) منع ہے اور حضور ﷺ کو والدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر شریف کی اجازت دی گئی تھی ۔ حدیث میں ہے۔ استاذنتہ فی ان ازور قبر ھا فاذن لی ۔ فرمایا حضور پاک ﷺ نے والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی اس کی مجھے اجازت دے دی گئی ۔ جس سے

معلوم ہوا کہ وہ مومنہ ہیں۔ (رضی اللہ عنہا)

رسول اللہ ﷺ کا خاندان مسلم ہے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتیٰ کنت من القرآن الذی کنت منه۔ (بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں اولاد آدم میں بہترین جماعت (خاندان) میں بھیجا گیا ہوں ایک بعد دوسرے گروہ میں حتیٰ کہ میں اس جماعت سے ظاہر ہوا جس میں سے میں پہلا تھا۔

....

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نبی پاک نے منبر شریف پر کھڑے ہو کر خطاب فرماتے ہوئے فرمایا۔ (من انا) میں کون ہوں فقالوا انت یا رسول اللّٰہ، سامعین نے عرض کیا آپ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ہیں۔ (ﷺ) پھر خود ہی فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے بہترین بنایا پھر ان اچھوں کی دو جماعتیں بنائیں تو مجھے ان اچھے فرقہ سے بنایا پھر ان سے اچھوں کے کئی قبائل بنائے تو مجھے اچھے قبیلہ سے بنایا۔

فجعلنی فی خیر ہم قبیلة ثم جعلهم بیوتا فجعلنی فی خیر ہم بیتا فانا خیر ہم نفسا و خیر ہم بیتا۔ (مشکوٰۃ ص ۵۱۳) یعنی ان اچھوں کے

گھر بنائے تو مجھے بہترین گھر والوں میں بنایا تو میں ان سب میں سے بہترین ذات والا اور بہترین گھر خاندان والا ہوں۔

اعلان جبرائیل علیہ السلام

حضرت ام المومنین روایت کرتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

قال جبرائیل قلبت شارق الارض ومغاربها فلم ار رجلا افضل من محمد (صلی اللہ علیه وسلم) ولم ارینی اب افضل من بنی هاشم (زرقانی ص ج ۱)

حضرت جبریل نے عرض کی میں نے تمام مشرق ومغرب میں پھر کر دیکھا ہے لیکن مجھے کوئی مرد محمد ﷺ سے اعلیٰ وافضل کہیں نظر نہیں آیا اور نہ کوئی خاندان بنی ہاشم سے افضل دیکھا ہے۔

لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ ‏ مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے ‏ سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

اعلانِ حضرت حسان رضی اللہ عنہ

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ ‏ وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ ‏ کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

نعت والدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

نجا بعون الملك العلام ‏ فودی غداة الضرب بالسهام
بمائة من ابل سوام ‏ ان صح ما ابصرت فی المنام

بارک اللّٰہ فیک من غلام | یا ابن الذی من حومة الحمام
فانت بعوث الی الانام | من عندی ذی الجلال و الاکرام
دین ابیک البر البرھام | فاللّٰہ انھاك عن الامام
تبعث فی الحل وفی الحرام | ثبعت فی التحقیق و الاسلام

کلمات طیبات سادات یعنی ارشادات والدین رضی اللہ عنہم

کل حی میت وکل جدید با | وکل کبیر یغنی و انا
میتة و ذکری باق | وقد ترکت خیرا او ولدت
طھرا ثم فکنا نسمع نوح | الجن علبھا فحظنا من ذالك

(خصائص الکبریٰ ص/ دلائل النبوۃ ص)

جب اماں جی حلیمہ لے چلیں

فرمایا تو سیدہ کائنات اماں جی نے اپنی مقبول نیک دعاؤں سے رخصت کیا۔

اعیذہ باللہ ذی الجلال | من شر ما مر علی الجبال
حتیٰ اراہ حامل الحلال | ویفعل العون الی الموالی

وغیر ھم من حشوۃ الرجال

(ذکر حسین ص ۱۲۰/ طبقات ابن سعد)

آمدِ نورِ مصطفیٰ ﷺ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتَابٌ مُّبِیْنٌ

ترجمہ : بے شک اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ (کنزالایمان سورۃ مائدہ آیت ۱۵)

اس نور سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔ (تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس ص۹۰، تفسیر کبیر، تفسیر خازن، تفسیر جلالین، تفسیر ابن جریر، تفسیر روح المعانی، مواہب اللدنیہ ۱۱۸ج۱، تفسیر ابن کثیر)

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

سید عالم نور مجسم ﷺ فرماتے ہیں۔قال انی عند اللہ مکتوب خاتم النبین وان ادم لمنجدل فی طینتہ وساخبرکم باول امری دعوۃ ابراھیم وبشارۃ عیسیٰ رؤیا امی التی رائحین وضعتنی وقد خرج لھا نورا ضاء لھا منہ قصور الشام۔

فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک آخری نبی لکھا ہوا تھا جب کہ آدم اپنے خمیر میں لوٹ رہے تھے میں تم کو اپنی پہلی حالت بتاتا ہوں میں دعاء ابراہیم ہوں اور

بشارت عیسیٰ ہوں اور تحقیق میں اپنی ماں کا نظارہ ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان کیلئے نور ظاہر ہوا جس سے ان کیلئے شام کے محل چمک گئے۔ (مشکوٰۃ ص ۵۱۳، خصائص الکبریٰ ص ۴ ۱۱ علامہ جلال الدین سیوطی ۹۱۱ ھ، الوفا ص ۹۴، علامہ ابن جوزی)

تائید مخالف : (مختصر سیرۃ الرسول ص ۱۲ عبداللہ بن محمد عبدالوہاب نجدی)

بروایت دیگر یخرج منها نور اضاء ت له قصور الشام۔ (مواہب ص ۱۱۶، خصائص الکبریٰ ۴ ۱۱ ج ۱، در منثور)

انه خرج منی نور اضاء له به بصر من ارض الشام فی روایة اضاء له قصور الشام واسواقها حتی رایت اعناق الابل ببصری۔ (سیرۃ حلبیہ ص ۹۱، علامہ علی بن برہان الدین متوفی ۹۱۱ ھ، خصائص الکبریٰ ص ۴ ۱۱ ج ۱، معارج النبوت ج ۲، مدارج النبوت ص ۱۴، شیخ عبدالحق محدث دہلوی ۱۰۵۶ ھ، نسیم الریاض ص ۲۷۵ ج ۳)

مزید فرماتی ہیں...... جب میرے محمد ﷺ کا ظہور ہوا تو آپ کے ساتھ ایسا نور ظاہر ہوا جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے۔ اضاء بین المشرق الی المغرب۔ (مواہب اللدنیہ ص ۱۱۵، سیرۃ الحلبیہ ص ۹۱، مولد العروس ص ۲۵، علامہ محدث ابن جوزی ۵۹۷ ھ، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۵، الدر المنظم ص ۹۰، شیخ عبدالحق الہ آبادی)

خیال رہے! تمام کائنات کا روشن ہونا اور سیدہ آمنہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا تمام کا مشاہدہ کرنا یہ عین حالت بیداری میں تھا۔ (سیرۃ الحلبیہ ص ۹۲ ج ۱ علامہ علی بن برہان الدین حلبی متوفی ۱۰۴۴ ھ معارج النبوت ص ۱۶ ج ۲، مدارج النبوت ج ۲، نسیم الریاض

۲۷۵ ج ۳۔ از علامہ شہاب الدین خفاجی، المورد الروی فی مولد النبوی ص ۴۷، از محدث ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ)

تائید مخالف : (شمامہ العنبریہ ص ۱۰، نواب صدیق الحسن وہابی، اکرام محمدی ص ۲۷۳، مختصر سیرۃ الرسول ص ۱۲ عبداللہ بن محمد عبدالوہاب امام الوہابیہ، نشر الطیب ۲۳ از اشرف علی تھانوی دیوبندی)

چودھویں کے چاند آمنہ کے لال کی مہک :

سیدہ آمنہ خاتون جنت فرماتی ہیں۔ نظرت الیھم اذا بہ کالقمر لیلۃ البدر وریحۃ یسطع کالمسک الاذفر۔

یعنی میرے نور نظر لخت جگر ﷺ کی پیدائش ہوئی تو میں نے دیکھا کہ حسن و جمال ایسا تھا جیسے چودھویں کا چاند ہے اور آپ کے جسم پاک سے ایسی خوشبو مہک رہی تھی جیسے بہترین کستوری کی ہوتی ہے۔ (مواہب اللدنیہ، انوار محمدیہ ص ۲۴)

تمام دنیا مٹھی مبارک میں :

حضور اکرم ﷺ نے پیدا ہوتے ہی اپنا سر اقدس آسمان کی طرف اُٹھا کر ایک مٹھی بھر خاک زمین سے اُٹھالی۔ علامہ سیوطی لکھتے ہیں۔ رافعا راسہ الی السماء قبض من التراب بیدہ۔ پھر جب یہ خبر بنی لہب کے شخص کو پہنچی (جو اہل کتاب سے تھا) تو اس نے کہا اگر یہ خبر سچی ہے تو پھر۔ لیغلبن ھذا المولود اھل الارض۔ یعنی یہ فرزند تمام دنیا پر قابض ہو گیا۔ (خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ ج ۱، نشر الطیب، المواہب اللدنیہ ص ۱۱۵، محدث امام قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ)

پیدائشی بچپن:

آپ ﷺ پاک وصاف پیدا ہوئے اور آتے ہی سجدہ فرمایا زمین سے مٹی کی مٹھی بھر لی اور (جالس علی الارض بیدہ) زمین پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئے۔ (المورد الروی ص ۸۳، محدث ملا علی قاری، الشمامۃ العنبر یہ ص ۸، نشر الطیب ص ۲۳)

سیاح کائنات ﷺ کا پوری دنیا پر قبضہ

آپ عالم ماکان وما یکون ہیں:

سر عرش پر ہے تیری گذر دل فرش پر تیری نظر
ملکوت وملک میں کوئی شے نہیں جو تجھ سے عیاں نہیں
(حدائق بخشش)

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

فسمعت منادیا ینادی طوفوا بہ مشارق الارض ومغاربھا ادخلوہ البحار لیعرفوہ اسمہ ونعتہ وصفتہ وصورتہ۔

فرماتی ہیں: میں نے ایک اعلان سنا جو کہا جا رہا تھا کہ آپ کو تمام مشرق ومغرب کی سیر کراؤ اور سمندروں کی بھی تاکہ تمام آپ ﷺ کے نام نامی سے آشنا ہو جائیں اور آپ کی نعت وصفات اور حسین صورت پاک سے واقف ہو جائیں۔ (ماثبت بالسنہ ص ۲۸۴) شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوت ص ۱۶ میں رقمطراز ہیں "اعلان ہوا کہ محبوب خدا ﷺ کو تمام کائنات کی سیر کراؤ تمام مخلوق کو سامنے حاضر کردو۔"

پھر اعلان ہوا کہ حضرت محمد ﷺ کی تمام دنیا کی سیر مکمل ہوئی اور ان کا تمام پر قبضہ ہو گیا۔ سب ان کے مطیع ہو گئے۔ لم یبق خلق من اھلھا الا دخل فی

بالمشرق وعلم بالمغرب وعلم علی ظهر الکعبة۔ یعنی تین جھنڈے لگا دیئے گئے ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں تیسرا کعبۃ اللہ کی چھت پر۔ نعرے بھی لگائے گئے۔ اظھرو یا رسول اللّٰہ اظھر یا سید المرسلین۔

(بیان المیلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۵۱، محدث ابن جوزی ۵۹۷ھ، خصائص الکبریٰ ص ۱۲۰ ج ۱، مولد العروس ص ۱۷ محدث ابن جوزی، معارج النبوت ج ۲ ص ۱۶، شواہد النبوت، مدارج النبوت ج ۲ المواہب الدنیہ ص ۱۱۴ ج ۱، نسیم الریاض ص ۲۷۵ ج ۱، ما ثبت بالسنہ ص ۲۹۱، الشمامۃ العنبریہ ص ۹)

یومِ میلاد پر جشنِ چراغاں

آسمانوں میں ستون میلاد :

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کے وقت تمام آسمانوں میں (زبرجد و یاقوت کے) ستون لگائے گئے ایک زبرجد کا ایک یاقوت کا جس سے تمام آسمان روشن ہو گئے۔ شب معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ملاحظہ فرمایا وہاں حاضر فرشتوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ستون آپ کی ولادت کی خوشی میں بنائے گئے ہیں۔ یعنی میلاد شریف کی یادگاریں ہیں۔ (خصائص الکبریٰ ص ۱۱۸ ج ۱)

منکرین میلاد کی میلاد دشمنی :

محدث جلیل امام جلال الدین سیوطی صاحبِ تفسیر جلالین نے اپنی مقبول و مشہور کتاب الخصائص الکبریٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت و پیدائش مبارک کے معجزات مبارکہ کے سلسلہ میں ایک روایت اس طرح نقل فرمائی ہے کہ

كلما مولد النبي صلى الله عليه وسلم امتلات الدنيا كلها نورا ووتباشرت الملائكة وضرب في كل سماء عمود م زبر جد وعمود من ياقوت قد استنار به فهي معروفة في اسماء الحديث۔ (خصائص الکبریٰ ص ۱۱۸ ج ۱)

ترجمہ : جب نبی ﷺ کی ولادت ہوئی تمام دنیا نور سے بھر گئی اور فرشتوں نے خوشیاں منائیں اور ہر آسمان میں زبرجد اور یاقوت کے ستون بنائے گئے جن سے آسمان روشن ہو گئے ان ستونوں کو رسول اللہ ﷺ نے شب معراج دیکھا تو آپ کو بتا یا گیا کہ یہ ستون آپ کی ولادت کی خوشخبری کیلئے بنائے گئے۔ (بحوالہ الخصائص الکبریٰ ص ۹۵ ج اطبع اردو فرید بک سٹال لاہور)

لمحہ فکریہ : ازرہ شرارت وخیانت جو "خصائص الکبریٰ" دارالکتب الحدیثیہ بعابدین نے شائع کی ہے اس پر محض شقاوت ازلی وخبث باطنی کسی ڈاکٹر خلیل نجدی نے حاشیہ لکھا ہے اور بزعم خویش اصل خصائص کبریٰ کے حاشیہ میں تردید وتغلیط اور تحریف و خیانت کی کوشش کی ہے تاکہ خصائص الکبریٰ کے متعلق غلط تاثر دیا جائے اور اسے مشکوک ٹھہرایا جائے جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔

ع .... چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اور .... کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ

نشاندہی : اصل خصائص الکبریٰ اور اس کے ترجمہ میں ضرب في كل سماء اور ہر آسمان میں زبرجد اور یاقوت کے ستون بنائے گئے کے الفاظ مبارکہ ہیں۔ نجدیوں نے "دارالکتب الحدیثیہ" کی شائع کردہ الخصائص الکبریٰ میں ضرب في كل سماء کے الفاظ نکال دیئے ہیں اور اس کی بجائے في عمود من زبر جـ کے منگھڑت الفاظ

شائع کر کے ایک بے مقصد اور مہمل عبارت بنادی ہے تا کہ ہر آسمان میں نوری ستون بنائے جانے سے جو ولادت نبوی وشان محمدی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔اس کا پتہ نہ چلے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ ہے منکرین شانِ رسالت نجدیوں وہابیوں کی میلاد دشمنی۔ والعیاذ باللہ۔

کوثر کے کنارے درخت:

❖ اور نہر کوثر کے کنارے پر مشک وعنبر کے ستر ہزار درخت اگائے گئے ہیں۔ (خصائص الکبریٰ ص ۱۱۷ ج ۱۔ الدرالمنظم ص ۹۲)

❖ جنت میں خوشبوانہیں کے پھل پتوں کی ہوگی۔ (خصائص الکبریٰ ص ۹۵ ج ۱)

کعبہ سجدہ میں جھکا:

؎ جس کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
اُن بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں شب ولادت کعبہ کا طواف کررہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم کی طرف سجدہ میں جھک گیا۔ (کیونکہ مقام ابراہیم مکان ولادت کی جانب ہے) سجدت نحو مقام ابراہیم (خرا سجدہ) اور آواز آئی اللہ اکبر اللہ اکبر آج میں مشرکوں کی نجاست سے پاک ہوگیا (یعنی مجھے ان سے پاک کرنے والا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آیا) (سیرت حلبیہ ص ۱۱۵ ج ۱، شواہدالنبوت ص ۵۷، علامہ عبدالرحمٰن، معارج النبوت ص ۱۷ ج ۲ مدارج النبوت ج ۲)

سورج کی چمک میں اضافہ:

جب ولادت باسعادت کا وقت آیا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا اے فرشتو

آسمانوں اور جنتوں کے تمام دروازے کھول دو سورج کو بھی مزید نور کا لباس پہنا دو۔

سب کے ہاں لڑکے :

قد اذن اللہ تلك السنة النساء الدنیا یحملن ذکورا کرامة لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کی تمام عورتوں کیلئے اس سال مقدر کر دیا کہ وہ **محمد مصطفےٰ** صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت (میلاد والے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے) سے لڑکے جنیں۔ (سیرت حلبیہ ص ۷۸ ج ۱۔ علامہ برھان الدین حلبی متوفی ۱۰۴۴ھ، انوار محمدیہ ص ۲۲، علامہ نبہانی، الدر المنظم بروایت ابونعیم، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۷ ج ۱، مواہب الدنیہ ص ۱۱۱ ج ۱)

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو بشارتیں:

سیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''کہ میں نے پہلے مہینے (جب میرے پیارے بیٹے **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم) شکم میں تشریف لائے تو میں نے دراز قد والے حسین بزرگ دیکھے انہوں نے فرمایا۔ البشری فقد حملت بسید المرسلین۔ اے آمنہ تجھے بشارت ہو تو تمام رسولوں کے سردار کی حاملہ (امانتدار) ہے۔ میرے سوال کرنے پر جواباً فرمایا میں (ان کا والد) حضرت آدم علیہ السلام ہوں۔''

(۲) دوسرے ماہ زیارت و بشارت ہوئی تو میں نے سوال فرمایا تو جواباً فرمایا میں شیث علیہ السلام ہوں۔

(۳) تیسرے ماہ زیارت و بشارت ہوئی تو معلوم ہوا نوح علیہ السلام ہیں۔

(۴) چوتھے ماہ زیارت و بشارت ہوئی تو فرمایا میں ادریس علیہ السلام ہوں۔

(۵) پانچویں ماہ زیارت و بشارت کے بعد فرمایا گیا میں ہود علیہ السلام ہوں۔

(۶) چھٹے ماہ زیارت وبشارت کے بعد فرمایا میں باپ ابراہیم علیہ السلام ہوں۔

(۷) ساتویں ماہ زیارت وبشارت کے بعد فرمایا میں اسماعیل علیہ السلام ہوں۔

(۸) آٹھویں ماہ فرمایا۔البشری فقد حملت بخاتم النبیین۔اے آمنہ تمہیں بشارت ہو کہ تم تمام انبیاء کرام کے (خاتم ہو) بعد آخری نبی تشریف لانے والے کی امانت دار ہو۔میرے عرض کرنے پر فرمایا میں موسیٰ علیہ السلام ہوں۔

(۹) نویں ماہ کی زیارت میں فرمایا۔البشری فقد حملت محمد ﷺ تجھے مبارک ہو کہ حضرت محمد ﷺ آپ کے شکم اطہر میں تشریف لے آئے۔میرے سوال کرنے پر فرمایا میں عیسیٰ علیہ السلام ہوں۔(نعمت کبریٰ محدث ابن حجر مکی ص ۶۴)

خیال رہے....... کہ نعمت کبریٰ میں لکھا ہے کہ ہر ماہ تشریف لانے والے بزرگ پہلے سلام پڑھتے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ۔(مختلف القابات سے نقل کیا ہے)(اکرام محمدی ص ۲۷۲ عبدالستار وہابی، نزہۃ المجالس عبدالرحمٰن صفوری ۹۰۰ھ، میلاد النبی ابن جوزی ص ۴۵، ۴۶)

جس کے آگے سر سروراں خم رہیں

اس سرتاج رفعت پہ لاکھوں سلام

باطل کا سر جھک گیا:

جس رات سید عالم ﷺ کی ولادت ہوئی۔قریش کا ہبل بت جو بڑا مشہور تھا۔اسی رات وہ بت اپنے مقام سے ہٹ کر منہ کے بل گر گیا۔اس کو بار بار سیدھا کیا گیا مگر سرنگوں ہو گیا آخر حیران ہو کر اس کی وجہ تلاش کرنے لگے۔اتنے میں بت کے اندر سے آواز بلند ہوئی۔

آج بت اس مبارک مولود کی ولادت کی وجہ سے گر گیا نیز جس کے نور سے مشرق و مغرب کی تمام زمین روشن ہو گئی اور تمام بت گر گئے اور رعب کی وجہ سے دنیا کے بادشاہوں کے دل کانپ اُٹھے۔ (سیرت حلبیہ، مدارج النبوت ص ۲۳ ج ۲، خصائص الکبریٰ ۱۱۸ ج ۱)

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر گیا

(امام احمد رضا بریلوی)

اوّل زیارت :

اماں جی فرماتی ہیں کہ مجھے ہاتف غیب سے آواز آئی۔ اے آمنہ رضی اللہ عنہا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک مکان کا دروازہ تین ایام تک ہرگز نہ کھولنا حتیٰ کہ سات آسمانوں کے فرشتے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی زیارت (حاضری) سے فارغ ہو جائیں۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کیلئے مکان کے اندر بچھونا بچھایا اور حضور سرور سروراں صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ بند کر لیا اور میں فرشتوں کی جانب دیکھتی کہ وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ جہاں پناہ میں قطار اندر قطار اور فوج در فوج حاضر ہو رہے تھے۔ (مولد العروس ص ۲۹ محدث ابن جوزی، اکرام محمدی مولوی عبدالستار وہابی)

ستارے میرے گھر آگئے :

سیدہ اماں جی فرماتی ہیں میرے گھر ہر طرف نور ہی نور تھا۔ ستارے میرے مکان کے اندر اس طرح جھکے آرہے تھے کہ مجھے ایسا لگتا تھا جیسے میرے اوپر گر پڑیں

گے۔ (خصائص الکبریٰ اول۔شواہد النبوت ص ۱۵، معارج النبوت دوم، الوفا ص ۹۴ ج ۱۔علامہ ابن جوزی ۵۹۷ھ، مدارج النبوت ص ۱۵ ج ۲، مواہب الدنیہ ص ۱۱۶ ج ۱ نسیم الریاض ص ۲۷۵ ج ۳، المورد الروی ص ۸۲، نشر الطیب ص ۲۴)

خواتین بہشت نے کہا ہم خدمت کیلئے حاضر ہیں:

سیدہ اماں جی رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں۔ دل میں جگہ کے کم ہونے کے خیال آنے پر میرا مکان وسیع اور پُر نور ہو گیا۔ عین ولادت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مجھے سفید رنگ کا مشروب (دودھ) پیش کیا گیا۔ میں نے وہ نوش کر لیا ساتھ ہی ایک نور کے بقعہ میں بلند قامت حسین وجمیل عورتیں نظر آئیں، میں نے پوچھا تم کون ہو؟ تو فرمایا میں زوجہ آدم ہوں۔ دوسری نے عرض کیا میں آسیہ بنت مزاحم، تیسری زوجہ ابراہیم تھی، چوتھی مریم بنت عمران (رضی اللہ عنہن) (نعمت الکبریٰ علامہ ابن حجر مکی ۹۴۷ھ، مدارج النبوت ص ۱۶ ج ۲، مواہب الدنیہ ص ۱۱۲ ج ۱، نسیم الریاض ص ۲۷۳ ج ۳، اکرام محمدی ۲۷۴)

حورانِ بہشت:

حوریں بھی حاضر ہوئیں تھیں۔ (مدارج النبوت ص ۱۶ ج ۲، انوار محمدیہ، المواہب الدنیہ ص ۱۱۲ ج ۱، اکرام محمدی ص ۲۷۳)

پہلے سجدے پہ روز ازل سے درود:

سیدہ اماں جی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ''بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا ہوتے ہی میں نے سجدہ میں پڑے ہوئے دیکھا اور دونوں انگلیاں ونظر جانب آسمان اٹھائے ہوئے تھے۔ جیسے دعا فرما رہے ہیں۔'' (مدارج النبوت ص ۱۶ ج ۲، عبدالحق محدث دہلوی، خصائص

الکبریٰ ص ١٦ ج ١، سیرت حلبیہ ص ٨٨ ج ١، معارج النبوۃ، شواہد النبوت۔ علامہ عبدالرحمٰن جامی، مولد العروس ص ٢٧، اکرام محمدی ص ٢٧٥ الوفا ص ٩٥۔ ابن جوزی، تفسیر عزیزی پارہ عم، المورود الروی ص ٨٣، تذکرہ میلاد رسول ابن کثیر)

حضرت جبرائیل کی مبارک.......جواہرات دیکھنا

حضرت جبرائیل وملائکہ نے آپ کی ولادت کا اعلان کیا اور بشارت (مبارک) لیکر حاضر ہوئے۔ جنت کو سجایا گیا طاہران بہشت کو حکم ہوا کہ میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں جواہرات بکھیریں۔ (مولد العروس محدث ابن جوزی)

معلوم ہوا میلاد مصطفےٰ ﷺ کی خوشی میں خرچ کرنا پھول نچھاور کرنا سنت ملائکہ ہے۔

یارب امتی :

مولوی عبدالستار وہابی نے لکھا ہے۔

یارب اُمتی یارب اُمتی کرے سوال دعائیں
بخش کریما بخش کریما میری اُمت تائیں
(اکرام محمدی ص ٢٧٥)

حضرت صفیہ فرماتی ہیں میں نے آپ کے منہ مبارک سے کان لگائے تو فرمارہے تھے۔ ''امتی امتی''۔ (معارج النبوت ص ٩٨ ج ٢ علامہ معین الدین کاشفی)

اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اشهدوا یاملائکتی ان حبیبی لا ینسی امته عند الولادة فکیف ینساها یوم القیامة۔ (تاریخ الخمیس)

ترجمہ : اللہ نے فرمایا : اے فرشتو گواہ ہو جاؤ میرے حبیب نے اپنی امت کو ولادت کے وقت نہیں بھلایا وہ قیامت کے دن کیسے بھلائیں گے۔

ے پہلے سجدے کو روزِ اَزل سے درود
یاد گاریٔ اُمت پہ لاکھوں سلام

پیدا ہوتے ہی کلمہ زبان پر :

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب فرماتی ہیں ولادت باسعادت کے وقت میں خدمت کیلئے حاضر تھی میں نے اس وقت چھ علامات کا مشاہدہ کیا۔

اول : سب سے پہلے آپ نے سجدہ کیا۔

دوم : فصیح وبلیغ زبان میں لاالٰہ الا اللہ انی رسول اللہ پڑھا۔

سوم : میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرہ کے نور سے تمام گھر روشن ہوگیا۔

چہارم : جب میں نے آپ کو نہلانے کا ارادہ کیا تو آواز آئی اے صفیہ ہم نے اپنے محبوب کو پاک صاف پیدا کیا ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

پنجم : میں نے دیکھا آپ مختون (ختنہ شدہ) پیدا ہوئے۔

ششم : آپ کی پشت مبارک پر میں نے مہر نبوت دیکھی کلمہ شریف لکھا تھا۔

(معارج النبوت ج ۲، مولد العروس ص ۲۸ محدث ابن جوزی ص ۱۲، شواہد النبوت، اکرام محمدی ص ۲۷۵)

ختنہ شدہ :

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔ (مواہب الدنیہ ص ۱۲۴، ۱۲۶۔ شواہد النبوت،

مدارج النبوت ص ۱۷ج ۲۔اکرام محمدی ص ۲۷۶، سیرت حلبیہ ص ۸۸ ج ۱، مختصر سیرت الرسول ص ۱۲، عبداللہ بن عبدالوہاب نجدی، تفسیر عزیزی، المورود الروی ص ۸۸، الشمامۃ العنبریہ، دلائل النبوۃ ج ۱)

پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا:

علامہ حلبی، علامہ جلال الدین سیوطی نے مندرجہ ذیل کلام لکھا ہے۔

اللہ اکبر کبیرا والحمدللہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا ۔(سیرت حلبیہ ج ۱ص ۹۲، خصائص الکبریٰ ج ۱)

حضرت شفاء (رضی اللہ عنہا) کا بیان ایمان :

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی والدہ حضرت شفاء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ولادت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت حضرت آمنہ کے پاس تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو سب سے پہلے میرے ہاتھوں میں تشریف لائے۔(الحمدللہ علی ذالك)

اسی دورانیہ میں یرحمک اللہ کی آواز سنائی دی اور تمام مشرق ومغرب میں روشنی ہوگئی اس روشنی سے میں نے محلات شام دیکھ لئے۔ مجھ پر کپکپی سی طاری ہوئی، کیا دیکھتی ہوں کہ ایک نور نکلا اور کہا گیا کہ کہاں لے جارہے ہو پھر اعلان ہوا کہ اس محبوب کو مشرق ومغرب اور تمام مقامات مقدسہ کی سیر کرائی جائے اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے آپ کو سینہ پر لگا کر برکت کی دعا فرمائی، حضرت شفاء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہ حالات وآپ کے کمالات ہمیشہ میرے دل میں محفوظ رہے (ان کی ظاہری تعبیر کا انتظار کرتی رہی) یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے اعلان نبوت فرمایا اور میں شفاء سب سے پہلے آپ پر ایمان لائی اور کفر وشرک کی بیماریوں سے شفاء پائی۔ (مدارج النبوت ج ۲ عبدالحق محدث دہلوی، معارج النبوت دوم علامہ معین الدین کاشفی، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۷، علامہ محدث امام سیوطی، الوفا ص ۸۵ ج ۱۔ محدث ابن جوزی ۵۹۷ھ، مواہب الدنیہ ص ۱۲۰، نسیم الریاض ص ۲۷۶ ج ۳)

چاند سے باتیں :

امام بیہقی، صابونی خطیب ابن عساکر وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی نبوت کی علامات نے مجھے دعوت اسلام دی کیونکہ میں آپ کو جھولے میں جھولتے وقت دیکھا کرتا تھا کہ آپ چاند سے باتیں کرتے تھے اور آپ جدھر انگلی مبارک کا اشارہ فرماتے چاند ادھر ہی جھک جاتا تھا۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اُٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

چاند کے سجدہ کی آواز :

یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں چاند مجھ سے اور میں اس سے باتیں کرتا (انی کنت احدثه ویحدثنی) اور وہ میرا دل بہلاتا تھا۔ واسمع وجبته یسجد تحت العرش۔ یعنی جب چاند عرش الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا تو میں اس کے سجدہ کرنے کی آواز بھی سنتا تھا۔ (ماثبت بالسنہ فی ایام السنہ ص ۲۹۲ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مواہب الدنیہ)

شیخ محقق فرماتے ہیں حدیث شریف کا متن معجزات حسن میں سے ہے۔

(معارج النبوت ج ۲، تفسیر مظہری، ذ خائر محمد یہ علامہ محمد علوی کی علیہ الرحمۃ)

سورج کا سجدہ :

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چاند و سورج کے سجدے کرنے کی آواز بھی سنتا تھا۔

(معارج النبوت ص ۱۲۳ ج ۲)

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

فرشتے جھولا جھولاتے :

حافظ ابن حجر نے شرح بخاری میں لکھا ہے کہ سیر الوقدی میں ہے ان مھدہ کان یتحرک بتحرك الملائكة ۔فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھولا جھولایا کرتے تھے۔(خصائص الکبریٰ ص ج ۱، مدارج النبوت ج ۲۔ تفسیر مظہری ص ۵٦۷ ج ۲)

قلم کی آواز :

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس کو فرمایا اے چچا مجھے قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں لوح محفوظ پر چلنے والی قلم کی آواز سنتا تھا حالانکہ میں ابھی شکم والدہ میں تھا۔ (معارج النبوت)

مشکل کشاء آگئے/ پہلا شہید عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک کے وقت آپ کا نور مشرق سے مغرب تک اور زمین سے آسمان تک پوری کائنات میں پھیل گیا۔ اللہ تعالیٰ نے عامر کے سامنے سے پردہ ہٹایا، عامر کو دروازے آسمان کے کھلے ہوئے ملائک اترتے ہوئے پہاڑ

اور درخت سجدہ کرتے ہوئے نظر آئے۔ حیران تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یکا یک عامر بت اوندھا گرا اور یہ کلام کرنے لگا۔

دنیائے عالم میں تشریف لائے وہ نبی مکرم جس کا سینکڑوں برس سے انتظار تھا جس سے درخت اور پتھر کلام کریں گے۔ جن کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گا۔ یہ سن کر عامر نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم نے بھی کوئی کلام سنا ہے جو میں سن رہا تھا بی بی نے کہا جی ہاں عامر ذرا یہ پوچھو کہ وہ کہاں پیدا ہوئے اور ان کا کیا نام ہے؟
عامر بولے اے ہاتف غیبی اس مبارک فرزند کا کیا نام ہے، عامر کے بت نے کہا کہ آپ کا نام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

عامر کی ایک لڑکی بیمار اور اپاہج تھی جو کہ فالج کی مریض تھی اور نیچے کے مکان میں بے سود پڑی تھی، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت مبارک کے نور کو دیکھ کر کہنے لگی اگر اس نور میں برکت ہے تو مجھے اس کے صدقے شفا ملے، اس کے منہ سے یہ بات نکلنے کی دیر تھی تو فوراً اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح وسالم تندرست کر دیا۔

عامر یہ واقعہ دیکھ کر سخت حیران ہوا اور جلد ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مبارک کیلئے مکہ معظّمہ آیا۔ تلاش کرتا ہوا بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے در دولت پر پہنچا اور عرض کیا خدا کیلئے مجھ غریب الوطنی عاشق حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صاحبزادے کا جمال دیکھا دیجئے۔ عبد المطلب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لا کر دکھایا۔ عامر دیکھتے ہی آپ پر فدا ہو گیا۔ جو نظر چہرہ انور پر پڑی دوسری طرف نہ اُٹھ سکی۔ آپ کے قدموں میں جان قربان کر دی، یہ پہلا شہید عاشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ (احسن المواعظ، المواہب الدنیہ، معارج النبوت)

ع ...... ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے، دیدار عالم کا عالم کیا ہوگا

ہمیشہ جاری رہنے والی محفل میلاد

میلاد نامہ محدث علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ

ربیع الاول شریف کے دنوں میں اور راتوں میں محفل میلاد نہایت مستحسن اور پسندیدہ بات ہے جیسا کہ ابن جماعیہ سے منقول ہو کر ہم تک پہنچی ہے کہ محدثین و بزرگان دین ولادت نبوی ﷺ کے موقع پر کھانا تیار کرواتے اور لوگوں کو کھلاتے اور فرماتے (بڑے زاہد معروف امام معمر ابواسحاق ابراہیم .... ابن جماعیہ) کاش کہ اگر مجھے وسعت رزق ہوتی میں تمام ماہ مبارک میں ہر روز محفل منعقد کرتا........

(حضرت محدث ملا علی قاری مؤلف کتاب ھذا فرماتے ہیں) قلت وانا لما عجزت عن الضیافة الصوریة کتبت ھذہ الاوراق لتصیر ضیافة معنویة نوریة مستمرة علی صفحات الدھر غیر مختصة بالسنة والشھر وسمیته بالمورد الروی فی مولد النبوی صلی اللہ علیه وسلم -

یعنی میں (علی قاری) کہتا ہوں کہ میں مالی وسعت نہیں رکھتا غریب ہوں ظاہری محفل میلاد کے اخراجات سے عاجز ہوں اس لئے میں نے یہ چند اوراق (کتاب ھذا) لکھنے کی سعی پاک کی ہے تا کہ حقیقی و معنوی میلاد کی ضیافت ہو جائے، جو محفل میلاد ہمیشہ ہمیشہ صفحہ ہستی پر جاری و ساری رہے جو کسی ماہ و صال سے مخصوص نہ ہو۔ میں نے اس (ہمیشہ پڑھے جانے والے میلاد نامے) کتاب کا نام "المولد الروی فی المولد النبوی ﷺ رکھا ہے۔" (حوالہ مذکورہ عربی ص ۳۴ ۔ از امام کعبۃ اللہ محدث ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری) (مدفون جنت المعلا مکہ مکرمہ)

رسول اکرم ﷺ کی برکات وقت رضاعت

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے تین راتیں یہ اعلان سنا کہ اپنے اس بیٹے کو بنی سعد اور آل ابی ذویب (کی عورت) کا دودھ پلاؤ۔

(خصائص الکبریٰ، طبقات ابن سعد ج ۱)

رضاعت اور رضاعی مائیں

رسول اکرم سید عالم ﷺ نے والدہ ماجدہ کا سات روز تک دودھ نوش فرمایا پھر حضرت ثویبہ کا اس کے بعد حضرت حلیمہ اور ان کے علاوہ امراۃ بنت بنی سعد۔

(مدارج النبوت)

حضرت اُم فروہ، حضرت فاطمہ بنت اسد، خولہ بنت المنذر اسعدیہ یا انصاریہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) نیز تین عورتیں جن کو عواتک (عاتکہ کی جمع) کہا جاتا ہے۔ (ماہنامہ نعت نمبر، حضور پاک ﷺ کا بچپن' دسمبر ۱۹۹۱ء بحوالہ محمد رسول اللہ سیرت احمد مجتبیٰ ﷺ از راجہ رشید محمود لاہور۔ الشمامۃ العنبریہ)

ایک حقیقت :

بعض نے لکھا ہے کہ کئی عورتیں دودھ پلانے والی آئیں مگر سب نے یہ سن کر کہ یتیم ہے نہ اٹھایا، حتیٰ کہ حلیمہ نے بھی اعراض کرنے کا اشارہ کیا مگر شوہر کے کہنے پر اٹھایا۔ مگر جو حقیقت محدث ابن جوزی نے لکھی ہے وہ ہی صحیح ہے۔ لکھتے ہیں کہ..... حضرت حلیمہ فرماتی ہیں میں اور سات عورتیں حضرت عبدالمطلب کے ساتھ حضرت سیدہ آمنہ (رضی اللہ عنہا) کے گھر پہنچیں اور ہر ایک چاہا کہ میں ان کو

اٹھاؤں اور دودھ پلاؤں مگر ''کل واحدۃ تقول انا ارضعہ وتقد من الیہ فاعرض عنھن فتقدمت الیہ فحین رانی تبسم۔ ''یعنی جب وہ عورتیں آپ ﷺ کے پاس اٹھانے کیلئے حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ ان میں سے ہر ایک روگردانی (چہرہ انور پھیر لیتے) کرتے لیکن جب میں آپ ﷺ کی خدمت میں آگے بڑھی تو آپ ﷺ نے مجھے ملاحظہ فرمایا تو آپ ﷺ مسکرائے (واقبل علی فوضعتہ فی حجری) اور میری طرف (کرم فرماتے ہوئے) بڑھے چنانچہ میں نے آپ کو اپنی گود میں رکھ لیا۔ (مولد العروس علامہ ابن جوزی ص ۳۰ عربی طبع قادری کتب خانہ سیالکوٹ)

ہاتف غیبی :

❖ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو ہاتف غیبی سے کہا گیا کہ حلیمہ کے علاوہ کوئی عورت مستقل دودھ نہیں پلائے گی۔ (سبل الہدیٰ، آثار محمدیہ)

دودھ میں انصاف، نور آسمان تک

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں جب میں نے آپ کو اٹھایا تو آپ نے ایک نظر جب میری طرف دیکھا تو آپ ﷺ مسکرائے اور آنکھوں سے ایک نور نکلا جو آسمان میں پہنچ گیا میں نے یہ منظر دیکھتے ہی محبت سے آپ (ﷺ) کی دونوں آنکھوں کے درمیان سے بوسہ لیا اور گود میں لے لیا اور دودھ پلانے کیلئے اپنا دائیاں پستان آپ ﷺ کے منہ میں (مبارک) میں ڈالا آپ ﷺ نے دودھ نوش فرمانا شروع کر دیا۔ پھر میں نے چاہا کہ بائیں پستان کا دودھ بھی پیش کروں لیکن آپ ﷺ نے وہ (بائیں پستان سے دودھ) نہ پیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کیونکہ آپ کو علم تھا

کہ آپ کا ایک دودھ شریک بھائی بھی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایسا ہی فرمایا۔

(مدارج النبوت ص ۲، مولد العروس ص ۳۰، ماثبت بالسنہ ص ۲۹۱، شواہد النبوت ص ۱۶۲، معارج النبوت ج ۲، خصائص الکبریٰ ج ۱، مواہب لدنیہ)

بھائیوں کے لئے ترک پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

دودھ جاری ہوگیا:

اماں جی فرماتی ہیں ان دونوں میرے ایک پستان سے دودھ نہیں آتا تھا جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا تو آپ کی برکت سے دودھ جاری ہوگیا۔(سیرت حلبیہ ص ۱۴۷ ج ۱۔عربی)

زرع شاداب و ہر ضرع پُر شیر سے
برکات رضاعت پہ لاکھوں سلام

ابوذہیب کا سجدہ : حضرت حلیمہ کے خاوند ابوذہیب نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال حسن و جمال دیکھا تو دیکھتے ہی سجدہ میں گرگیا۔(مدارج النبوت ص ۲)

شہسوار عرش کی سواری کا سجدہ :

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر چلی تو جب میری سواری کعبہ کے بالمقابل ہوئی تو اس نے ''الکعبۃ ثلاث سجدات ورفعت راسا الی السماء'' کعبۃ اللہ کو تین مرتبہ سجدہ کیا اور پھر آسمان کی طرف منہ اٹھالیا۔(شکر

ادا کیا) (ماثبت بالسنہ ص ۲۹۱، مدارج النبوت)

حجر اسود نے بوسہ لیا:

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں جب میں آپ ﷺ کو، لیکر حرم کعبہ کے قریب پہنچی تو تمام بتوں نے سر جھکا دیئے اور جاءت به الی الحجر الاسود لیقبله فخرج من مکانه حتی التصق لوجهه ۔اور حجر اسود اپنی جگہ (دیوار) سے نکل کر آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کے ساتھ چمٹ گیا، بوسہ لیا۔ (تفسیر مظہری ص ۵۲۸ ج ۶ ماخوذ نور خدا سیدہ حلیمہ کے گھر ص ۱۰۔ مفتی محمد خاں قادری)

تائید مخالف: مولوی عبدالستار وہابیوں کا ولی لکھتا ہے۔

ـہ پہلے حلیمہ جد جا کر کعبے وچہ کھلوئی
عالی ذات نبی سرور دی عظمت ظاہر ہوئی
حجر اسود خود بوسہ دیون آپ نبی ول آیا
شان نبی سرور ﷺ دا مینوں رب کریم وکھایا

(اکرام محمدی ص ۲۸۲، منظوم)

خوشحالیاں:

جب حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو لیکر اپنے علاقہ میں پہنچیں تو تمام علاقہ سرسبز ہوگیا۔ آپ فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ کی وسیع زمین (کا کوئی حصہ) ہماری زمین سے بڑھ کر سرسبز وشاداب نہیں دیکھا۔ (سیرت حلبیہ ص ۱۴۸ ج ۱، میلاد النبی ابن جوزی، تفسیر مظہری)

زرعِ شاداب و ہر ضرعِ پُر[1] شیر سے

برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام

ہر گھر معطر لم یبق منزل من منازل بنی سعد الاشممنا منه ریح المسك۔

اماں جی حلیمہ فرماتی ہیں آپ ﷺ کی برکت سے میرے (علاقہ) بنی سعد کے تمام گھروں سے کستوری کی خوشبوئیں آتیں تھیں۔ (نشر الطیب ص ۳۱، سبل الہدیٰ ماخوذ)

آپ ﷺ کی برکت سے بیماروں کو شفاء

اماں جی فرماتی ہیں کہ میرے علاقے میں جب بھی کوئی بیمار ہوتا (اخذ کفه صلی اللہ علیه وسلم فیضعها علی موضع الاذی فیبرا باذن اللہ سریعا) تو وہ بیمار میرے گھر آجاتا اور آپ ﷺ کا دستِ شفاء محبت سے پکڑ کر اپنے جسم پر ملتا (پھیرتا) اللہ تعالیٰ دستِ محبوب ﷺ کی برکت سے اسی وقت فوراً شفاء یاب فرما دیتا۔ اس طرح اونٹ اور بکری کو شفایابی حاصل ہوتی۔ (سیرت حلبیہ ص ۱۵۱ ج ۱، سبل الہدیٰ والرشاد ماخوذ)

سجدہ کرتے جانور:

آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میری بکریاں گھر آئیں تو ایک بکری نے آگے بڑھ کے آپ کو سجدہ کیا اور آپ ﷺ کے سرِ انور کو بوسہ دیا: سجدت له وقبلت راسه۔

(سیرت حلبیہ ص ۱۴۸ ج ۱۔ علامہ برہان الدین حلبی متوفی ۱۰۴۴ھ)

شیر قدموں میں:

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں ایک دن حضور پاک ﷺ اپنے رضائی بھائیوں

---

[1] پستان دودھ سے بھر گئے۔

کے ساتھ بکریوں کی چراہگاہ پر گئے۔ (جدھر بہت شیر رہتے تھے) جنگل سے ایک شیر غراتا ہوا ریوڑ کی طرف آیا۔ جب خونی شیر کی نگاہ آپ ﷺ پر پڑی کتے کی طرح (یہ جنگلی کتا ہے) آپ ﷺ کے قدموں پر منہ رکھ کر چاٹنے (بوسہ دینے) لگا پھر جب آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے واپس جانے کا حکم ارشاد فرمایا تو شیر فوراً واپس چلا گیا۔ (افضل المواعظ مولوی محمد ابراہیم دہلوی باختلاف الفاظ نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۱۰۸، جامع المعجزات علامہ شیخ محمد رھادی)

جنگل کے تمام جانور آ کر آپ ﷺ کے قدموں کو بوسہ دیتے تھے۔ (تفسیر مظہری)

چراغ کی ضرورت نہیں :

سیدہ حلیمہ فرماتی ہیں جب سے سراج منیرا بن کر آنے والے محبوب محمد ﷺ میرے گھر تشریف لائے تو مجھے چراغ جلانے کی ضرورت نہ ہوتی (آپ کی نورانیت سے گھر میں روشنی رہتی تھی) ایک دفعہ ام خولہ نے کہا کیا تم تمام رات گھر میں چراغ جلائے رکھتی ہو؟ حضرت حلیمہ نے جواباً فرمایا۔ واللہ لا اوقد نارا ولکنہ نور محمد ﷺ یعنی اللہ کی قسم میں نے کبھی آگ (چراغ) نہیں جلائی لیکن یہ روشنی نور محمد ﷺ کی ہے۔ (تفسیر مظھری، بیان المیلاد المنبوی ص ۶۴ للمحدث ابن جوزی متوفی ۵۹۷ھ)

بسم اللہ :

اماں حلیمہ نے فرمایا آپ ﷺ بسم اللہ کے پڑھے بغیر کسی شے کو ہاتھ تک نہیں لگاتے تھے۔ (سیرت حلبیہ)

پانی قدموں میں، چراغ گاہ کے حالات بھائیوں کی زبانی :

جب ہم بکریوں کو پانی پلانے کیلئے کسی کنویں پر لے جاتے تو کنویں کا پانی خود بخود جوش مار کر کنارے پر آتا تھا۔ (تفسیر مظہری، نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۱۰۸)

سایہ :

دھوپ کے وقت بادل سایہ کرتے تھے۔ (نشر الطیب ص ۳۰، مظہری)

درختوں کا سلام :

کوئی درخت اور پتھر ایسا نہ تھا کہ آپ ﷺ جس کے پاس سے گذرتے وہ آپ پر سلام نہ کرتا۔ (الشمامۃ العنبریہ، مظہری، نزہۃ المجالس ص ۱۰۸ ج ۲)

سواری کو زبان ملی :

جب آپ ﷺ اور حلیمہ مکہ مکرمہ سے رخصت ہوئے تو دیگر عورتیں جا چکی تھیں۔ آپ دیر سے نکلیں مگر جلد ہی ان سے آگے جانے والیوں سے بھی آگے نکل گئیں تو ان عورتوں نے سوال کیا کہ کیا کوئی سواری تبدیل کر لی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ حلیمہ فرماتی ہیں ان عورتوں کے سوال کا جواب خود سواری نے دیا یعنی سواری نے گنگناتے ہوئے کہا اے عورتوں تمہیں علم نہیں ہے مجھ پر کون سوار ہے؟

هل تدری من علی ظهری خير النبيين وسيد المرسلين وخير الاولين والآخرين و حبيب رب العالمين ۔یعنی عورتوں میری پشت پر سید المرسلین اور اولین وآخرین کے سردار ہیں اور محبوب رب العالمین سوار ہیں۔ (ﷺ) (سیرت حلبیہ ص ۱۴۸ ج ۱)

حیاء کے پیکر مجسمہ طہارت :

اماں جی فرماتی ہیں نہ بچپن میں کبھی آپ ﷺ برہنہ رہتے نہ ہی کبھی آپ ﷺ نے کپڑوں وبستر وغیرہ پر بول وبراز (پاخانہ، پیشاب) کیا۔ (سبحان اللہ)

(معارج النبوت ج ۲، نشر الطیب ص ۳۴)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام
الغرض اُن کے ہر مو پہ لاکھوں درود
اُن کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

(صلی اللہ علی حبیبه وآله واصحابه اجمعین)

کعبۃ اللہ واصحاب فیل :

معاذ اللہ جب ابرہہ یمنی بیت الحرم کو ڈھانے کیلئے آیا تو حضرت سیدنا عبدالمطلب نے اس وقت گروہ قریش سے کہا کہ غم نہ کرو۔ ابرہہ اس گھر کا کوئی نقصان نہ کر سکے گا اس لئے اس گھر کا رب خود اس کی حفاظت کرتا ہے۔

پھر جماعت قریش کو لیکر جبل ثبیر پر چڑھ گئے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک (جو پیشانی عبدالمطلب میں رہنے کی وجہ سے فیض تھا) چاند کے ہالہ کی طرح پیشانی سے نکلا اور کعبۃ اللہ تک پہنچا تو آپ نے فرمایا اے گروہ قریش چلو گھر چلئے کہ اللہ کی قسم یہ جو نور مجھ سے نکلا ہے اس بات کا اشارہ ہے کہ ہمیں کامیابی وکامرانی

ہو گی پھر ایسا ہی ہوا........حتیٰ کہ ابرہہ کا بھیجا ہوا آدمی......اور ہاتھی نے جب آپ کو دیکھا سجدہ میں گر گئے بلکہ ہاتھی نے زبان سے کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَى النُّوْرِ الَّذِیْ فِیْ ظَهْرِكَ یَا عَبْدَ الْمُطَّلِب۔ اے عبدالمطلب اس نور پر سلام ہو جو آپ کی پشت میں ہے۔ (سیرت حلبیہ ص ۹۶۔۹۷ ج ۱ عربی، مواہب الدنیہ ص ۷۰ ج ۱۔اردو)

حضرت عبدالمطلب کے وسیلہ ونور کی برکت سے بارش :

خیال رہے کہ جب مکہ مکرمہ میں قحط سالی ہوئی تو وہ عبدالمطلب کا ہاتھ پکڑتے اور ان کو جبل ثبیر کی طرف لے جاتے اور ان کی ذات سے تقرب الی اللہ چاہتے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے کہ ان کو بارش سے سیراب فرما۔ اللہ تعالیٰ ان کی فریادرسی قبول فرماتا اور حضرت محمد ﷺ کے نور کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو عظیم بارش سے سیراب فرماتا تھا۔ (مواہب الدنیہ ص ۶۸ ج ۱، اردو۔ سیرت حلبیہ ص ۹۶ ج ۱ عربی)

آپ کے وسیلہ سے طلب بارش :

ایک مرتبہ اہل مکہ مکرمہ خشک سالی کی وجہ سے مصیبت میں گرفتار ہوئے تمام لوگوں نے مل کر جناب ابوطالب سے درخواست کی کہ آیئے لوگ سخت مصیبت میں مبتلا ہیں۔ خدا سے بارش کی دعا کریں۔ فخرج ابو طالب ومعه غلام کانه شمس۔ یعنی جناب ابوطالب گھر سے باہر نکلے ان کے ساتھ ایک ایسا نورانی بچہ تھا کہ گویا وہ آفتاب تھا کالے بادلوں سے نکلا ہوا تھا تمام لوگ حرم کعبہ میں پہنچے اور اس حسین وجمیل لڑکے کی پشت مبارک کعبۃ اللہ سے لگی ہوئی تھی۔ پھر حسنِ کائنات ﷺ نے (جبکہ آپ کی عمر بچپن کی تھی) انتہائی عاجزی کے ساتھ اپنے ہاتھ کی انگلی

آسمان کی طرف اٹھاتے (عرض کی) یا اللہ یہ لوگ محتاج ہیں تیرے کرم کے تو ہی کرم فرما۔ یعنی بارش کی التجا کی اس وقت آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا نہ تھا۔ پس آپ کے اشارے کرتے ہی چاروں طرف سے بادل آئے اور خوب بارش برسنے لگی کہ گلیوں و جنگل میں پانی بہہ رہا تھا۔ شہر والے اور بیرون شہر والے تمام سیراب ہو گئے۔ (محتاجی، تنگی قحط سالی ختم ہو گئی سب کی حاجت پوری ہو گئی، تمام کی دستگیری ہو گئی سب کی مشکل حل ہو گئی۔ (سیرت حلبیہ ۱۹۰ ج ۱، مواہب الدنیہ ص ۱۲۷ ج ۱، خصائص الکبریٰ اول)

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

اسی کے متعلق ابوطالب کے مندرجہ ذیل اشعار ہیں جو صحیح بخاری میں ہیں۔

وَاَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہٖ ثِمَالَ الْیَتٰمٰی عِصْمَۃٌ لِلْاَرَامِلِ

گورے رنگ والے چہرے انور کے صدقہ پانی مانگا جاتا ہے جو عطا ہوتا ہے یتیموں کی جائے پناہ اور بیواؤں یا مساکین کے نگہبان۔ (مواہب، سیرت حلبیہ، بخاری)

☆☆☆☆☆☆

عجائباتِ ولادت باسعادت کا ثبوت.... مخالفین کی کتب سے

پہلی فصل نور محمدی کے بیان میں :

محدث عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز پیدا کی۔ آپ نے فرمایا "اے جابر اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نور الہدیٰ اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا پھر وہ نور قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا اور نہ بہشت تھی اور نی دوزخ تھا اور نہ فرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا نہ انسان تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کیے اور ایک حصہ سے قلم پیدا کیا اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش، (آگے طویل حدیث ہے) اس حدیث سے نور محمدی کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقیہ ثابت ہوا۔" بلفظہٖ (نشر الطیب ص۶،۷ دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی)

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ۔ سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا کیا۔ (الشہاب الثاقب ص ۴۷، عطر الوردہ شرح البردہ ص ۲۶ مولوی ذوالفقار علی دیوبندی' یکروزہ اسماعیل دہلوی، الجمال والکمال سلیمان منصور پوری، ہدیۃ المہدی۔ ملخصاً)

مولوی عبدالستار وہابیوں کے ولی اللہ نے لکھا ہے۔

(اکرام محمدی ص ۲۶۹) ﷺ سب تھیں اول نور نبی دا (ﷺ) (اکرام محمدی ۲۶۸)

ﷺ مولوی محمد نواز چیمہ وہابی نے لکھا ہے کہ چاند کو چاندنی (نور) میرے چاند ﷺ سے ملی۔ معلوم ہوا پہلے نبی کریم ﷺ کا نور تھا تو چاند کو چاندنی کا نور ملا۔ (خطبات چیمہ ص ۸۷)

مجدد وہابیہ نے لکھا کہ سب کچھ آپ کے لئے ہے : سب سے پہلے آپ ہی نے الست بربکم کے جواب میں بلی کہا اور آدم وجمیع مخلوقات آپ کیلئے پیدا ہوئے۔

(الشمامۃ العنبریہ ص ۴۰، وحید الزماں، آفتاب نبوت قاری محمد طیب دیوبندی، عطر الوردہ ص ۱۸۔ ذوالفقار دیوبندی)

آپ کی برکت سے بارش : حضرت عبدالمطلب کی پیشانی میں آپ کا نور تھا جس کی برکت سے باران عظیم ہوتی یعنی قحط سالی ختم ہو جاتی تھی۔ (نشر الطیب ص ۲۰)

ثقل حمل نہ تھا : سیدہ والدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھ کو حمل کا بوجھ نہیں معلوم ہوتا تھا، صرف وعلامات ظاہر ہو گئی تھیں۔ (الشمامہ ص ۹، نشر الطیب ص ۲۲)

زمین سرسبز ہو گئی: سیدہ والدہ فرماتی ہیں آپ جب میرے شکم میں تشریف لائے تو تمام درخت پھل لائے ہر طرف سے مال آنے لگا۔ (الشمامۃ العنبریہ از صدیق حسن)

پیدا ہوتے ہی آپ نے سجدہ فرمایا اور دعا کی:

یارب امتی یارب امتی کرے سوال دعائیں
بخش کریما بخش کریما میری امت تائیں (اکرام محمدی ص ۲۷۵)

فرشتوں کی سلامی : سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ولادت کے فوراً بعد مجھے آواز آئی اے آمنہ! آپ ﷺ کو تین روز تک ظاہر مت کریں کی ملائکہ کرام سلام کیلئے حاضر ہوتے ہیں۔ (عطر الوردہ ص ۳۰، ذوالفقار علی دیوبندی، مولوی ذوالفقار دیوبندی)

ختنہ شدہ ناف بریدہ : حضرت شفاء فرماتی ہیں آپ پیدا ہوئے تو نگاہ آسمان کی طرف تھی سرگیں چشم پاکیزہ تن ناف بریدہ (یعنی ناڑو کٹا ہوا تھا) ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔

(الشمامۃ العنبریہ ص ۱۱۔۱۸، اکرام محمدی ۲۷۶، عطر الوردہ ص ۳۰، مختصر سیرت رسول ص ۱۲، تحفۃ المودود لاحکام المولود ص ۲۶۵ ابن قیم جوزی)

ایوان کسریٰ: وقت ولادت ایوان کسریٰ میں حرکت آئی اور چودہ کنگرے گر گئے۔

(الشمامۃ العنبریہ ص ۸، نشر الطیب ص ۲۵، سیرت مصطفےٰ، رحیق المختوم ص ۱۰۱، عطر الوردہ ص ۳۱)

آتش کدہ فارس بجھ گیا: (الشمامۃ العنبریہ ص ۸، نشر الطیب ص ۲۵، سیرت مصطفےٰ ص ۱۹۵)

چشمہ دریائے ساوہ خشک ہوگیا: (الشمامۃ العنبریہ ص ۹، نشر الطیب ص ۲۵، سیرت مصطفےٰ ۱۹۵، عطر الوردہ ص ۳۲)

انبیاء کی بشارتیں : سیدہ والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میرے شکم میں آپ تشریف لائے تو مجھ کو بشارتیں دینے انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لاتے تقریباً ہر ماہ یعنی یہ سلسلہ نو ماہ تک جاری رہا۔ (اکرام محمدی ص ۲۷۲)

خدمت کیلئے حوریں اور خواتین حاضر ہوئیں: وقت ولادت سیدہ والدہ کی خدمت کیلئے حوران بہشت کے علاوہ حضرت حوا، حضرت سارہ، حضرت حاجرہ، حضرت آسیہ رضی اللہ عنہن تشریف لائیں۔ (اکرام محمدی ص ۲۷۴)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی بن کر تشریف لائے :

ایک یہودی بغرض تجارت مکہ میں تھا۔ شب ولادت اس نے پوچھا...... کیا اس رات کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے؟ قریش نے کہا معلوم نہیں۔ اس نے کہا تحقیق تو کرلو، آج کی رات اس اُمت کا نبی پیدا ہوا ہے، اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت

ہے پھر تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ کے ہاں لڑکا (محمد ﷺ) پیدا ہوئے ہیں۔ جب یہودی نے دیکھا تو بے ہوش ہوگیا جب ہوش آیا تو کہنے لگا اب نبوت بنی اسرائیل سے چلی گئی اے قریشیو اللہ کی قسم یہ مولود (پیدا ہونے والا) ایسا ہوگا جس کی خبر مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی۔

(فتح الباری ص ۴۲۵ ج ۲ بحوالہ خطبات چیمہ ص ۲۶، مولوی وہابی محمد نواز، نشر الطیب ص ۱۲۷ اشرف علی تھانوی، مواہب الدنیہ۔ الشمامۃ العنبریہ ص ۷)

معلوم ہوا کہ ایک یہودی غیب کی خبریں دے رہا ہے۔ مخالفین اس کی بات کو (دیوبندی وہابی غیر مقلد) بڑے فخر سے لکھ رہے ہیں۔

ع.........جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

حضرت حلیمہ کو اول کلمہ پڑھایا:

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں جب میں آپ کو گود میں اٹھانے لگی تو آپ نے فرمایا پہلے کلمہ طیبہ پڑھ لو پھر پاک ہو کر مجھے ہاتھ لگانا۔

← بول شہادت کلمہ اول کہیا حلیمہ تائیں
ہو کر پاک اساڈے تائیں پچھوں ہتھ لگائیں
(اکرام محمدی ص ۲۸۲)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مشاہدات:

حضرت صفیہ فرماتی ہیں میں نے وقت ولادت چھ عجیب چیزیں دیکھیں۔

(۱) آپ ﷺ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ فرمایا۔

(۲) سر اٹھا کر فرمایا لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ

(۳) تمام گھر روشن ہو گیا۔

(۴) غسل دینے لگی تو آواز آئی یہ غسل دیئے ہوئے پاک پیدا ہوئے ہیں۔

(۵) ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔

(۶) پشت پر مہر نبوت دیکھی جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

(اکرام محمدی ص ۲۷۵، از عبدالستار وہابی، عطر الوردہ از مولوی ذوالفقار دیوبندی)

چاند کی حاضری :

مولوی عبدالستار وہابی نے بروایت حضرت عباس رضی اللہ عنہ لکھا ہے چاند رات کے وقت آپ کا دل بہلانے کیلئے حاضر خدمت ہوتا تھا۔ آپ کا ہاتھ جس طرف اُٹھ جاتا تھا چاند اسی طرف جھک جاتا تھا۔ (اکرام محمدی ص ۲۸۶)

کعبہ شریف کا سجدہ.........صفا و مروہ کا وجد :

آپ کی ولادت کے وقت کعبہ نے آپ کی طرف سجدہ کیا، صفا و مروہ پہاڑ جھوم رہے (وجد طاری) تھے۔ (اکرام محمدی ص ۲۷۶)

مدت رضاعت کے واقعات :

دودھ میں انصاف : آپ ہمیشہ دائیں طرف (پستان والدہ کا) دودھ پیا کرتے اور بائیں طرف کا اپنے رضاعی بھائی کیلئے چھوڑ دیتے تھے۔ ایسا عدل آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں تھا۔ (نشر الطیب ص ۲۴، اکرام محمدی ص ۲۸۶، خطبات جیمہ ص ۲۵)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں:

حضرت عارف جامی ''شواہد النبوت'' میں لکھتے ہیں کہ ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عدل و انصاف کرنے کی

ہدایت فرمادی تھی۔"

معلوم ہوا آپ اس وقت بھی صاحب نبوت وہدایت یافتہ تھے۔آپ کو یہ خبر تھی کہ ہمارا ایک دودھ شریک بھائی بھی ہے۔ہم اہل سنت انہی علوم کو علوم نبوت وعلوم غیبیہ کہتے ہیں۔

فرشتوں کا جھولا جھلانا :

آپ کا گہوارہ (جھولا) فرشتوں کی جنبش دینے سے ہلا کرتا تھا۔(نشر الطیب ص۲۹، اکرام محمدی ص۳۵)

کعبۃ اللہ جھک گیا :

شب ولادت کعبۃ اللہ، مقام ابراہیم کی طرف (مکان ولادت کی طرف) جھک گیا۔(عطر الوردہ ص۱۳۵)

حجر اسود :

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میری سواری کعبہ کے مقابل پہنچی تو حجر اسود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور حجر اسود نے آپ کا بوسہ لیا۔(اکرام محمدی ص۲۸۶)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات :

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے مجھے اتنا سکون ملا جس کا بیان کرنا مشکل ہے۔اس قدر برکت ملی کہ گدھا سواری سب سے آگے نکل گئی اور اونٹنی خوب دودھ دینے لگی جن کا دودھ قحط سالی کی وجہ سے خشک ہو چکا تھا۔

(نشر الطیب، خطبات جیمہ، سیرت مصطفٰے میر ابراہیم، رحیق المختوم)

آمد مصطفےٰ ﷺ کی خوشی کرنے کے سبب......ابولہب جیسے سخت کافر بھی فیض پارہے ہیں :

جس وقت حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی ولادت کی خبر ابولہب کو دی تو اس نے اسی خوشی میں دایاں ہاتھ بلند کرتے ہوئے انگلی کے اشارے سے ثویبہ کو آزاد کردیا تھا۔ ابولہب کو مرنے کے بعد حضرت عباس نے خواب میں دیکھا اور پوچھا تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا دوزخ میں ہوں مگر ہر سوموار کی رات کو میرے عذاب میں کمی کردی جاتی ہے اور میں اپنی انگلیوں کے سرے پانی پیتا ہوں۔ اس وجہ سے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کردیا تھا۔ علامہ ابن جوزی نے کہا ہے کہ اگر ابولہب کافر کو آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی کی وجہ سے فرحت کی جزا دی گئی ہے تو جو آپ ﷺ کا امتی آپ کی ولادت سے خوش ہوتا ہے اسی خوشی کی وجہ سے خرچ کرتا ہے اس کا کیا حال (جنت میں کیا مقام) ہوگا مجھے اللہ کی قسم ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اسے (میلاد شریف کی محفل کا انعقاد کرنے والے کو) ضرور جنت نعیم میں داخل فرمائے گا۔ (مواہب لدنیہ اول بالفاظ اختلاف مندرجہ ذیل کتب میں اس واقعہ کو نقل کیا گیا ہے، مختصر سیرت رسول ص ۱۳ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب، اکرام محمدی ص ۲۷۸، تحفۃ المودود ص ۳۶ ابن قیم جوزی)

مذکورہ بالا حوالہ مخالفین کے اکابرین کی کتب سے نقل کیا گیا ہے، جس سے معلوم ہوا یہ واقعہ ثویبہ لونڈی کی آزادی کا ابولہب کے عذاب میں تخفیف کا سبب بنا، جو کہ میلادِ مصطفےٰ ﷺ کی خوشی میں ظاہر ہوا۔

ابلیس روتے ہوئے سر پر خاک ڈالتا تھا:

مولوی محمد نواز وہابی نے لکھا ہے۔

بکو بک مٹی پا کے رویا شیطانی
مرے چنوں ودھ نہیو چناں تیری چانی

(خطبات چیمہ ص ۸۸)

شب ولادت تخت ابلیس اُلٹ دیا گیا۔ (عطر الوردہ)

اول: معلوم ہوا کہ میلاد شریف کا حال سن کر جلنا ابلیس کا کام ہے۔

دوم: چاند کو بھی نور نبی نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہی سے نور ملا ہے۔

مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکر آیات ولادت کیجئے

آپ کے چہرہ پاک کی برکت وصدقہ سے بارش طلب کرنا:

آپ کی عمر ابھی آٹھ سال دو مہینے دس دن کی ہوئی تھی کہ دادا عبد المطلب کا بھی سایۂ شفقت اُٹھ گیا اس کے بعد ابو طالب نے اپنے بھتیجے کا حق کفالت بڑی خوبی سے ادا کیا۔ اعزاز واحترام سے نوازا چالیس سال سے زیادہ عرصے تک اپنی حمایت کا سایہ دراز رکھا۔

ابن عساکر نے جلہمہ بن عرفطہ سے روایت کی ہے کہ میں مکہ آیا لوگ قحط سے دوچار تھے۔ قریش نے کہا اے ابو طالب وادی قحط کا شکار ہے بال بچے کال کی زد میں ہیں۔ چلئے بارش کی دعا کیجئے۔ ابو طالب ایک حسین بچہ ساتھ لے کر برآمد

ہوئے۔گویا وہ آفتاب تھا کالے بادلوں سے نکل آیا اس کے ارد گرد اور بھی بچے تھے۔ابو طالب نے اس بچے کا ہاتھ پکڑ کر اس کی پیٹھ مبارک کعبہ کی دیوار سے ٹیک دی۔اس بچہ (محمد ﷺ) نے انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے اشارہ کیا اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا نہ تھا لیکن (دیکھتے دیکھتے) اِدھر اُدھر سے بادلوں کی آمد شروع ہوگئی اور ایسی دھواں دھار بارش ہوئی کہ وادی میں پانی ہی پانی ہوگیا اور شہر و بیاباں شاداب ہوگئے۔بعد میں ابو طالب نے اس واقعے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے محمد ﷺ کی مدح میں کہا تھا۔

وَاَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہٖ ثِمَالَ الْیَتٰمٰی عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ

وہ خوبصورت ہیں کہ انکے چہرے (کے صدقے) سے بارش طلب کی جاتی ہے یتیموں کے ماویٰ اور بیواؤں کے نگہبان ہیں۔(یہ کلام ابو طالب صحیح بخاری میں ہے)

(الرحیق المختوم اردو طبع سوم ص ۱۰۷ از مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری وہابی)

خیال رہے رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے زیر اہتمام سیرت نگاری کے عالمی مقابلہ میں اول آنے والی عربی کتاب کا یہ اردو ترجمہ ہے۔نشر الطیب ص ۳۴، اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی، الشمامة العنبریہ ص ۱۲، مجدد اہل حدیث نواب صدیق الحسن خان، مختصر سیرت الرسول عربی ص ۱۵، ۱۶ از عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی وہابی

معلوم ہوا کہ آپ سخت مشکل میں کام آنے والے وحاجت روائی فرمانے والے بن کر تشریف لائے۔مذکورہ بالا واقعہ مخالفین کے اکابر علماء کی کتابوں سے نقل کیا گیا ہے،انصاف پسند قارئین خود پڑھ کر فیصلہ کر سکتے ہیں۔

دین و دنیا دیئے مال و زر دیا　　حور و غلماں دیئے خلد وکوثر دیا
دامن مقصد زندگی بھر دیا　　ہاتھ جس سمت اُٹھا اور غنی کر دیا

موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

جو میلاد شریف سن کر خوش نہ ہو وہ مسلمان نہیں :

مخالفین کے مجدد اہل حدیث نے لکھا ہے۔

مشتاقان کمال و جمال نبوی کو لازم ہے کہ بعد دریافت فضائل میلاد شریف کے امر (عمل) میں کوشش کریں کہ صورت وسیرت وسمت ودل وہدیٰ میں ساتھ جناب رسالت مآب ﷺ کی موافقت حاصل ہو۔ (الشمامۃ العنبریہ ص ۱۰۴)

اللہ تعالیٰ ہم کو اور جملہ اہل اسلام کو ایسی توفیق خیر رفیق حال کرے کہ ہم ہر روز کسی قدر ذکر میلاد شریف کتب معتبرہ سے خود پڑھیں یا کسی محب صادق سے سن لیا کریں یعنی محفل میلاد کا اہتمام کرے کوئی میلاد کا بیان کرے حاضرین سماعت کریں۔ (الشمامۃ العنبریہ ص ۱۰۵، نواب صدیق حسن خاں)

حضرت محمد ﷺ کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کے حصول پر اس نعمت (یعنی نعمت عظمیٰ آپ ﷺ کی تشریف لانے) کی خوشی نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔ (الشمامۃ العنبریہ فی مولد خیر البریہ ص ۱۲۔ از نواب صدیق حسن خاں)

تمت بالخیر
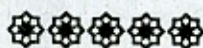
عجائبات ولادت باسعادت کا ماخذ کتب

نام کتاب	مصنف	سن وفات
قرآن پاک	کلام الٰہی (جل جلالہٗ)	
تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ	۶۸ھ
عربی تفسیر صاوی		
تفسیر کبیر (عربی)	امام فخر الدین رازی	۶۰۶ھ
تفسیر جلالین (عربی)	حافظ جلال الدین سیوطی	۹۱۱ھ
تفسیر روح المعانی (عربی)	سید محمود آلوسی	۱۲۰۷ھ
تفسیر ابن کثیر (عربی)	حافظ عماد الدین ابن کثیر	۷۷۴ھ
تفسیر عزیزی (عربی)	حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی	۱۲۳۹ھ
تفسیر ابن جریر (عربی)	امام محمد بن جریر	
تفسیر خازن (عربی)	امام علی بن محمد خازن	۷۲۵ھ
تفسیر در منثور (عربی)	علامہ جلال الدین سیوطی	۹۱۱ھ
تفسیر مظہری (عربی)	قاضی ثناء اللہ پانی پتی	۱۲۲۵ھ
سنن ترمذی	ابو عیسیٰ محمد	۲۷۹ھ
مشکوٰۃ المصابیح	ابو عبد اللہ محمد	۷۳۷ھ
السیرۃ الحلبیہ (عربی)	علی بن برہان الدین حلبی	۱۰۴۴ھ
بخاری شریف	محمد بن اسماعیل بخاری	۲۵۶ھ
دیوان حسان بن ثابت	حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ	۳۹ھ

نام کتاب	مصنف	سن وفات
الخصائص الکبریٰ (عربی)	امام جلال الدین سیوطی	۹۱۱ھ
الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ	القاضی ابی الفضل عیاض بن موسیٰ	۵۴۴ھ
الوفا باحوال المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (عربی)	امام ابن جوزی جمال الدین	۵۹۷ھ
تاریخ ابن کثیر البدایہ والنہایہ	علامہ حافظ عماد الدین ابن کثیر	۷۷۴ھ
مدارج النبوت	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲ھ
الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی	شیخ الدلائل عبدالحق الہ آبادی	
بیان المیلاد النبوی (عربی)	جمال الدین عبدالرحمٰن ابن جوزی	۵۹۷ھ
مولد رسول صلی اللہ علیہ وسلم (عربی)	الامام الحافظ ابن کثیر الدمشقی	۱۰۱۴ھ
المورد الروی فی مولد النبوی	شیخ المحدثین امام ملا علی قاری	۷۷۴ھ
مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (عربی)	حافظ ابن حجر الہیثمی (رحمۃ اللہ علیہم)	۹۷۴ھ
میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (عربی)	محمد بن علوی المالکی الحسینی	
تذکرہ میلاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم	علامہ ابن کثیر	۷۷۴ھ
حسن المقصد فی عمل المولد (عربی)	امام جلال الدین سیوطی	۹۱۱ھ
نعمت الکبریٰ (عربی)	علامہ ابن حجر ہیتمی	۱۲۰۵ھ
شواہد النبوت (فارسی)	علامہ عبدالرحمٰن جامی	۸۹۸ھ
معارج النبوت (فارسی)	علامہ ملا واعظ کاشفی	۹۰۷ھ
مولد العروس	علامہ ابن جوزی	۵۹۷ھ
نزہۃ المجالس (عربی)	امام عبدالرحمٰن بن عبدالسلام	۹۰۰ھ
ماثبت بالسنہ فی ایام السنہ (عربی)	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲ھ
دلائل النبوت (عربی)	محدث ابو نعیم احمد	۴۳۰ھ

نام کتاب	مصنف	سن وفات
المواہب الدنیہ (عربی)	امام احمد قسطلانی	۸۵۴ھ
نسیم الریاض شرح شفاء	علامہ شہاب الدین خفاجی	
انوار محمدیہ (عربی)	علامہ یوسف نبہانی	۱۲۶۰ھ
ذخائر محمدیہ (عربی)	علامہ محمد علوی مکی مالکی	
الذکر الحسین	مولانا محمد شفیع اوکاڑوی	۱۴۰۴ھ
آثار الاول بحوالہ احسن الواعظ	مولانا محمد ابراہیم دہلوی	
	☆☆☆☆☆☆	

مخالفین کی کتب

نام کتاب	مصنف	سن وفات
مختصر سیرت رسول (عربی)	عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب	۱۲۰۶ھ
الشمامہ العنبریہ	نواب صدیق حسن خان	۱۳۰۵ھ
اکرام محمدی	عبدالستار وہابی	
نشر الطیب	اشرف علی تھانوی	
تاریخ رحمۃ للعالمین	قاضی سلیمان منصور پوری	
الرحیق المختوم	مولوی صفی الرحمن مبارکپوری	
خطبات چیمہ	مولوی محمد نواز چیمہ	
سیرت مصطفےٰ	مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی	
عطر الوردہ شرح البردہ	مولوی ذوالفقار دیوبندی	
الشہاب الثاقب	مولوی حسین احمد دیوبندی	
تجلیات مدینہ	مولوی احتشام الحسن کاندھلوی	
یکروزہ	مولوی اسماعیل دہلوی	

حجازِ مقدس میں میلادِ رسولِ عربی ﷺ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

نبی مکرم رسول عربی ﷺ کی تشریف آوری کا قرآنی بیان

اللہ سبحان اللہ وتعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے۔

وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیۡتُکُمۡ مِّنۡ کِتٰبٍ وَّحِکۡمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنۡصُرُنَّہٗ ؕ قَالَ ءَاَقۡرَرۡتُمۡ وَاَخَذۡتُمۡ عَلٰی ذٰلِکُمۡ اِصۡرِیۡ ؕ قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا ؕ قَالَ فَاشۡہَدُوۡا وَاَنَا مَعَکُمۡ مِّنَ الشّٰہِدِیۡنَ ۝[1]

ترجمہ : اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ (خود) تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

پیارے رسول عربی ﷺ کی تشریف آوری کا ہوا مومنوں پر احسان۔

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا۔

ترجمہ : بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ (پ۴، سورۃ آل عمران آیت ۱۶۴)

---

[1] پ ۳، سورۃ آل عمران آیت ۸۱)

حضرت رسول عربی اور حضرت خلیل اللہ (علیہما السلام) کی دعا :

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ ايٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۔ (البقرہ:۱۲۹)

ترجمہ : اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب صاف ستھرا فرمادے بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

نبی کریم رسول عربی ﷺ کی تشریف آوری اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام :

وَاِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِىٓ اِسْرَآءِيلَ اِنِّى رَسُولُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَّاْتِى مِنْ بَعْدِى اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ (سورة القف آیت: ٦)

ترجمہ : جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا۔ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلے کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوں اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔ (ﷺ)

دل موسیٰ میں ارماں رہ گئے جس کی زیارت کے
لب عیسیٰ پہ آئے وعظ جس کی بشارت کے

میلاد رسول عربی ﷺ کے تذکرے احادیث میں

دعائے خلیل ونوید عیسیٰ کی تصدیق :

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ رسول عربی ﷺ سے روایت کرتے

ہیں۔قال انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم منجدل فی طینة وساخبرکم باول امری دعوة ابراهیم وبشارة عیسیٰ رؤیا امی رأت حین وضعتنی وقد خرج لها نور اضاء لها منه قصور الشام ۔(مشکوٰۃ ص ۵۱۳)

فرمایا: حضور ﷺ نے میں اللہ کے نزدیک آخری نبی لکھا ہوا تھا جب آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں لوٹ رہے تھے میں تم کو اپنی پہلی حالت بیان کرتا ہوں میں دعائے ابراہیم علیہ السلام ہوں اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام ہوں اپنی ماں کا وہ نظارہ ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا ان کے سامنے نور ظاہر ہوا جس سے ان کیلئے شام کے محلات چمک گئے۔

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا ﷺ

حضرت آدم تا حضرت عیسیٰ ہر ایک آپ کی تشریف آوری کا بیان کرتا رہا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت آدم تا حضرت عیسیٰ علیہم السلام تمام انبیاء کرام اور ان کی قومیں نبی اکرم ﷺ کی آمد کی خوشخبریاں سناتے رہے اور وسیلہ رسول عربی سے فتح ونصرت طلب کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ کریم نے آپ کو بہترین زمانہ بہترین قوم، امت بہترین اصحاب اور بہترین شہر عرب مکہ مکرمہ میں پیدا فرمایا۔(خصائص الکبریٰ ج ۱ ص)

گویا کہ ہر دور میں ہر قوم کی یہ آواز تھی۔

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

فرشتے ، خدام ، رسول حشم ، تمام امم غلام کرم
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے
(امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ)

تخلیق میں پہلے نور اُن کا
آخر میں ہوا ظہور اُن کا
تکوین جہاں ہے اُن کے لئے
ختم ان پہ نبوت ہوتی ہے
ہر دور میں سب نے کیا اعلان جن کا
اب آتے ہیں وہ سردار رُسُل
اب اُن کی ولادت ہوتی ہے

یوم میلاد و لفظ میلاد کی اصلیت و اہمیت حدیث سے :

جب نبی کریم رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیر شریف کے روزہ رکھنے کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا۔ فقال فیه ولدت وفیه انزل علی۔ یعنی اس دن میری ولادت ہوئی اسی دن وحی کا نزول شروع ہوا۔ (مشکوٰۃ)

ایک مرتبہ حضرت قباس نے حضرت عثمان غنی سے بیان کیا کہ "اکبر منی وانا اقدم منه فی المیلاد" یعنی اگرچہ میری پیدائش پہلے ہوئی ہے لیکن رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بہت بڑے ہیں۔ (جامع ترمذی باب ماجاء فی المیلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ذکر میلاد فرماتی ہیں۔ تذاکر رسول اللہ وابوبکر میلاد هما عندی ۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر صدیق کی خدمت میں حاضر تھی، دونوں حضرات بابرکات میلاد شریف کا تذکرہ کررہے تھے۔ (المعجم الکبیر ص، مجمع الزوائد)

اللہ کی سب سے زیادہ بڑی نعمت رسول خدا ہیں

اللہ کے ہاں سب زیادہ قابل فخر جلسہ میلادِ مصطفٰے ﷺ ہے

ایک دن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجتماع عظیم تھا کہ اس میں ذکر و شکر جاری تھا۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ محفل میں تشریف لائے اور فرمایا۔ ما اجلسکم ھھنا ۔ اے صحابہ آج یہ جلسہ (محفل) کس لئے منعقد کئے بیٹھے ہو؟ اس پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر اور (شکر) کرنے جمع ہوئے ہیں۔ علی ھدانا لدینہ ومن علینا بک ۔ (یعنی اللہ کریم نے آپ ﷺ کو بھیج کر ہم پر بڑا احسان فرمایا اور ہمیں اپنے دین کی ہدایت عطا فرمائی، آج ہم میلاد النبی ﷺ پر اظہار و شکر و ذکر خدا عزوجل و ذکر مصطفٰے کرنے کیلئے محفل سجائی ہے) یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اس عمل کے باعث فرشتوں پر فخر و خوشی کا اظہار فرما رہا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ تعالیٰ یباھی بِکُمُ الْمَلائکۃ۔ (مسند احمد ص ۹۲ ج ۱)

بے مثل میلاد حبیب الرحمٰن ﷺ بزبان حضرت حسان رضی اللہ عنہ

وَاَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ

میری آنکھوں نے آپ سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا

وَاَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

اور آپ سے زیادہ جمیل کسی ماں نے بیٹا جنا ہی نہیں

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ

آپ (ﷺ) ہر عیب سے پاک پیدا ہوئے ہیں

كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

گویا جیسا آپ نے چاہا ویسے ہی اللہ نے آپ کو بنایا۔ (دیوان حسان بن ثابت عربی ص ۱۴)

اہل مدینہ اصحاب رسول عربی نے آپ کی تشریف آوری کا شکر ادا کرتے رہنا قیامت تک لازم قرار دیا۔ اہل مدینہ نے آپ کی تشریف آوری پر آپ کی بارگاہ میں نعتیہ کلام پیش کیا تھا۔ پڑھیے۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَادَعٰى لِلّٰهِ دَاعِ
اَيُّهَا الْمَبْعُوثُ فِيْنَا جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ
اَنْتَ شَرَّفْتَ الْمَدِيْنَةَ مَرْحَبًا يَا خَيْرَ دَاعِ

ترجمہ : ہم پر چودھویں کا چاند طلوع ہو گیا وداع کی گھاٹیوں سے (آپ کی تشریف آوری کا) شکر ادا کرتے رہنا واجب ہے جب تک مانگنے والے اللہ سے مانگتے رہیں گے یعنی اے تشریف لانے والے عظیم محبوب ﷺ جو ہمارے اندر تشریف لائے۔ آپ وہ دین لائے ہیں جو اطاعت کے قابل ہے۔

آپ نے (یارسول اللہ ﷺ) مدینہ کو اپنے قدموں سے مشرف فرما دیا تو ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں یارسول اللہ آپ بہترین دعوت دینے والے ہیں۔

فضل ورحمت ملنے پر خوشی کا اظہار کرنا :

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ

ترجمہ : تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان

کی سب دھن دولت سے بہتر ہے۔ (کنز الایمان)

تفسیر : معلوم ہوا کہ رمضان المبارک میں نزول قرآن کی اور ربیع الاول کے مہینے میں حضور کی ولادت وتشریف آوری کے شکریہ میں خوشی منانا تمام دنیا کی نعمتوں سے بہتر ہے۔

نعمت خداوندی کا خوب چرچا کرو :

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۔

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

محسن کے احسانات کا بہ نیت شکر گزاری چرچا کرنا شرعاً محمود (اچھا) ہے۔ (تفسیر عثمانی دیوبندی)

علماء کرام اور اولیاء عظام کے راستہ پر چلو :

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

اے اللہ! ہم کو سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ (سورۃ الفاتحہ)

اللہ کا فرمان ہے۔ اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ۔ کی تفسیر کرتے ہوئے عثمانی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں جب بڑے اس (کسی عمل وحکم) کی تحقیق تسلیم کرلیں تو ان کے موافق نقل کریں اور اس پر عمل کریں۔ (حاشیہ شبیر احمد عثمانی دیوبندی، سورۃ النساء آیت: ۸۳)

علماء وفقہاء مرجع خلائق ہیں :

سعودی مطبوعہ تفسیر میں لکھا ہے اس سے مراد حکام وعلماء وفقہاء کرام رحمۃ اللہ

علیہم ہیں کہ یہ بھی دینی امور میں حکام کی طرح یقیناً مرجع عوام ہیں۔حاشیہ قرآن زیر آیت نمبر ۵۹ سورۃ النساء (طبع فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ)

علماء وفقہاء کی اطاعت واجب ہے:

مفسر قرآن مفتی احمد یار خاں لکھتے ہیں حکم مانو عالم، فقیہہ مرشد کامل، مجتہد کا یا دنیاوی حکومت والے جیسے اسلامی سلطان اسلامی حکام لیکن دینی حکام کی اطاعت دنیاوی حکام پر بھی واجب ہوگی مگر ان دونوں کی اطاعت میں شرط یہ ہے کہ نص کے خلاف نہ حکم دیں۔ (تفسیر نور العرفان زیر آیت نمبر ۵۹: سورۃ النساء)

حاصل کلام :

مذکورہ بالا تفسیرات سے معلوم ہوا کہ محدثین مجتہدین فقہائے دین اولیاء اسلام والا راستہ ہی سیدھا راستہ ہے کہ ہمیں ان کی اطاعت کا حکم بھی ہے۔اسی کے پیش نظر امت مسلمہ (اکابرین سلف وصالحین کی تحقیقات وفتاویٰ جات کے ساتھ ساتھ مورخین وسیاحین کی تحریرات) بشمول حرم کعبہ وحرم نبوی کے ائمہ کرام وخطباء ومدرسین کے بیانات بسلسلہ ثبوت محافل میلاد النبی ﷺ پیش کیے جا رہے ہیں بالخصوص مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ میں صدیوں سے جاری میلاد رسول عربی ﷺ کے تذکرے تحقیق دلائل وتاریخی حقائق کے ساتھ پیش خدمت ہیں۔ (وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ)

آیئے حجاز مقدس عرب شریف مکہ مکرمہ مدینہ منورہ میں منعقد ہونے والی محافل میلاد رسول عربی ﷺ کے ایمان افروز نورانی وجدانی تاریخی بیان وتذکرے پڑھیے۔

(۱) تیسری صدی میں تذکرے میلاد کے : صاحبِ تفسیر قرطبی فرماتے

ہیں کہ میں اور محدث بن اسماعیل بخاری ہم دونوں اپنے شیخ مکرم امام موسیٰ البرقعی نوری کے ساتھ ۱۲ ربیع الاول شریف کو مکہ مکرمہ میں جائے ولادت سرکار اعظم ﷺ پر جایا کرتے تھے، وہاں جھوم جھوم کر وعظ کرتے اس کی برکت سے کئی بار محفل پاک میں ہی صاحب میلاد حبیب خدا ﷺ کی زیارت نصیب ہو جاتی تھی۔ (ذکرِ خیر الانامؐ ص ۴۴ مکتبہ سراج منیر طاہر سنز اردو بازار لاہور)

امام موسیٰ برقعی صاحب "خزینۃ القرآن" جو ایران سے جلوس لیکر مکانِ ولادت پر حاضر ہوتے تھے۔

(۲) دار المیلاد مکہ مکرمہ میں محفل میلاد رسول ﷺ و یوم عید منانا

قال السخاوی : واما اهل مكه معدن الخير والبركة فيتوجهون الى المكان المتواتر بين الناس ان، محل مولده وهو سوق الليل رجاء بلوغ كل منهم بذلك المقصد ويزيد اهتمامهم به على يوم العيد حتى قال ان يتخلف عنه احد من صالح وطالح ومقل وسعيد سيما الشريف صاحب الحجاز بدون توار وان حجاز قلت الان سيما الشريف لايبان فى ذلك المكان ولا فى ذلك الزما فقال وجد دقافيها وعلمها البرهانى الشافعى اطعام غالب الواردين وكثير من القاطين المشاهدين فاخر الاطعمه والمحلوى ويمد للجمهور فى منزله صبيحتها سماطا جامعاجاء للمكشف البلوئ وتبعه ولده الجمال فى ذلك۔ (المورد الروی فی مولد النبوی ص ۳۰، از محدث

عہ از علامہ سید غلام حسین مصطفائی

کبیر ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ مطبوعہ مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور)

اُمت کے معروف و مسلمہ محدث علامہ امام سخاوی:

فرماتے ہیں: اہل مکہ خیر و برکت کی کان ہیں۔ تمام مکی نبی پاک ﷺ کی جائے ولادت پر حاضری دیتے ہیں تحقیق یہی ہے کہ جائے ولادت سوق اللیل میں یہی جگہ مبارک ہے۔ یوم عید کو اہل مکہ شریف اجتماعی طور پر خصوصی اہتمام کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں۔ اس کی برکت سے حاجات بھر آتی ہیں۔

والیٔ حجاز و قاضی بُرھانی :

شریف والی حجاز بڑی دھوم دھام و عقیدت و احترام سے مولد مبارک پر حاضر ہوتا ہے اب وہاں قاضی برھانی شافعی صاحب انتظام کرتے ہیں، محفل میلاد کے تمام حاضرین کو کھانا پیش کرنے کے بعد شرینی بھی تقسیم کرتے ہیں۔ (جزاھم اللہ تعالی فی الدارین)

محفلِ میلاد حلِّ مُشکلات ہے :

اہل مکہ مکرمہ ولادت باسعادت (۱۲ ربیع الاول) کو صبح ہی کو دعوت عام کا انتظام و اہتمام شروع کر دیتے ہیں اور ان کا یہ عقیدہ ہے کہ دعوت میلاد کی برکت سے مشکلات دور ہوتی ہیں اور قاضی شافعی صاحب کے صاحبزادہ صاحب بھی اسی پر عمل کرتے ہیں۔ (المورد الروی۔ ملخصا ترجمہ مکمل ہوا)

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

فوائد : معلوم ہوا ۱۲ ربیع الاول کو جشن میلاد کا اجتماع کرنا حاضرین کی دعوت کرنا، شرینی تقسیم کرنا، اور محفل میلاد کو حل مشکلات و باعث برکات سمجھنا اہل اسلام و بالخصوص اہل مکہ کا عقیدہ ہے جو ایک عظیم محدث کی مستند تحریر پُر تنویر سے ثابت ہوا ہے۔

ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی تمام اہلِ اسلام کا خوشیاں منانا بالخصوص اہلِ حرمین الشریفین کا میلاد کا اجتماع کرنا

(۳) شیخ الاسلام والمسلمین محدث عظیم علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۹۷ھ

الحمدللہ رب العالمین قد بسط الکلام فی ترغیب مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلان ال اھل الحرمین الشریفین والمصر والیمن والشام وسائر بلاد العرب من المشرق والمغرب یحتفلون بمجلس مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویفرحون بقدوم ھلال شھر ربیع الاول ویغتسلون ویلبسون بالثیاب الفاخرۃ ۔ (بیان المیلاد النبوی للمحدث ابن جوزی ص ۷۰)

ترجمہ : تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کیلئے ہیں۔ اس کے بعد یہ تحقیقی و یقینی بات ہے کہ محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و جواز پر (متعدد علماء دین نے) بہت کچھ تحقیق سے لکھا ہے اور یہ عمل (میلاد شریف) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ، مصر، یمن، شام تمام عرب کے شہروں میں بلکہ مشرق سے لیکر مغرب تک ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں محافل میلاد کا سلسلہ جاری ہے۔ عام اجتماعات منعقد ہوتے ہیں۔ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی خوشیاں مناتے ہیں۔ غسل کر کے ستھرے کپڑے زیب تن کر کے محفل میلاد شریف میں سماعت کیلئے حاضر ہوتے ہیں۔

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

فائدہ : معلوم ہوا ربیع الاول کا چاند دیکھ کر (ماہ نور ماہ میلاد میں) خوشیاں مناتے ہوئے نعتیں و عظمت میلاد کے ترانے پڑھنا اہل اسلام کا قدیم طریقہ ہے۔ جو آج تک جاری ہے۔ کیا خوب کہا ہے۔

عید نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آگیا
لب پہ خوشیوں کا ترانہ آگیا
شاد ہونٹوں پر ہے نعت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم
ہاتھ بخشش کا بہانہ آگیا
ہر ستارے میں بڑی ہے روشنی
ہر کلی کو مسکرانا آگیا
نعرہ صل علیٰ کی دھوم ہے
وجد میں سارا زمانہ آگیا
پرچم دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے بلند
کُفر کو گردن جھکانا آگیا

نیز یہ محفل میلاد ایک گروہ کی ایجاد نہیں (جیسا کہ وہابیہ کا اہل سنت پر الزام ہے) بلکہ یہ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے علماء و مشائخ کا پسندیدہ عمل خیر ہے۔

معلوم ہوا کہ اس مقدس موضوع پر اہل قلم نے آج ہی قلم نہیں اُٹھایا بلکہ آٹھ سو سال قبل ہی بہت کچھ منظر عام پر آچکا تھا۔ لہٰذا ان روشن حقائق کے ہوتے ہوئے اس کا انکار کرنا جہالت پر مبنی ہے۔ جو بقول علامہ ابن جوزی کہ یہ مجھ سے

بھی قبل کا عمل جاری ہے اوراس پر مجھ سے قبل کتب تحریر کی گئی ہیں۔خیال رہے محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ۵۹۷ھ میں ہوا۔آج ۱۴۳۳ھ ہے۔

معلوم ہوا محافل میلاد منانا اور اس پر کتب فضائل کا لکھا جانا تقریباً ۸۳۴ سال قبل سے چلا آرہا ہے۔

مَاشَاءَ اللّٰہُ لَکَ الْحَمْدُ یَا اَللّٰہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

عالمی حقیقت......انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا تاریخی فیصلہ :

لکھا ہے کہ عملاً پوری دنیائے اسلام میں اس روز میلاد کی خوشی اور مسرت کا سماں ہوتا........آج تمام اسلامی دنیا میں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفقہ طور پر منایا جاتا ہے۔(مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور حکومت پاکستان صفحہ ۸۲۴۔۲۶ جلد ۲۱)

مَاشَاءَ اللّٰہُ لَکَ الْحَمْدُ یَا اَللّٰہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

یوم ولادت : ۱۲ ربیع الاول کو تعطیل کرنا (چھٹی کرنا) مدراس وجامعات میں یہ ساتویں صدی میں جاری تھا جیسا کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔(حسن المقصد)

معلوم ہوا.........کہ اسلام و پاکستان مکہ ومدینہ، مصرویمن وشام کے تمام شہروں میں محفل میلاد کا سلسلہ جاری ہے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بھی حکومتی سطح پر عید میلاد کی سرکاری تعطیل ہوتی ہے۔۱۴۳۲ھ ہجری ۲۰۱۲ء میں پاکستان کے سابقہ وزیر اعظم محمد یوسف رضا گیلانی نے دو چھٹیوں کا اعلان کیا تھا۔بلکہ تحریک آزادی اولین مجاہدین وقائدین اہل سنت و جماعت بریلوی تقسیم ہند سے قبل محفل میلاد وجلوس میں شامل ہوتے تھے اور بعد میں بھی یہ سلسلہ قائم رکھے ہوئے ہیں۔جو آج (۱۴۳۳ھ) تک جاری وساری ہے۔(۱۱۔۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ مطابق ۴۔۵ فروری ۲۰۱۲ء کو عام

تعطیل کا اعلان ہوا)

مَاشَاءَ اللّٰہُ لَکَ الْحَمْدُ یَا اللّٰہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا مقبول زمانہ کلام ....

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا ﷺ کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ
دم میں جب تک دم ہے ذکر اُن کا سناتے جائیں گے

مکہ مکرمہ میں ہفت روزہ محفل میلاد النبی ﷺ اور بارہ ربیع الاول کا سالانہ اجتماع

اہل مکہ شریف ہر سال جائے ولادت پہ حاضری دیتے ہیں بلکہ ہر سوموار کو وہاں محفل میلاد کا انعقاد ہوتا ہے۔

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں ہر سال بارہ ربیع الاول کو بسلسلہ میلاد اجتماع ہوتا ہے جس میں علاقہ بھر کے علماء وفقہاء شامل ہوتے ہیں۔

مشعل بردار جلوس، علماء کرام کے خطابات و دستار بندی :

حرم مکہ کے چاروں مسالک کے قاضی (چیف جسٹس) صاحبان و گورنروں کا مشعل بردار جلوس ہوتا اور حاضرین کی کثیر تعداد کی وجہ سے مکان ولادت پر اجتماع گاہ کم محسوس ہوتی ہے اور پھر علماء کرام کے خطابات ہوتے ہیں آخر میں دعا ہوتی ہے اور واپسی پر حرم شریف میں حاضری کے وقت مکہ مکرمہ کی انتظامیہ اہل محفل کی دستار

بندی کرتی ہے۔ سبحان اللہ (الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام صفحہ ۵۶۔ ۳۵۵ ۔ ۱۹۶
مطبوعہ مکتبہ عطیہ مکہ، از امام قطب الدین حنفی متوفی ۹۸۸ھ مدرس و امام حرم مکہ مکرمہ)

؎ وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرور عالم کا میلاد مناتے ہیں

فضیلت الشیخ مدرس حرم کعبۃ اللہ کی محفل میلاد کے استحسان پر ایک دلیل بحوالہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما:

ان المولد امر یستحسنه العلماء المسلمون فی جمیع البلاد وجری به العمل فی کل صقع فهو مطلوب شرعا للقاعدة الماخوذه من حدیث ابن مسعود الموقوف ماراه المسلمون حسنا فهو عندالله حسن وما راه المسلمون قبیحا فهو عند الله قبیح۔ (اخرجہ احمد)

(حول الاحتفال ص ۱۳ عربی، از فضیلت الشیخ دور حاضر کی عظیم علمی شخصیت سید محمد بن علوی مکی)

بیشک محفل میلاد کے انعقاد کو علماء کرام و اہل اسلام نے تمام اسلامی ممالک میں مستحسن قرار دیا ہے اور علماء کرام کا یہ عمل (محفل میلاد کرنا) جواز کیلئے کافی ہے۔ کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے موقوف حدیث مروی ہے کہ جس عمل کو کامل مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی اچھا ہے، جس کو مسلمان بُرا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی بُرا ہے۔ (روایت کیا اس کو امام احمد نے) آج کل یہ اہل اسلام کا سب سے بڑا اجتماع قرار دیا گیا ہے۔ (محمد سرور عفی عنہ)

جائے ولادت پر فانوس بردار اجتماع اور اہل مکہ کا ہمیشہ کا عمل ہے:

اہل مکہ مکرمہ کا یہ ہمیشہ کا عمل ہے کہ مشائخ و اکابر علماء اور معزز شخصیات ہاتھوں

میں فانوس (شمعیں) اور چراغ لیکر مولد پاک (مکان ولادت) کی زیارت کو حاضر ہوتے ہیں۔ (فی رحاب بیت الحرام)

لَكَ الْحَمْدُ يَا اَللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ

یوم میلاد النبی ﷺ کا تعین :

شیخ محمد بن علوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں آپ کا ذکر میلاد ہر لمحہ ہر گھڑی کرنا ضروری ہے بلکہ آپ سے ہر آن تعلق رکھنا واجب ہے۔ ہاں ولادت کا بیان میلاد کے ماہ ربیع الاول کو خصوصی اہتمام سے کرنا جائز ہے کیونکہ یہ لوگوں کو محبت رسول ﷺ کی طرف راغب کرتا ہے، اور ان کے فیاض وشعور کو بیدار کرنے کے ساتھ ساتھ تعلق نبوی کو مضبوط تر کرتا ہے۔ (حول الاحتفال بالمولد النبوی ص ۴)

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اُجالا کر دے

لَكَ الْحَمْدُ يَا اَللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

کیا حرمین اور دیگر ممالک کے لاکھوں علماء اسلام گمراہ ہیں؟ منکرین اس کا جواب دیں۔

مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے بانی کی نصیحت :

علامہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجلس میلاد غیر شرعی حرکات سے خالی ہو اور روایات صحیحہ سے ذکر میلاد ہو بعد میں شیرینی تقسیم ہو۔ ایسی محافل میلاد میں جانا صحیح ہے میں تمام اہل اسلام کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایسی مقدس محفل میلاد میں ضرور حاضر ہوں۔

آجکل کے منکر میلاد فاکھانی کے مقلد ہیں۔ ان منکرین پر تعجب ہے جو ایک

فاکہانی کے مقلد بنتے ہوئے جلیل القدر محدثین وصالحین کو گمراہ کہتے ہیں (معاذ اللہ تعالیٰ) یعنی جو محفل میلاد کا انعقاد جائز رکھتے ہیں۔ پھر تو حرمین الشریفین اور مصر، شام، یمن کے لاکھوں علماء اسلام گمراہی میں ہوئے۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ (تقریظ در منظم صفحہ ۱۴۲۔ از عبدالحق محدث الہ آبادی) (انوار ساطعہ علامہ عبدالسمیع انصاری)

لَکَ الْحَمْدُ یَا اَللّٰہُ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

شیخ محمد بن جاراللہ بن ظہیرہ کے قلم سے اہلِ مکہ کی محفلِ میلاد:

قارئین کرام گذشتہ صفحات میں شیخ قطب الدین کا بیان اہل مکہ کی محفل میلاد شریف کی رپورٹ میں جو کچھ لکھا گیا ہے اسی سے ملتا جلتا بیان شیخ محمد بن جاراللہ۔ نے بھی لکھا ہے......آخر میں لکھا ہے کہ محفل میلاد کے انعقاد کے اختتام پر لوگ مقام ابراہیم پر اجتماعی دعا کرتے ہیں جس میں امیر مکہ مکرمہ بھی شامل ہوتے ہیں۔ (الجامع اللطیف فی فضل مکہ واھلھا بناء البیت الشریف)

لَکَ الْحَمْدُ یَا اَللّٰہُ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِلْعَالَمِیْنَ

اہل مکہ کا ہمیشہ میلاد منانا.....شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا بیان

لا ثنی عشر وھو المشھور وعلیہ اھل مکہ فی زیارتھم موضع مولدہ قال الطیبی فی قولہ اتفقوا علی انہ ولد یوم الاثنین ثانی عشر ربیع الاول انتھیٰ

بارھویں ربیع الاول کو زیارت :

بارھویں ربیع الاول تاریخ ولادت مشہور ہے اور اہل مکہ مکرمہ کا بھی اسی پر عمل ویقین

ہے وہ اسی تاریخ کو مقام ولادت رسول کریم کی اب تک زیارت کرتے ہیں۔

جناب طیبی کا (تحقیق) بیان ہے کہ تمام مسلمانوں کا اسی تاریخ پر اتفاق ہے کہ رسالت مآب ﷺ ۱۲ ربیع الاول کو اس دنیا میں رونق افروز ہوئے۔ میں (شیخ عبدالحق محدث دہلوی) کہتا ہوں کہ طیبی کی اس تحقیق پر ہمیں بھی اتفاق ہے۔ (ما ثبت بالسنہ فی ایام السنۃ عربی اردو ص ۲۸۸)

لَكَ الْحَمْدُ يَا اَللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

امام ابوالحسین ومیلادنامہ حرمین..... نیز مکان جائے ولادت کو بوسہ

امام ابوالحسین محمد بن احمد بن جبیر اپنے مشہور تاریخی سفرنامہ میں لکھتے ہیں۔ کہ ماہ ربیع الاول میں میلاد شریف کے دن مکان ولادت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور حاضرین بڑے اہتمام وادب واحترام کے ساتھ جائے ولادت کی زیارت کرتے ہیں۔ میں نے داخل ہوکر اپنے رخسار اس مقدس مٹی پر رکھ دیئے جسے میرے آقائے مکہ ﷺ کے جسم اقدس کو بوسہ دینے کا شرف حاصل ہوا۔ (رحلۃ ابن جبیر صفحہ ۹۱ وصفحہ ۱۲۶ بیروت از امام ابوالحسین محمد بن احمد المعروف ابن جبیر متوفی......)

لَكَ الْحَمْدُ يَا اَللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

فائدہ : معلوم ہوا تقریباً آٹھ صدیاں قبل سے یہ سلسلہ جاری ہے۔

ابن بطوطہ کے سفرنامہ ۷۲۸ء میں میلادنامہ :

یوم میلاد کو قاضی مکہ مکرمہ شرفاء فقراء خدام حرم کعبۃ اللہ کو کھانا پیش کرتے ہیں، (اظہار خوشی کرتے ہیں) مزید فرماتے ہیں کہ مکہ شریف کے قاضی صاحب نجم الدین محمد طبری بہت بڑے علامہ، عابد صالح وسخی انسان ہیں۔ (رحلۃ ابن بطوطہ)

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللّٰهُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہ

محفل میلاد پر اجماع ہو چکا ہے :

علماء عرب اور مصر، شام، روم، اندلس سب نے محفل میلاد کو اچھا قرار دیا ہے۔ سلف سے اب تک اس پر اجماع ہو گیا ہے۔ جو چیز اجماع سے ثابت ہو وہ حق ہوتی ہے۔ حدیث میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ (لاتجتمع امتی علی ضلالة) میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ (الدرر السنیہ صفحہ ۱۵۔ الحدیث الصحیح شیخ احمد بن زینی مکی از مکہ مکرمہ)

فتاویٰ علماء مدینہ منورہ (تیس علماء کی تصدیقات)

اعلم ان ما یضع من الوه نم فی المولد الشریف وقرأته بحضرة المسلمین وانفاق المال والقیام عند ذکر ولادة الرسول الامین ورش ماء الورود والیقاد البحور وتزئین المکان وقراة شئی من القرآن والصلوٰة علی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم۔

جشن میلاد کا اہتمام! جان لو میلاد شریف میں جو بھی اعمال کئے جاتے ہیں یعنی کھانا کھلانا وغیرہ کا اہتمام کرنا، جگہ کا سجانا[1]، قیام کرنا، تلاوت قرآن کرنا صلوٰۃ وسلام پڑھنا یہ بلاشبہ جائز و مستحسن و مستحب و باعث اجر و ثواب اعمال ہیں۔

منکر میلاد کو سزا دیں :

اس کا انکار سوائے (غلط فتویٰ جڑنے اور) باتیں گھڑنے والے کے کوئی نہ کریگا۔

---

[1] سجاوٹ کرنا! معلوم ہوا اہل سنت کا جھنڈے جھنڈیاں لگانا روشنی کرتے ہوئے رنگارنگ کی مرچیں لگانا صحیح ہے، حضرات علماء مدینہ منورہ کا اسی پر جواز کا فتویٰ ہے۔ (الحمد للہ تعالیٰ) آمد رسول ﷺ پر جھنڈے لگانا یہ منشاء

بلکہ حاکم وقت کو چاہئے کہ اس (ذکر خیر سے روکنے والے فتنہ پرور) کو تعزیری سزا دے۔ (واللہ اعلم ورسول اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم)

خیال رہے کہ مذکورہ فتویٰ پر تمیں مفتیان مدینہ کے تصدیقی دستخطوں کی نقول موجود ہیں۔ (انوار ساطعہ از عبدالسمیع صاحب، الارشاد الی مباحث المیلاد ص ۴۱)

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

ذکر میلاد وقیام پر مسالک اربعہ کا فتویٰ

قد اجمعت الامة المحمدية من اهل السنة وجماعة على استحسان القيام

اجماع امت: (تفصیلی فتویٰ کا خلاصہ ترجمہ) یعنی امت محمدیہ اہل سنت و جماعت کا قیام میلاد کے استحسان پر اجماع ہے کیونکہ اس میں تعظیم وخوشی کا اظہار ہے۔

اسماء گرامی مفتیان مسالک اربعہ

امام مفتی شافعی عثمان حسن مقیم مسجد حرام — مکہ مکرمہ

امام مفتی حنفی عبداللہ بن محمد — مکہ مکرمہ

امام مفتی مالکیہ حسین بن ابراہیم — مکہ مکرمہ

مفتی شافعیہ عمر بن ابوبکر — مکہ مکرمہ

مفتی حنابلہ محمد بن یحییٰ (رحمۃ اللہ علیہم) — مکہ مکرمہ

محدث ومفسر قرآن مسجد حرام مکہ مکرمہ عبداللہ سراج (انوار ساطعہ ص ۵۰۵ تا ۵۰۷)

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

خداوندی کے مطابق ہے خود خالق کائنات نے میلاد رسول کے موقع پر علم لگوائے تھے۔ (المولد النبوی محدث ابن جوزی ص ۵۱، الشمامہ ص ۹)

معزز قارئین کرام! حجاز مقدس (موجودہ سعودیہ) بالخصوص مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ کے علماء دین مفتیان شرع متین و چاروں مذاہب کے مفتیان وائمہ حرم کے فتاویٰ جات و بیانات سے معلوم ہوا کہ محفل میلاد کا انعقاد نہ صرف جائز ہے بلکہ باعث خیر و برکت اور اتباع علمائے حرمین طیبین ہے۔

لَكَ الْحَمْدُ يَا اَللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

علماء مکہ ومدینہ وچاروں مسالک کے امام

علماء مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ کے فتاویٰ جات وحوالہ جات گذشتہ صفحات میں جو آپ پڑھ چکے ہیں نیز مذکورہ سطور میں جو اسماء گرامی ذکر کیے گئے ہیں، ان بیانات کی تحقیق بھی ھدیہ قارئین ہے۔

مولانا احمد سعید فقیہ ومحدث دہلوی۔ نے اپنے رسالہ میں (جومحبوب علی جعفری کا جواب ہے) علماء عرب شریف کے مفتیان مذاہب اربعہ کے فتاویٰ نقل فرمائے ہیں۔ علاوہ اس کے "غایۃ الحرام" مطبوعہ کلاں کوٹھی میں بھی درج ہیں۔ (انوار ساطعہ ص ۵۰۵)

ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے

حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بعض لوگ میلاد شریف کی محافل کے انعقاد میں اختلاف کرتے ہیں۔ (اس سلسلہ میں فیصلہ کن بات یہی ہے) کہ ہمارے واسطے اتباع حرمین الشریفین کافی ہے۔ (شمائم امدادیہ ص ۵۰ مدنی کتب خانہ ملتان)

مزید تسلی کیلئے اصل کی طرف رجوع کریں۔ (شمائم امدادیہ، فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۴ تا ۷)

﴿لمحہ فکریہ﴾ آجکل جو منکر عمرہ یا کام کے سلسلہ میں سعودیہ جاتے ہیں اور واپس آکر ہمیں ان کی اتباع کا رونا روتے ہیں۔ جی دیکھو وہاں یہ کام نہیں ہوتے ہم کیوں کریں وغیرہ وغیرہ ان کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔

مکہ شریف میں محفلِ میلاد اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا مشاہدہ

فرماتے ہیں ایک روز میں مکہ معظمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جائے ولادت (مکان شریف) پر حاضر تھا۔ حاضرین صلوٰۃ وسلام پیش کر رہے تھے، اور ذکر میلاد شروع تھا اور انوار ظاہر ہوتے دیکھے وہ نور فرشتوں کا تھا معلوم ہوا ایسی محافل میلاد پر مؤکل (فرشتے) مقرر ہوتے ہیں، اور انوار ملائکہ اور انوار رحمت ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ (فیوض الحرمین ص ۳۰۔ از حضرت شاہ ولی اللہ)

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله

؎ وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتے ہیں
محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
آتے ہیں وہی جن کو سرکار بلاتے ہیں

حرمین میں میلاد ہمیشہ سے ہو رہا ہے مفتی کاکوروی کا بیان

اہل حرم ہمیشہ مکان ولادت پر اور اہل مدینہ یہ متبرک محفل میلاد مسجد نبوی شریف میں منعقد کرتے ہیں۔ اور دیگر ممالک اسلامیہ کے اہل اسلام ۱۲۔ ربیع الاول کو محفل میلاد کے پروگرام کرتے ہیں۔ (تواریخ حبیب الٰہ از مفتی عنایت احمد کاکوروی)

تمام اہل اسلام کو چاہیے کہ مجلس میلاد کا انعقاد کیا کریں ان محافل میں حاضر ہوا کریں۔

لَكَ الْحَمْدُ يَا اَللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْن

مسجد نبوی میں صاحبِ میلاد کے حضور کی محفلِ میلاد

صاحب در منظم فرماتے ہیں ہمارے شیخ طریقت پیرو مرشد عمدۃ المفسرین مولانا شاہ عبدالغنی قدس سرہ (در محفل مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم در مدینہ بتاریخ دوازدھم ماہ ربیع الاول روز یک شنبہ ۱۲۸۷ھ در مسجد نبوی شدہ بود) فرماتے ہیں ۱۲ ربیع الاول ۱۲۸۷ھ کو ہم اپنے پیرو مرشد عمدۃ المفسرین علامہ عبدالغنی کے ساتھ مسجد نبوی شریف میں محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں شریک ہوئے جس میں متعدد علمائے کرام روضہ پاک کی طرف چہرے کر کے حاضر تھے۔ میلاد شریف کے عظیم الشان موضوع پر خطابات ہوئے۔ مسجد نبوی کی محفل میلاد کی کیفیات و برکات بیان نہیں ہوسکتی۔

(ملخصا) الدر منظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم۔ ص ۱۱۳ از شیخ العلماء عبدالحق محدث الہ آبادی)

خیال رہے کہ یہ تحقیقی کتاب حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے حکم پر لکھی گئی تھی۔

لَكَ الْحَمْدُ يَا اَللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

مسجد نبوی کے امام و خطیب کا میلاد نامہ :

(امام جعفر بن برزنجی مدنی رحمۃ اللہ علیہ) علامہ برزنجی رحمۃ اللہ علیہ نے مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم و مجلس میلاد کے عنوان پر بہترین علمی کتاب تحریر فرمائی جس کا نام تہد الجواہر فی مولد النبی الازہر المعروف مولود برزنجی ہے۔ یہ تصنیف تالیف عالم اسلام خصوصا عربوں

میں مقبول عام ہے۔ جو آج سے تقریباً ۲۳۷ سال قبل سرزمین مدینہ منورہ پر لکھی گئی۔
علامہ نبہانی نے فرمایا یہ مولود کی کتاب معروف اور بے مثال ہے۔ خیال رہے علامہ شیخ
جعفر بن حسن مدنی رحمۃ اللہ علیہ بیس سال سے زیادہ عرصہ مدینہ منورہ میں مفتی اور مسجد نبوی
کے خطیب رہے۔ اور ۱۱۷۰ھ میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ کتاب
کے شروع میں فرماتے ہیں۔ (وانشر من قصه المولد النبوی بروداحسانا عبقرية)
یعنی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے ذکر کی خوبصورت عبقری چادریں بچھاتا
(کتاب لکھتا) ہوں۔ (عقد الجواہر ص ۱۲) آخر میں لکھا ہے (واغفر لنا سج هذه
البرود المجرة المولودية)

شہر مدینہ میں ۷۵ سالہ محفل میلاد و حالات قطب مدینہ ضیاء الدین

فضیلۃ الشیخ سیدی و مرشدی قبلہ ابو داؤد محمد صادق مدظلہ العالی گوجرانوالہ
فرماتے ہیں قطب مدینہ خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا ضیاء الدین قادری مدنی سیالکوٹ
میں پیدا ہوئے مگر عشق مدینہ و صاحب مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدولت مدنی
کہلائے۔ (حاضری مدینہ سے قبل دوران تعلیم) بریلی شریف حاضر ہوئے اور سند و
خلافت سے سرفراز ہوئے۔ پھر کئی سال آستانہ عالیہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ پہ حاضری دی
پھر مدینہ منورہ حاضر ہوئے سلطان عبدالمجید مرحوم شریف حجاز اور خاندان سعود کا دور
دیکھا۔ آپ عرصہ دراز تک مسجد نبوی میں درس حدیث کے ساتھ ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی محافل قائم کرتے رہے۔ مدینہ طیبہ میں محافل میلاد شریف کا انعقاد آپ کا عظیم
ورثہ ہے جو آپ کی حیات مبارک میں شروع ہوا جو تادم واپسی تک جاری رہا۔ اور

الحمدللہ اب تک جاری وساری ہے اور انشاء اللہ العزیز ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا۔

(ضیائے مدینہ ص ۲۴۸)

یومیہ میلاد :

آپ قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ تقریباً پچھتر سال مدینہ منورہ میں حاضر رہے ہر روز (یومیہ میلاد) محفل میلاد کا اہتمام کرتے تھے اور ۷۵ سال حاضری کے بعد ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ بروز جمعۃ المبارک کو عین اذان جمعہ کے وقت انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں قدمین سیدہ زاہدہ خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی طرف روضہ پاک کے (سائے تلے) سامنے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے آرام فرما ہو گئے۔

محفل میلاد مدینہ بحوالہ شیخ الاسلام مفتی حرم

مفتی حرم نے اپنی کتاب میں میلاد شریف کی بے شمار برکتیں تحریر فرمائیں۔ اس سلسلہ میں چند علماء کرام ومشائخ عظام کے اقوال نقل کیے ہیں۔ راقم یہاں صرف ان کے اسماء گرامی لکھنے پر اکتفا کرتا ہے۔ حضرت خواجہ حسن بصری تابعی، حضرت جنید بغدادی، حضرت معروف کرخی، حضرت امام فخر الدین رازی، حضرت امام محمد بن ادریس شافعی، حضرت سری سقطی، حضرت محدث جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہم۔ (نعمت کبریٰ علی العالم صفحہ نمبر ۸۔۹) کتاب شیخ الاسلام والمسلمین امام ابن حجر مکی مفتی اعظم حجاز نے مسجد الحرام مکہ مکرمہ میں لکھی۔

علامہ ابن حجر مکہ مکرمہ میں مفتی حجاز امام مسجد حرام تھے۔ (حوالہ تاریخ اہل حدیث ص ۳۹۲) خیال رہے کہ ۳۴ سال مفتی و امام حرم رہنے کے بعد ۹۷۳ھ میں انتقال فرمایا اور جنت المعلیٰ مکہ مکرمہ میں دفن ہوئے۔

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

برصغیر میں ۱۹۳۵ء کا عظیم اجتماع

تمام بنی نوع انسان کو یوم النبی ﷺ وعید اتحاد کی اپیل اور امامین مسجد حرم مکہ مکرمہ اور علامہ اقبال کی دستخطی تحریر

۲۲ مئی ۱۹۳۵ء کو اکابر اسلام نے نوع انسان کو دعوت اتحاد دیتے ہوئے تمام کائنات میں ۱۲ ربیع الاول ۱۹۵۴ء کو یوم النبی ﷺ منانے کی اپیل کی۔ اس اپیل پر علامہ اقبال کے علاوہ مندرجہ ذیل اکابرین کے دستخط تھے۔ مولانا امام عبدالظاہر امام و خطیب مسجد حرم مکہ معظمہ، امام عبدالرزاق امام مسجد حرم مکہ معظمہ مولانا عبیداللہ سندھی وہابی، علامہ سلیمان ندوی دیوبندی، امیر سعید الجزائری، رئیس جمعیۃ الخلافۃ شام ان کے علاوہ اس عید میلاد النبی ﷺ میں مصر، قاہرہ، شام، جنیوا، علی گڑھ، لاہور، مدراس، لندن، افغانستان، کابل، ہرات، بیت المقدس، ایران، پشاور وغیرہ سے کثیر تعداد میں علماء اور دانشوروں کا اجتماع ہوا اس میلاد پروگرام کی تقریروں اپیلوں کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے۔ کہ ہم نہایت ہی خلوص واحترام سے تمام بنی نوع انسان کو اس عید میلاد و اتحاد میں شریک ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔ (فتاویٰ نعیمیہ ج ۳، ص ۱۵، بحوالہ ماہنامہ نقوش لاہور ستمبر ۱۹۷۷ء کا اقبال نمبر ص ۴۹۳)

فائدہ: ان مندرجہ بالا اعلان سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ بارہ ربیع الاول ہی یوم عید میلاد و یوم النبی ﷺ ہے وہاں یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ آجکل کی اختراع نہیں ہے بلکہ سالہا سال سے یہ عمل جاری وساری ہے۔ نیز اس مقدس محفل میلاد کی تائید وحمایت

حرم کعبہ کے دواماموں اور ڈاکٹر محمد اقبال وغیرہ کے دستخطی تحریر سے ہوگئی۔

لَکَ الْحَمْدُ یَا اَللّٰہُ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

مکہ مکرمہ میں دوروزہ میلاد کانفرنس کی جھلکیاں

جلوسِ میلاد کا روح پرور منظر (رپورٹ ۱۹۱۷ء)

- گیارہ ربیع الاول کی مغرب تا بارہ ربیع الاول پروگرام ہوتا ہے۔
- اہل مکہ کو قاضی مکہ مکرمہ عید میلاد کی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔
- حرم کعبہ سے لیکر مکان ولادت تک جلوس کا روح پرور منظر ہوتا ہے۔
- راستہ کے دونوں اطراف روشنی کا اعلیٰ انتظام ہوتا ہے۔
- اس دن تمام دفاتر و مدارس میں چھٹی ہوتی ہے۔
- اس میلاد (کانفرنس) پروگرام میں تلاوت و نعت ہوتی ہے۔
- متعدد حضرات نعتیہ قصائد پڑھتے ہیں۔
- اس عظیم الشان پروگرام میں شیخ فواد حاضر ہوتے ہیں اور خطاب کرتے ہیں۔
- قلعہ جیاد سے ترکی کی توپ خانہ میلاد کی خوشی میں ۲۱ توپوں کی سلامی پیش کرتا ہے۔اس طرح یہ پروگرام اختتام پذیر ہوتا ہے۔
- اللہ کریم پھر وہ سرور بھرا دن دکھائے۔آمین ثم آمین بحرمت نبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

(ماہنامہ طریقت لاہور۔جنوری ۱۹۱۷ء)

لَکَ الْحَمْدُ یَا اَللّٰہُ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْن

ایک مُسلّمہ حقیقت : خیال رہے کہ اللہ کے فضل وکرم سے اہل اسلام کا بارہ ربیع الاول کا جلوس واجتماع، یہ دنیا کا سب سے بڑا اجتماع میلاد النبی ﷺ کا ہی اجتماع ہے۔

عید میلادُ النبی ﷺ اور حکومتِ پاکستان

مملکت اسلامیہ جمہوریہ پاکستان بھی دیگر اسلامی ممالک کی طرح عید میلاد النبی ﷺ منانے والا ایک اسلامی ملک ہے۔ اس امر واقعہ سے اب کسی کو انکار کی گنجائش نہیں ہے جیسا کہ "انسائیکلو پیڈیا آف اسلام" کے حوالہ سے گذشتہ صفحہ پر گزرا ہے۔ نیز ہمارے ملک میں ۱۲ ربیع الاول کی سرکاری تعطیل ہوتی ہے۔ ہر سال ریڈیو، ٹیلی ویژن وقومی اخبارات اور رسائل میں عید میلاد النبی ﷺ وجلوس میلاد شریف کے خصوصی مضامین پیش کرتے ہیں اور حکومت پاکستان کی طرف سے توپوں کی سلامی پیش کی جاتی ہے۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۰ء میں وفاقی حکومت کی طرف سے ۳۱ توپوں، صوبائی حکومتوں کی طرف سے ۲۱۔ ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی ۔ (اخبار جنگ۔ ۱۸۱۷۔ ۱۹۔ جون ۲۰۰۰ء)

امسال ۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ میں وزیر اعظم سید یوسف رضا نے عید میلاد النبی ﷺ کی دو دن تعطیل عام کا اعلان کیا۔ (اخبار پریس نوٹ)

نوٹ : آنکھوں دیکھے مناظر رقم کر رہا ہوں۔

ابو سعید محمد سرور عفی عنہ ۱۴۳۳ھ

پیدائشِ مولا کی دُھوم

بجواب نجدی پمفلٹ

"اسلام میں تیسری عید کہاں سے آئی"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

(مولانا محمد عبدالشکور گوندلوی فاضل جامعہ فاروقیہ رضویہ فاروق گنج گوجرانوالہ)

قارئین کرام! اس مکالمہ میں لفظ عید اور جلوس میلاد و جلسہائے ومحافل میلاد کرنے کا جواز اور اس کا مستحسن ہونا اور ۱۲ تاریخ ولادت پر اتفاق و تاریخ ولادت پر اختلاف، بدعت کا معنیٰ ومفہوم و بدعات وہابیہ کا بیان، عید میلاد کے دن نماز عید کیوں نہیں وغیرہ اہم مضامین وسوالات کے مدلل تحقیقی و تاریخی حقائق کی روشنی میں جوابات لکھ کر قیمتی ذخیرہ پیش کر دیا ہے۔ نیز مخالفین کے مستند ومشہور علماء سے دلائل مہیا کر دیئے ہیں۔ انشاء اللہ ان حوالہ جات ودلائل کا جواب نہیں ہو سکتا۔ اِدھر اُدھر کی باتیں گھڑ کر جواب لکھنا جیسا کہ مخالفین کی عادت مشہور ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ باقی فاضل مصنف نے احقاق حق وابطال باطل اور دھوکہ بازوں کے دھوکہ سے (جو اس فعل خیر کو بدعت سیئہ شرک (۱) وغیرہ کہہ کر دھوکہ دیتے ہیں) غلامان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے کیلئے خوف طوالت کے پیش نظر مختصر وجامع کتابچہ مکالمہ کی صورت میں تحریر کر دیا ہے۔ اس سے قبل دوسو

(۱) فتویٰ شرک کی حقیقت ص ۶۵ - ۷، ۳ پر ملاحظہ کریں۔

صفحات کی مدلل کتاب ''امام الانبیاء کی نماز'' المدد یا رسول اللہ ﷺ کہنے کے جواز پر بڑی تحقیقی کتاب ودیگر اشتہارات منظر عام پر آچکے ہیں۔اس کتابچہ کے پہلے چار ایڈیشن شائع ہوئے اب پانچواں ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی باعث تخلیق کائنات حضرت محمد مصطفے ﷺ کے صدقے سے شرف قبولیت بخشے اور فاضل موصوف حضرت مولانا علامہ ابوسعید محمد سرور صاحب قادری گوندلوی کو اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے اور ناشرین ومعاونین کو اس کا بہتر صلہ نصیب فرمائے اور ان کیلئے ذریعہ نجات بنائے اور منکرین کیلئے ذریعہ ہدایت بنائے۔

آمین ثم آمین

دعا گو

ابوحسان حافظ عبدالشکور رضوی قادری گوندلوی
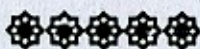
پیدائش مولا کی دھوم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّابَعْدُ فَاعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ (پ۳۰) اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اے ایمان والو! اللہ کا احسان اپنے اوپر

اللّٰہِ عَلَیْکُمْ (سورۃ الاحزاب آیت ۹) یاد کرو۔

حضور اکرم ﷺ مومنین کیلئے نعمت عظمیٰ ہیں۔ مذکورہ آیات میں نعمت کے ذکر کرنے کو فرمایا گیا ہے بلکہ کہا گیا ہے کہ خوب چرچا کرو۔ بخاری شریف میں مذکور ہے کہ آپ اللہ کی نعمت ہیں۔ لہٰذا آپ ﷺ ساری کائنات سے اعلیٰ اور نعمت عظمیٰ ہیں۔ رسالت پناہ ﷺ ہر پیر کو ولادت مناتے تھے، اور اللہ کے حضور اظہار شکر کرتے تھے۔ یعنی آپ ہر پیر کے دن روزہ رکھتے تھے، جب اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: ذَالِکَ الْیَوْمُ وُلِدْتُ فِیْہِ۔ یعنی اس دن میں پیدا کیا گیا ہوں۔ (مشکوٰۃ بحوالہ مسلم شریف) الحمدللہ......... اس سے یوم میلاد منانا ثابت ہوا۔

آٹھ سو پندرہ سال قبل کی تقریر دلپذیر

(از حضرت علامہ جمال الدین محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ)

فی ترغیب مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا ن أل اھل الحرمین الشریفین والمصر والیمن والشام وسائر بلاد العرب من المشرق والمغرب یحتفلون بمجلس مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویفرحون بقدوم ھلال شھر ربیع الاول ــــ والامان فی البلاد والا مصار والسکون والقرار فی البیوت والدار ببرکۃ مولدالنبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ : میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب میں کلام کو بہت کچھ طول دیا گیا ہے اور یہ عمل حسن ہمیشہ سے حرمین شریفین یعنی مکہ ومدینہ مصر ویمن تمام بلاد عرب اور مشرق ومغرب ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری ہے اور میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلیں قائم کرتے اور لوگ جمع ہوتے ہیں، اور ماہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی خوشیاں مناتے ہیں...... متعدد میلاد کی برکات لکھنے کے بعد فرمایا: ایمان اور سلامتی اور گھروں میں سکون وقرار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد کی برکت سے رہتا ہے..... (یہ آپ نے اپنے دور کی بات لکھی ہے)

(بیان المیلاد النبوی صفحہ ۵۷)

پانچ سو سال قبل کا عظیم خطاب

(از علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ)

آپ فرماتے ہیں: ''کوئی گھر یا مسجد یا محلہ ایسا نہیں جس میں نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف نہ منایا جاتا ہو مگر یہ فرشتے اس گھر یا مسجد یا محلہ کو گھیر لیتے ہیں اور اس اھل خانہ پر نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ کریم اپنی رحمت ورضوان ان کے شامل حال کردیتا ہے۔'' (نعمۃ الکبریٰ بحوالہ الوسائل فی شرح الشمائل سیوطی، محدث ابن حجر مکی مفتی حرم شریف)

عید میلاد پر محدّثین کا بیان :

امام احمد بن محمد قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ، علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی، علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ نے یہ دعائیہ بیان نقل فرمایا ہے۔

فَرَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَاءً اتَّخَذَ لَيَالِیَ شَهْرِ مَوْلِدِهِ الْمُبَارَكِ اَعْيَادًا۔ (زرقانی شرح مواہب، ماثبت بالسنہ)

اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنے پیارے نبی کے ماہ میلاد کی راتوں کو عیدوں کی طرح منائے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

مفسرین کا اعلان :

◈ امام فخر الدین رازی متوفی ۶۰۶ھ نے فرمایا: ''جو میلاد شریف کی محفل کرے

وہ شخص نہ محتاج ہوگا نہ اس کا ہاتھ خالی رہے گا۔" (نعمت الکبریٰ)

امام سیوطی نے فرمایا: "کہ نامور عالم اور فقیہ اس روز میلاد کو عید کا دن کہتے اور مدرسہ کے طلباء کو چھٹی کرا دیتے تھے۔" (حسن المقصد فی عمل المولد)

آپ یہ بات ۶۹۵ھ کی لکھتے ہیں۔

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ (مفسر قرآن) فرماتے ہیں: "اہل اسلام ہر جگہ ہمیشہ میلاد کا اہتمام کرتے ہیں۔" (تفسیر روح البیان)

؎ صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی جنہیں سن کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا اہل سنت کو آباد رکھے محمد ﷺ کا میلاد ہوتا رہے گا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عام فہم ومدلل مکالمہ

(میلادی وسلفی مکالمہ (کی طرز) پر جواب لکھا گیا ہے)

سُنّی : جناب! آج ڈیوٹی پر نہیں گئے۔

وھابی[1] : آج تو (عید میلاد النبی کی) پورے ملک میں چھٹی ہے۔

سُنّی : ماشاءاللہ.....واقعی یہ ماہ نور ربیع الاول کا مہینہ ہے.....اس کا چاند نظر آنے کے ساتھ ہی عید میلاد النبی ﷺ کی سرکاری وغیر سرکاری غیر معمولی تیاری عروج پر ہوتی ہے۔ آج ۱۲ ربیع الاول کو پورے طور پر ملک میں چھٹی ہے۔ سب اہل اسلام خوش[2] نظر آرہے ہیں پھر تو آج تم بھی عید میلاد النبی ﷺ کی محفلوں وجلسوں میں شامل ہوں گے۔

وھابی : جناب! کیسی بات کر رہے ہو (حیران ہو کر)؟

سُنّی : کیوں جناب کیا ہوا؟ جناب نے عید میلاد کے دن کی محفل میں شامل نہیں ہونا۔

---

[1] وہابی کی وجہ تسمیہ صفحہ ۱۶۷/۱۶۸ ملاحظہ فرمائیں۔ [2] دیوبندیوں وہابیوں کے مشہور ہفت روزہ "خدام الدین" لاہور ص ۲۰ ج ۱۳ شمارہ ۳۸ پر لکھا ہے... چاند نظر آتے ہیں جشن عید میلاد النبی ﷺ کی تیاریاں عروج پر ہوتی ہیں۔ مساجد میں محافل ہوتی ہیں اور سیرت طیبہ کے جلوسوں کا پروگرام ہوتا ہے۔

ع .... مسلک اعلیٰ حضرت زندہ باد

وھابی : عیدیں تو صرف اسلام میں دو ہی ہیں۔ان کے علاوہ کسی اور دن کو عید کہنا جائز (وثابت) نہیں ہے۔

سُنّی : جناب! یوم عید الفطر وعید الاضحیٰ کا کوئی بھی انکار نہیں کرتا۔باقی جو تم نے صرف کہہ کر اس کے علاوہ کسی دن کو عید کا دن کہنے کا انکار کیا ہے؟ یہ غلط ہے۔

ہر ماہ میں چار عیدیں :

وھابی : کیا ان دونوں کے علاوہ بھی کسی دن کو لفظ عید سے تعبیر کر سکتے ہیں؟ یعنی عید کا دن کہنا جائز ہے۔اسلام میں تیسری عید (کا دن کہاں سے آیا) کہاں سے آئی؟

سُنّی : جی ہاں! قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا ثبوت موجود ہے۔پڑھیے قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے۔ "تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا" (پ۷ سورۃ المائدہ آیت:۱۱۴) غور فرمایئے! قرآن پاک نے نزول کھانا کے دن کو عید کا دن قرار دیا ہے اور اس اعتقاد کو برقرار رکھا ہے۔یہ تو صرف جسمانی غذا (نعمت) کا ذکر فرمایا گیا ہے لیکن جو سب سے بڑی نعمت بلکہ جان ہر نعمت قاسم نعمت آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان کے یوم میلاد کو عید کا دن ہونے میں کیا شک ہے حدیث شریف میں ہے۔ مُحَمَّدٌ نِعْمَةُ اللّٰهِ........حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی نعمت ہیں۔(صحیح بخاری ص۵۶۶ ج۲)

❖ جو خوش نصیب اس نعمت عظمیٰ کی ہمہ وقت زیارت کرتے تھے۔بقول شاعر۔

صحابہ وہ صحابہ جن ہر صبح عید ہوتی تھی
خدا کا قرب حاصل، نبی کی دید ہوتی تھی

اس نعمت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے امت کی مشکلات حل ہوتی ہیں۔

عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام
(امام احمد رضا علیہ الرحمۃ)

احادیث : ❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "اِنَّ ھٰذَا یَوْمُ عِیْدٌ اجْعَلَہُ اللّٰہُ لِلْمُسْلِمِیْنَ۔ یعنی بے شک اللہ کریم نے مسلمانوں کیلیے اس (جمعۃ المبارک کے) دن کو عید کا دن بنایا ہے۔" (ابن ماجہ، مشکوٰۃ بحوالہ موطا امام مالک ص ۱۲۳)

❖ اسی طرح نزول آیت: "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ (پ ۶، سورۃ المائدہ) آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا" کے دن اور جمعہ کے دن نازل ہونے کی وجہ سے اس دن کو عیدین کہہ کر حضرات صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے یوم جمعۃ المبارک کو عید کا دن قرار دیا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۱)

❖ جمعہ عید ہے...... (تفسیر عثمانی)

❖ اسی بات کو مولوی محمد صادق وہابی سیالکوٹی نے اپنی کتاب .... "جمال مصطفٰے" کے ص ۱۱۴ پر تحریر کر کے لکھا ہے کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے دو عیدیں ثابت کر دیں (یعنی یوم جمعہ و یوم عرفہ کو عید فرمایا) (ابن کثیر ص ۱۳ ج ۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مومن کی پانچ عیدیں ہیں .... من جملہ ایک جس دن گناہ سے محفوظ رہے۔ (درۃ الناصحین، حصہ دوم ص ۵۴۸)

فائدہ : مندرجہ بالا حدیثوں سے ہر ماہ میں چار عید کے دن ثابت ہو گئے ہیں یعنی ہر اسلامی مہینے میں چار عید کے دن آتے ہیں۔ اسلام میں تیسری عید (تیسرا عید کا دن) کہاں سے آئی کا جواب اظہر من الشمس ہے۔ یہ جواب بڑا زبردست ہے...... غور کرو۔

ع.......... ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

مخالفین کے گھر کی شہادت

پانچ اور تیس عیدیں

قارئین کرام .... جیسا کہ بندہ نے اس سے قبل بھی دو حوالے مخالفین کے نقل کر دیئے ہیں۔ مزید تسلی کیلئے ملاحظہ ہوں۔

جماعت اہل حدیث (نام نہاد) کے مستند علامہ حافظ روپڑی کے ترجمان "تنظیم اہل حدیث" لاہور ۱۹۶۳ء اور دیو بندیوں کے ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی (جو ان کے شیخ المشائخ مولوی خان محمد کی سرپرستی میں نکلتا ہے) نے بھی لکھا ہے کہ "مومن کی پانچ عیدیں ہیں۔ (۱) جس دن گناہ سے محفوظ رہے۔ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ۔ حضرت علی سے بھی نقل کیا ہے کہ ہماری عید اس دن ہے جس دن کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔" (ہفت روزہ مذکورہ ۱۸ اپریل ۱۹۹۱ء جلد ۹، غنیۃ الطالبین حصہ دوم)

وہابیوں کے ترجمان ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور نے لکھا ہے۔

زہے ماہ رمضان و ایام او

کہ چوں صبح عید است ہر شام او

اس حوالے میں تو وہابیہ نے ماہ رمضان کی ہر شام کو صبح عید قرار دے دیا ہے۔ کیوں جناب تمہارے مولویوں نے تو کمال کر دیا کہ دو عیدوں کی بجائے تیس عیدیں بیان کر ڈالیں۔ کیا اب سوال باقی ہے کہ ''اسلام میں تیسری عید کہاں سے آئی؟'' عید بقرہ اور عید الفطر کے علاوہ کسی دن کو عید کہنا جائز نہیں؟ امید ہے کہ تسلی ہوگئی ہوگی۔ یہ مذکورہ خط کشیدہ سوال غلط ہے۔ مزید پڑھیے......... ایک وہابی لکھتا ہے۔

مخلص آج یار دے میلاد والی عید[1] اے

شادیاں تے لگی ہوئی دنیا دی دید اے

(توحیدی نعتیں ص ۱۱۔ مرتبہ و فرمائش کرنے والے وہابی)

ماہنامہ دارالعلوم دیوبند ۱۹۵۷ء میں تو عین عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کر لیا ہے۔ ایک نظم شائع کی گئی جس کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

خوشی ہے عید میلاد النبی کی

یہ اہل شوق کی خوش انتظامی

ملاں احسان الٰہی ظہیر نے کہا: ''مولد نبوی کی تعظیم اور اسے عید منانے کا بعض

---

[1] ہمارے ملک میں دیگر اسلامی تقریبات کی طرح یہ بھی ایک اسلامی تقریب ہی عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم شمار ہوتی ہے۔ جسکا مخالفین کو بھی اعتراف ہے اور اس دن چھٹی بھی مناتے ہیں اور علاوہ ازیں اس سال بھی ٹیلی ویژن پر بار

لوگوں کو ثواب عظیم حاصل ہو سکتا ہے''۔ (ہفت روزہ اہل حدیث لاہور)

دیکھا منکر نے کس طرح اقرار کیا ہے، یہ جو مولا کریم نے منکر کے منہ سے بعض لوگوں کے ثواب ملنے کا اقرار کروایا ہے وہ اللہ کے فضل و کرم سے ہم اہل سنت و جماعت ہیں۔ عید میلاد النبی ہم منانے والے ہیں۔ الحمد للہ اس خیر و برکت کے بھی ہم ہی مستحق ہیں۔ شیخ محمد بن علوی فرماتے ہیں: عید میلاد یہ بڑی عید ہے۔ (حاشیہ مورود الروی)

محدثین کا بیان اور عید میلاد

امام قسطلانی، علامہ عبدالباقی، زرقانی، عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہم نے مندرجہ ذیل دعائیہ بیان نقل فرمایا ہے۔

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو عشق رسول ﷺ سے سرشار ہو کر ماہ میلاد کی راتوں کو عید کی طرح منائے۔'' لکھا ہے ....

لَيَالِيْ شَهْرِ مُوْلِدِهٖ الْمُبَارَكِ اَعْيَادًا۔ (زرقانی شرح مواہب، ماثبت بالسنہ)

(بقیہ ص ۱۱۵) بار یہ فقرہ دہرایا گیا تھا۔ ''عید آزادی پاکستان'' ☆ اسی طرح سعودی نجدی وہابی حکومت خود بھی اپنی حکومتی سطح پر سالگرہ مناتی ہے اور ادھر سعودی حکومت اور نجدی ریاست کا سرکاری دن عید الوطنی منانے میں وہابی فرقہ پاکستان میں مصروف تھا۔ ملخصاً (ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ ربیع الآخر ۱۴۱۳ھ بحوالہ جنگ لاہور ۲۸ ستمبر، روزنامہ پاکستان لاہور ۲۵ ستمبر ۹۱ء)

۲۔ محفل عید میلاد کو وہابیوں نے تسلیم کر لیا۔ دیکھئے حوالہ ص ۱۳۴

☆ دیوبندی مکتب فکر کے رسالہ ''خدام الدین'' نے لکھا ہے کہ ع ....عید آزاداں شکوہ ملک ودیں (ص ۲۰ جلد ۲۱ شمارہ ۴) ☆ دیوبندیوں کی تنظیم ''سپاہ صحابہ'' کے مرکزی صدر نے اعلان کیا آج کا دن عید کا دن ہے۔ خیال رہے یوم شہادت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سرکاری چھٹی کے موقع پر کہا تھا۔ (رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ ۱۴۱۳ھ)

عید میلاد پہ قربان ہوں ہماری عیدیں

کہ اسی عید کا صدقہ ہیں یہ ساری عیدیں

معلوم ہوا.........عید الفطر و عید الاضحیٰ کے دنوں کے علاوہ اور دن کو لغوی معنی سے عید (خوشی کا دن) کہنا جائز ہے۔ منکر کو اس پر منع کی دلیل کتاب وسنت سے پیش کرنی چاہئے۔ کہ عیدین کے دنوں کے علاوہ اور دن کو عید کہنا لکھنا منع ہے۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا

عید کا دن ونمازِ عید

وھابی : اچھا آپ بتائیے یہ جو تیسری عید کا دن تم بیان کرتے ہوئے اس دن عید گاہ جا کر عید بھی ادا کرتے ہو نیز عید کے دن روزہ بھی منع ہے کیا تم تسلیم کرتے ہو؟

سُنّی : عید میلاد کی ہم نماز عید نہیں پڑھتے مگر توفیق الٰہی سے نوافل ادا کرتے، خیرات وذکر مصطفےٰ کی محفلیں کر کے مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔

شاد ہونٹوں پہ ہے نعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہاتھ بخشش کا بہانہ آگیا

وھابی : باقی دو عیدوں کی نماز ہے اس کو تم عید کا دن کہتے ہو پھر نماز عید کیوں نہیں ہے؟

سُنّی : اُن عیدوں کی نماز مع تکبیرات کا حکم شریعت میں (حدیث) موجود ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۱۶ ☆ مولوی اجمل لاہوری دیوبندی کا شائع کردہ رسالہ ہفت روزہ ''ترجمان اسلام'' ماہ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ جلد ۲۸ میں لکھا ہے۔

؎ یہ ہے یوم ولادت اس رسول پاک کا یارو بڑھایا مرتبہ جس نے فلک سے خاک کا یارو (صلی اللہ علیہ وسلم)

(باقی حاشیہ صفحہ ۱۱۸)

عید کا دن، نمازِ عید اور روزہ

نماز عید اور روزہ نہ ر... علم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ اِن ... دہ ہوسکتا ہے کہ عید کا دن بھی ہو اور روزہ بھی جائز ہو اور نماز عید بھی نہ پڑھی جائے جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، موطا امام مالک، مشکوٰۃ، تفسیر خازن۔ ابن کثیر و مخالفین کے حوالے سے جمعۃ المبارک کا دن اور گناہ سے بچنے کا دن حدیث سے عید کا دن ثابت ہوگیا، اس پر تم کبھی اعتراض نہیں کرتے حالانکہ اس دن نہ نماز عید تکبیرات کے ساتھ ہوتی ہے نہ بعد خطبہ عید اور روزہ بھی منع نہیں ہے۔ اگر بقول تمہارے جس دن کیلئے عرف میں عید کا لفظ استعمال کیا جائے اس دن نماز عید ہونی چاہئے کہ ماہ رمضان کے تمام جمعۃ المبارک کے دن عید پڑھیں اور روزے ہڑپ کرلیا کریں۔ کیا اس دن نماز عید پڑھنا منع ہے کیوں نہیں پڑھتے؟ ہم اہل سنت و جماعت صرف یوم میلاد کو خوشی کا دن سمجھتے ہوئے عید کا دن کہہ کر یاد کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جناب کا جو سوال ہم پر ہے۔ ہمارا بھی وہی سوال تم پر ہے۔

؎ عید نبوی ﷺ کا زمانہ آگیا
لب پہ خوشیوں کا ترانہ آگیا

---

[1] لفظ عید عود سے بنا ہے بمعنی لوٹنا، بار بار آنا (خوشی کا) عیدیں بھی ہر سال آتی ہیں۔ خوشی کے دن ہر مسلمان کیلئے ہیں۔ صرف عید کی نماز پڑھنے والے کیلئے ہی عید نہیں بلکہ جن پر عید کی نماز پڑھنی کسی خاص امر سے واجب نہیں ہوتی۔ ان کیلئے بھی عید (خوشی) کا دن ہے۔ اب ہر خوشی و عظمت و نزول برکت و نعمت والے دن کو عید کا دن کہہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ ص ٦ تا ٨ پر تفصیل بیان کردی ہے۔ مزید وضاحت حدیث کی روشنی میں دیکھئے۔

حبیبِ حق ہیں خدا کی نعمت بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ
یہ فرمانِ مولا پر عمل ہے جو بزمِ مولد سجا رہے ہیں
(مفتی احمد یار خاں نعیمیؔ)

وھابی : کیا عید میلاد النبی ﷺ کا کہیں ثبوت ہے؟ یہ جو تم خوشی کرتے ہو۔

سُنّی : بفضلہٖ تعالیٰ ضرور ہے۔ یہ سن کر ہر مسلمان مسرور ہے جو نہ مانے وہ مقہور ہے۔ سنیے عید میلاد النبی ﷺ کا معنی ہے، ولادت نبی کی خوشی کرنا (مناتا) ذکر میلاد رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کرنا باعث برکت ہے جو میلاد شریف کا بیان (جلسہ و محفل) سن کر خوش نہ ہو وہ مسلمان نہیں۔ یہی بات تمہارے مجدد وہابیہ نواب صدیق حسن خاں نے اپنی کتاب ''الشمامۃ العنبریہ'' کے ص ۱۲ پر لکھی ہے۔

''جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔'' (بلفظہٖ)

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

اسی طرح جلیل القدر علماء کے علاوہ میلاد پاک کا ثبوت قرآن وحدیث میں بار بار آیا ہے۔ ع .... دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

مزید تفصیل کیلئے کتب[1] ملاحظہ فرمائیں۔ ذکر میلاد النبی ﷺ علماء اہل سنت وکتب

---

[1] جامع الآثار فی مولد النبی المختار از حافظ ناصر الدین دمشقی، جواہر البحار میں ذکر میلاد از علامہ یوسف نبہانی، میلاد النبی از علامہ ابن جوزی، المورود الروی از علامہ ملا علی قاری، ماثبت بالسنہ ومدارج النبوت ج ۲ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی، الدر المنظم از محدث الہ آبادی، زرقانی شرح مواہب الدنیہ، نعمت کبریٰ از ابن حجر مکی تذکرہ میلاد رسول (ترجمہ اردو) امام ابن کثیر، میلاد مصطفےٰ امام محمد بن علی مالکی، حسن المقصد فی عمل المولد از امام

محدثین و محققین کے چند دلائل گزرے، باقی آئندہ صفحات پر آرہے ہیں۔

❖ حضرت امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''جامع ترمذی'' میں باب میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم باندھا ہے۔

''اللہ تعالیٰ ہم کو اور جملہ اہل اسلام کو اس کی توفیق خیر عطا فرمائے کہ ہم ہر روز ذکر میلاد شریف (جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد) کریں۔''

(الشمامۃ العنبریہ فی مولد خیر البریہ ص ۱۰۵)

وھابی : پھر آپ ہی فرمایئے۔ یہ اختلاف و چیلنج کیسے؟ نیز ذرا تفصیلی ذکر میلاد کا ثبوت پیش کریں اور بتایئے مروجہ طریقہ سے (ہیئت کذائیہ) کے ساتھ میلاد شریف کے جلسے و جلوس محفل وغیرہ کرنا کیسا ہے؟

سُنّی : جناب یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں۔ خوف طوالت کے پیش نظر صرف چند حوالہ جات حاضر ہیں۔ باقی اختلافات و چیلنج بعد کی (وہابیہ دیابنہ کی) باتیں ہیں۔ آپ یقین سے مان لیں کہ اس کار خیر میں کوئی شک نہیں کیونکہ عید میلاد شریف منانا شرک ہے نہ بدعت ہے۔ یہ تو......وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ (پ۱۳ القرآن) ان کو اللہ کے دن یاد دلاؤ (یعنی ان کا ذکر کرتے رہیں)

(بقیہ صفحہ ۱۱۹) جلال الدین سیوطی، میلاد النبی علامہ سید احمد سعید کاظمی۔ جاء الحق حصہ اول از مفتی احمد یار خاں جشن میلاد النبی ناجائز کیوں از مولانا علامہ الحاج پیر ابوداؤد محمد صادق مدظلہ العالی گوجرانوالہ وغیرہ قارئین اس موضوع پر عربی اردو منظوم منثور مختصر و تفصیلاً بہت سی کتب و رسائل موجود ہیں جن کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ موضوع انتہائی وسیع اور کتابیں بے شمار ہیں۔۱۲ محمد سرور گوندلوی

ع ......سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

تفسیر خازن، ابن جریر و مدارک وغیرہ میں حضرات صحابہ کرام و دیگر مفسرین فرماتے ہیں۔ ان دنوں سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ کریم نے اپنے بندوں پر انعامات فرمائے۔ اب اس وضاحت کے بعد یہ بات سمجھنے میں کوئی شک نہیں ہے کہ پیارے آقا سرور عالم ﷺ کی ولادت پاک کے دن کو یاد کرنا کتنا اعلیٰ عمل ہے۔ کیونکہ تاجدار مدینہ سرکار دو جہاں فخر مرسلاں ﷺ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں۔

صحیح بخاری میں ہے........."مُحَمَّدٌ نِعْمَةُ اللهِ"

اللہ کی نعمت ورحمت آپ ﷺ ہیں اور اللہ کی رحمت ونعمت (ملنے پر) خوشی کرنا حکم قرآن پر عمل کرنا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ۔ اے محبوب فرما دیجئے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت (کے ملنے پر) چاہئے کہ خوشی کریں۔

ایک اور مقام پر فرمایا۔ "اللہ کی نعمت کو یاد کرو۔" (القرآن پ ۴)

پھر فرمایا:

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۔ اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کیا کرو۔

پھر ناشکری وناقدری کرنے والے بے دینوں کے رد میں فرمایا۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا ۔ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی۔

؎ اہل ایمان کی روح کی غذا ہے
محفل میلادِ مصطفےٰ ﷺ ہے

☆☆☆☆☆

؎ حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

ذکرِ میلاد........ محدثین اور محققین کی نظر میں

❖ میلادؐ شریف تمام اہل حرمین (مکہ و مدینہ والے) کرتے ہیں، ہمارے لئے اتباع اہل مکہ و مدینہ کافی ہے۔ (شمائم امدادیہ)

❖ امام محدث ابن جوزیؒ متوفی ۵۹۷ھ جو آج سے آٹھ سو سولہ (۸۱۶) سال قبل ہوئے ہیں، فرماتے ہیں: تمام اہل مکہ و مدینہ، مصر، یمن، شام تمام بلاد (عرب کے تمام شہر) حتیٰ کہ مشرق و مغرب کے تمام اہل اسلام میلاد النبی ﷺ کی محفل ربیع الاول میں مناتے ہیں اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ (بیان میلاد النبوی)

❖ اسی طرح محدث ملا علی قاری: آپ نے بھی متعدد بلاد عرب کا ذکر فرمایا ہے۔ (المورود الروی فی مولد نبوی)

❖ میلاد شریف (مروجہ) کے بارے میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (متوفی ۱۳۱۰ھ)

---

[۱] (۱) علامہ ذہبی فرماتے ہیں علوم القرآن اور تفسیر میں بلند پایہ تھے۔ فن حدیث میں بہت بڑے حافظ تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ) اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ آپ بڑے اولیاء کبار میں سے تھے اور عظیم محدث ہیں۔ غیر مقلدین وہابیہ کو بھی آپ علمی و تحقیقی شخصیت کا اعتراف ہے، لکھتے ہیں آپ چھٹی صدی کے عظیم و جلیل محدث

فرماتے ہیں: مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود شریف میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میلاد میں لذت پاتا ہوں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ)

❖ امام جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۲۳ھ)، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، امام قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ، علامہ زرقانی، امام عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، محدث زرقانی، امام ابن حجر مکی متوفی ۹۷۴ھ، محدث کبیر ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ، علامہ ابن جوزی متوفی ۵۹۷ھ شاہ عبدالرحیم متوفی ۱۲۳۱ھ، امام ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ، مفسر قرآن علامہ اسماعیل حقی متوفی بارھویں صدی ہجری، امام داؤد، علامہ نبہانی، حافظ ناصر الدین دمشقی متوفی ۸۴۲ھ، حافظ عبدالرحیم بن حسین مصری متوفی ۸۰۸، علامہ محمد بن

(بقیہ) وخطیب تھے۔ آپ کے دست حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان مسلمان ہوئے۔ (ماہنامہ الاسلام دہلی)
(۲) اشرفعلی تھانوی نے آپ کو مجدد و محقق لکھا ہے۔ (الافاضات الیومیہ) غیر مقلدین وہابیوں نے آپ کو آسمان ملت پر دین وہدیٰ کے درخشندہ ستارے اور امت کو فسق و فجور سے بچانے والے لکھا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ آپ سے لاکھوں بندگان خدا نے راہ مستقیم حاصل کی۔ (الاعتصام ص ۳۔ ۱۹۵۶ء)
(۳) آپ کو اہل حدیثوں نے خاتم المحدثین لکھا ہے، اور آسمان علم کے مہر و ماہ کا لقب دیا ہے۔ (الاعتصام وغیرہ)
(۴) وہابی عالم لکھتا ہے۔ کہ آپ صاحب علم و فضل و خدمت علم حدیث کرنے والے اور صاحب کمالات ظاہری و باطنی تھے۔ (تاریخ اہل حدیث)
(۵) علامہ محدث قسطلانی کی کتاب مواہب الدنیہ کی روایات غیر مقلدین نے اپنی کتب میں بطور استدلال و مستند سمجھ کر درج کی ہیں۔ دنیا اسلام میں آپ کا شمار محدثین و محققین کبار میں ہوتا ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ آپ کی تصنیف والمواہب الدنیہ ہے جو اپنے باب میں لاثانی ہے (بوستان محدثین)
(۶) آپ کو وہابیوں کے رسالہ الاعتصام نے لکھا ہے کہ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ صرف محدث ہی نہ تھے بلکہ بے مثل مورخ بھی تھے آپ خاتمۃ الحفاظ، علوم حدیثیہ و تاریخ میں بڑے کمال تھے۔ (تاریخ اہل حدیث)

(باقی ص ۱۲۴)

علوی مالکی مکی ، حافظ محمد عبدالرحمن المعروف حافظ سخاوی متوفی ۹۱۲ھ ، حافظ وجیہ الدین ایشانی متوفی ۹۴۴ھ ، علامہ محدث حلب متوفی ۱۰۴۴ھ رحمۃ اللہ علیہم تمام محدثین و محققین علماء اسلام محفل میلاد کے قائل و مشتاق نظر آتے ہیں۔ اب انصاف کریں حق کس طرف ہے؟ صداقت کس طرف ہے۔ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا۔ (القرآن) ﴿جسے کامل مسلمان اچھا سمجھیں وہ کام اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ (الحدیث) مزید جناب اپنے بڑوں کی بھی خبر لیجئے کم از کم ان پر ہی یقین کر لیجئے۔

﴿جناب کے مجدد صدیق حسن نے لکھا ہے۔ ذکر میلاد شریف ہر روز کریں۔ (الشمامۃ العنبریہ) کتاب ہذا صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۸ پڑھیے۔

ع ...... شاید کہ تیرے دل میں اُتر جائے اُن کی بات

وھابی : جناب جب اللہ نے اور اس کے رسول پاک نے جلسہ میلاد کرنے یوم میلاد

---

(۷) وہابیوں اور دیوبندیوں کے علماء آپ کو عظیم و جلیل محدثین میں شمار کرتے ہیں۔ (محمد سرور گوندلوی)

(۸) علامہ ابن حجر مکی (متوفی ۹۷۴ھ) اہل حدیثوں وہابیوں نے آپ کو مکہ شریف میں مفتی حجاز مرحوم لکھا ہے نیز لکھا ہے کہ آپ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ (تاریخ اہل حدیث حاشیہ)

(۹) محدث ملا علی قاری آپ محتاج تعارف نہیں ہیں، احادیث کی جرح و تعدیل میں آپ کے کارنامے سند کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سرفراز احمد دیوبندی لکھتا ہے آپ یگانہ روزگار فقیہ و محدث تھے۔ (تبریز النواظر)

(۱۰) غیر مقلدین کے جید عالم میر سیالکوٹی نے آپ کو عالم، عامل، صاحب کرامت ولی اور نامور بزرگ لکھا ہے۔ (تاریخ اہل حدیث) (۱۱) حافظ عماد الدین ابن کثیر آپ محتاج تعارف نہیں ہیں۔ مشہور تفسیر ابن کثیر آپ ہی کی تصنیف ہے۔ غیر مقلدین کے مسلمہ مفسر و محدث ہیں۔ (۱۲) مشہور تفسیر روح البیان آپ کی خدمت قرآن و خدمت اسلام محبت رسول پاک ہونے کا ثبوت ہے۔ (۱۳) باقی آخر الذکر علماء اسلام بھی بلا شبہ جلیل القدر محدثین و محققین میں سے ہیں۔ (رحمۃ اللہ علیہم) محمد سرور عفی عنہ

منانے کا حکم نہ دیا تو یہ اللہ اور رسول سے آگے بڑھنا ہے۔ یہ تقدم منع ہے اور یہ کام بدعت ہے۔ ناجائز ہے۔ کل بدعت ضلالة و کل ضلالة فی النار (الحدیث)

سُنّی : عنادی اور ضدی شخص کا علاج نہیں، باقی ہم عید میلاد النبی یعنی ولادت نبی کی خوشی کرنا، ذکر میلاد شریف کرنا، اس کا ثبوت کتاب وسنت وعلماء اسلام سے پیش کر چکے ہیں۔ اگر قرآنی حکم سے کسی کام کے کرنے میں آگے بڑھنے کا یہی مطلب ہے جو آپ نے سمجھا ہے یعنی ہیئت کذائیہ کے ساتھ ذکر میلاد کرنے کا حکم نہیں ہے؟ یہ تقدم منع ہے۔ تو کیا کسی کام کو حرام شرک وبدعت قرار دینے میں تقدم منع نہیں ہے؟ جب ان افعال کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک وحرام نہیں قرار دیا جبکہ ایسے ذیشان کام کرنے کا حکم قرآن وحدیث میں موجود ہے بلکہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعین یوم کے ساتھ یوم میلاد کو منایا ہے۔ (دیکھیے مشکوۃ بحوالہ مسلم شریف) ہفت روزہ "اہل حدیث" لاہور ۱۹۸۱ء۔

دوسری گذارش ہے کہ اس کی اصل تو ثابت وذکر خیر ہونا یقینی بات ہے۔ باقی اگر تعین ایام ونام ہیئت کذائیہ کے بدلنے سے تقدم لازم ہے اور وہ کام بدعت سیہ ہو کر گمراہی کی طرف لے جاتا ہے پھر مندرجہ ذیل تفصیل پڑھ کر فیصلہ کر لیجئے۔

"بدعاتِ وھابیہ"

تو پھر جناب کے گروہ وہابیہ دیابنہ کے مخصوص پروگرام کے تحت ان کے سالانہ جلسے، جلوس، میلاد، ربوہ، سالانہ میلاد النبی کانفرنس، مشن میلاد النبی، سیرت النبی کانفرنس، سید البشر کانفرنس، ناموس رسالت وعظمت صحابہ کے سالانہ جلسے، اہل

حدیث کانفرنس، شہدائے اہل حدیث کانفرنس، شیخ جمیل الرحمٰن وعلامہ احسان الٰہی ظہیر کانفرنس، ۱۲ ربیع الاول کو سالانہ سیرت النبی کانفرنس، یوم صدیق وعمر (رضی اللہ عنہما) میلاد ابن یزدانی، یوم میلاد و قائداعظم و قیام[1] پاکستان، ختم قرآن و ختم بخاری کے[2] جلسے، اتحاد تحفظ حرمین کے نام نہاد جلوس، جلوس کی شکل میں یزدانی کی قبر پر جانا، فاتحہ خوانی کرنا، صد سالہ جشن دیوبند منانا، تعین یوم کرنا، ایام منانے کے حکومت سے مطالبے کرنا، مروجہ طریقہ سے قرآن خوانی کرنا اور تقریروں کی تاریخیں مقرر کرنا، مقررین کو پیسے دینا، تمہارے علماء کا صرف تقریر کے بعد پیسے وصول کرنا، جلسوں میں جھنڈیاں، جھنڈے، بینرز اور اشتہارات لگانا، چراغاں کرنا، جلسوں میں فوٹو بازی کرنا، علماء کیلئے اسٹیج سجانا، جلوس کی شکل میں علماء کا استقبال کرنا، موجودہ نصاب پڑھانا، تقسیم انعامات کے جلسے، قرآن مجید کے اعراب، ترتیب، کتب حدیث، جشن نزول قرآن کے رمضان شریف میں جلسے کرنا، محرابیں اور مساجد کے گنبد بنانا، اماموں اور حافظوں کی تنخواہیں مقرر کرنا، مسجد و مدارس میں تعلیم کے نصاب کی درجہ بندی کرنا وغیرہ وغیرہ....... کس دلیل شرعی سے جائز ہے، کونسی قرآن کی آیت اور حدیث رسول پاک سے یہ سب[3] کچھ جائز ہے اور ثواب وسنت ہے۔

آہ .... اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

؎ تم جو بھی کرو بدعت و ایجاد روا ہے
ہم جو کریں محفل میلاد بُرا ہے

---

۱ عید آزادی پر تم برابر شریک ہوتے ہو۔ ۲ نواب صدیق حسن نے کتاب الدوالدوامی متعدد ختم لکھیں ہیں۔ ۳ مذکورہ بالا مندرجات بدعات وہابیہ دیابنہ کے حوالہ جات محفوظ ہیں۔ (محمد سرور)

دیوبندیوں کی نام نہاد تنظیم "سپاہ صحابہ" کا یکم محرم کو یوم فاروق اعظم اور ۲۲ جمادی الاخریٰ کو یوم صدیق اکبر منانے اور یوم وصال پر زور وشور سے جلوس نکالنے کا علی الاعلان اہتمام کرنا، بذریعہ اشتہارات واپنے ماہنامہ رسائل میں اعلان کرنا اور میلاد النبی کے جلوس کو جائز اور شمولیت کو تسلیم کرنا یہ سب کچھ جائز اور کار ثواب ہے تو پھر اصولی و بنیادی طور پر میلاد شریف وغیرہ اہل سنت و جماعت کے معمولات کو بدعت و ناجائز قرار دینے کا کیا جواز ہے؟ اور ان میں وجہ فرق کیا ہے؟

بندہ نے جو کچھ بدعات وہابیہ کی سرخی سے لیکر خط کشیدہ صفحہ کی سطر تک لکھا ہے جس اصول وہابیہ سے یہ سب کچھ جائز ہے تو پھر برادران اسلام اہل سنت و جماعت (بریلوی) حضرات کے امور خیر بدعت سئیہ کیوں؟

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

وہابی : اس سے تو معلوم ہوا کہ ہم وہابی دیوبندی حضرات بھی بدعات میں مبتلا ہیں، کیونکہ میلاد شریف کے جلسے جلوس و وہابیہ کے مذکورہ کاموں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ باقی ایک بات ذہن میں آئی ہے، کیا جو سارے مسلمان اس کو غلط کہتے ہیں، کیا وہ غلطی پر ہیں۔ اس سلسلہ میں ذرا وضاحت کریں۔

سُنّی : جناب کچھ تو مان ہی گئے۔ باقی اب یہ تمہارا پہلا کام و ذمہ یہ ہے کہ ان

---

[1] مزید بدعات وہابیہ کی تفصیلات اور باطل نظریات وخرافات پڑھنے کیلئے مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ سے بدعات اہل حدیث اشتہار، تحقیق اہل حدیث، دیوبندی حقائق اول دوم، دورنگی توحید مصنفہ حضرت العلام مجاہد ملت الحاج علامہ ابوداؤد محمد صادق مدظلہ گوجرانوالہ حاصل کریں۔

بدعات کے خلاف نعرہ لگاؤ مذکورہ صفحات والے کام بند کراؤ۔ دوم یہ تیرے ذہن میں جو یہ بات آئی ہے یہ سب ذہنی اختراع ہے کہ سارے مسلمان غلط کہتے ہیں۔

یاد رکھو!......صرف گروہ وہابیہ ہی اسے غلط کہتا ہے۔ باقی ہم نے تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کتاب وسنت کی روشنی میں واضح کر دیا ہے نیز یہ بتا دیا ہے کہ تمام علماء امت واہل حرمین وبلاد عرب میں میلاد معروف ہے۔ علماء ومحققین ومحدثین ومفسرین نے اپنی اپنی کتب میں تفصیل لکھی ہے۔ ہمیں بھی اس پر عمل کرتے ہوئے سعادت دارین حاصل کرنی چاہئے کیونکہ حدیث پاک میں فرمایا گیا ہے۔

مَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ [1]

جس کو کامل مسلمان اچھا سمجھیں، وہ کام اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

(تفسیر کبیر، مرقات، کتاب الروح، ریاض النظرہ، مستدرک حاکم، موطا امام محمد)

متاع دنیا ودیں ہے شہ لولاک کی محفل
بڑی ایماں افزا ہے شہ لولاک کی محفل

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

وھابی : یہ لوگ گذشتہ صفحہ (کی بدعات وہابیہ) والے سب کام کرنے کے باوجود کیوں نہیں مانتے؟

سُنّی : جناب! ہی تو مخالفین کی حمایت کر رہے ہیں اور حزب الشیطان میں شامل

---

[1] نسائی شریف

ہو رہے ہیں ۔ یہی تو بات میں سمجھا رہا ہوں کہ منکرین کا انکار نہ دیکھیں انہی کے متعلق تو یہ کہا گیا ہے کہ ؎

جو بچہ ہو پیدا تو خوشیاں منائیں ۔۔۔ مٹھائی بٹے اور لڈو بھی آئیں
مگر جب محمد ﷺ کا یوم میلاد آئے ۔۔۔ تو بدعت کے فتوے انہیں یاد آئے

۱۲۔ ولادت پر اتفاق...... متعدد حوالہ جات

وھابی: خدا کی قدرت کہ آج تک اتفاق نہیں ہو سکا کہ حضرت محمد ﷺ کی پیدائش کی صحیح تاریخ کیا ہے جبکہ وفات کی تاریخ پر اتفاق ہے (سب متفق ہیں)

سُنّی: اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی کریم کے صدقہ پاک سے علماء اسلام نے تاریخ ولادت پر اتفاق نقل فرمایا ہے۔ پڑھیے...... صحیح روایت ۱۲ ربیع الاول کی منقول ہے جیسے حافظ ابو بکر بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ نے سند صحیح کے ساتھ مصنف میں روایت فرمایا۔ کہ حضرت جابر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت عام فیل میں سوموار کے دن بارہویں ربیع الاول کو ہوئی۔ (بلوغ الامانی شرح الفتح الربانی ج ۲، البدایہ والنہایہ ج ۲، بیان میلاد النبی ابن جوزی، تلخیص مستدرک) بعد کے کسی بھی مورخ کا کوئی قول یا ظن اس کے بالمقابل لائق التفات نہیں ہو سکتا کیونکہ یہی بارہ کی روایت صحیح ہے۔

❖ محدث ابن جوزی فرماتے ہیں: یہی اصح ہے کہ بارہ کو ولادت ہوئی۔

❖ فیوض الحرمین میں شاہ ولی اللہ نے ۱۲ تاریخ لکھی ہے۔

❖ اسی طرح ملاں مودودی جماعت اسلامی کے آقا نے بھی حضرت ابن عباس و حضرت جابر سے بارہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔

❖ اس کی تصریح محمد بن اسحاق نے اپنی کتاب سیرت ابن اسحاق میں کی ہے اور جمہور اہل علم میں بھی یہی بارہ تاریخ ہی مشہور ہے۔

❖ مورخ طبری جلد۲، ابن خلدون نے بھی ۱۲ تاریخ لکھی ہے۔ (جلد۲)

❖ سیرت ابن ہشام میں بھی ۱۲ تاریخ لکھی ہے۔

❖ علامہ ابن اسحاق نے مغازی میں بارہ تاریخ لکھی ہے۔

❖ النعمۃ الکبریٰ علی العالم ابن حجر مکی، سیرت حلبیہ ج۱، دلائل النبوۃ بیہقی ج۱، معارج النبوت جلد۱، شواہد النبوت علامہ جامی، المورود الروی ملا علی قاری، مواہب الدنیہ علامہ قسطلانی، مدارج النبوت شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔

❖ ڈاکٹر محمد یمانی نے اپنی کتاب میں ۱۲ تاریخ ولادت کو صحیح قرار دیا ہے۔ (کتاب اپنی اولاد کو محبت رسول کا درس دو) مذکورہ کتاب کو سعودی عرب کی وزارت علام کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ علامہ عبدالقدوس ہاشمی جو علم تقویم کے ماہر تھے انہوں نے بھی صحیح تاریخ ۱۲ ہی لکھی ہے۔ (تقویم تاریخ)

❖ ڈاکٹر محمد اقبال مفکر پاکستان نے فرمایا تھا کہ مبلغ اکبر ﷺ ۱۲ تاریخ کو پیدا ہوئے۔

۱۲ تاریخ ولادت.........مخالفین کی نظر میں

غیر مقلدین کے مجدد نواب صدیق حسن خاں نے لکھا ہے کہ بارہ تاریخ پر اہل مکہ کا عمل ہے۔[1]

❖ طیبی نے فرمایا: بروز پیر ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ بالاتفاق جمہور علماء کرام کا قول بھی یہی ہے۔ (الشمامۃ العنبریہ)

❖ مولوی مودودی کا فتویٰ گذر گیا۔

❖ مولوی سلمان ندوی نے ۱۲ ہی ولادت لکھی ہے۔ (سیرت رحمت عالم ص ۹۳)

❖ مفتی احتشام الحق تھانوی نے بھی ۱۲ ہی لکھی ہے ❖ مفتی محمد شفیع دیوبندی نے بھی ۱۲ تاریخ ولادت لکھی ہے۔[2] (سیرت خاتم الانبیاء)

❖ دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے بھی ۱۲ تاریخ لکھی ہے۔ (نشر الطیب)

❖ مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی وہابی نے ۱۲ ہی لکھی ہے۔ (تاریخ نبوی، سید الکونین)

❖ قاری محمد طیب دیوبندی (خطبات، ہفت روزہ خدام الدین مارچ ۱۹۷۷ء)

❖ شیعوں کے ملاں نے لکھا ہے کہ ۱۲ کو پیدا ہوئے۔ (کلینی اصول کافی جلا العیون)

❖ مولوی عنایت اللہ نے بھی بارھویں ربیع الاول ہی لکھی ہے، نیز یہ بھی لکھا ہے

---

[1] اب پاکستان ودیگر اسلامی ممالک میں ۱۲ کو ہی ولادت منایا جاتا ہے۔

[2] سیرت خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس کے علاوہ تواریخ کو غیر معتبر کہا ہے۔

کہ یہی عمل اہل مکہ و مدینہ کا بھی ہے۔ (تواریخ حبیب الٰہ)

مولوی اسماعیل سلفی نے ۱۲ تاریخ لکھی ہے۔ (فتاویٰ سلفیہ)

درود شریف کی برکات (ص ۳۱) پر مولوی ارسلان دیوبندی بارہ تاریخ تحریر کی ہے۔

بارھویں ماہ ربیع الاول رات سوموار نورانی
فضل کنوں تشریف لیایا پاک حبیب حقانی

(اکرام محمدی ص ۲۷۰ مولوی عبدالستار وہابی)

تاریخ ولادت پر ایک سوال

معلوم ہوا........حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی ۱۲ کو ولادت باسعادت ہونا ثابت ہوتا ہے۔ تابعین، مفسرین محدثین، علماء امت مؤرخین نے بھی ۱۲ کو ہی یوم ولادت قرار دیا ہے۔ سلف وصالحین سے بھی یہ ثابت ہے۔ قدیم دور سے ۱۲ کو میلاد شریف کا ذکر کرنا پایا جاتا ہے۔ کیوں جناب! ۱۲ ولادت پر اتفاق کا ثبوت نظر آیا؟ مگر........دیدہ گور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

اب جناب! نے ثابت کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس آیت میں جان بوجھ کر اپنے بندوں کو ایک دن پر متفق نہ ہونے دیا، کا ذکر فرمایا ہے۔ (جو سلفی پمفلٹ میں لکھا گیا ہے) یہ تم ہرگز نہیں ثابت کر سکتے۔ کچھ خوف خدا کرو۔ (هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ)

باقی تاریخ وفات پر بھی مؤرخین کا سخت اختلاف ہے۔ تسلی کیلئے پڑھئے۔ سیرت

النبی از مولوی شبلی ۔ مختصر سیرت الرسول ۔ قصص القرآن حفیظ الرحمٰن وغیرہ وغیرہ مذکورہ کتب تمہارے علماء کی تصانیف ہیں دیگر وفا الوفا، الروض الانف ج ۲، البدایہ والنہایہ۔ وغیرہ ملاحظہ کریں۔

وھابی : جناب یہ تاریخ کا ایک موضوع ہے۔ اس میں جھگڑا کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

سُنّی : میں تو یہی بار بار کہتا ہوں کہ حقائق کو مانو جھگڑالوں نہ بنو۔ منکر وضدی کا کوئی علاج نہیں ہے۔ سوائے حق قبول کرنے کے۔ مگر

ے ایں سعادت بروز باز ونیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

عدمِ جواز کا معیار

وھابی : ایک بات ضرور ہے کہ جدید تحقیق میں صحیح تاریخ ولادت ۹ ربیع الاول ہے تفصیل کتب میں موجود ہے؟

سُنّی : شکر ہے جدید (بدعتی) تحقیق مان گئے ہو۔ اب فیصلہ خود کرلو کہ امت محمدیہ میں ہو یا خارج اسلام ہو کیونکہ جناب سلفی نے تسلیم کرلیا ہے۔ (مکالمہ کا ص ۱۲ ملاحظہ کریں۔)

کہ اللہ نے امت محمدیہ کو ایک دن پر متفق نہیں کیا نیز لکھا ہے تاریخ پر بحث (تحقیق) فضول ہے اس کا تعلق ایمانیات سے نہیں ہے۔ یہ خوش قسمتی ہے کہ ایک

دن پر متفق نہیں کیا، لہٰذا جناب تم نے جو ۹ تاریخ صحیح بیان کی ہے۔ یہ تحقیق بھی فضول کی گئی ہے۔ اور جس طرح بقول تمہارے اللہ نے ایک دن پر متفق نہیں کیا تو پھر اب تم بتاؤ صحیح تاریخ ولادت ۹ ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کے قرآن کی کونسی آیت پیش کرتے ہو؟ اگر ہے تو پھر تم بدقسمت ہو یا پھر امت محمدیہ سے باہر کیونکہ تم اختلاف میں امت کی خوش قسمتی سمجھ بیٹھے ہو۔ بقول تمہارے نیز یہ بھی بتایئے کہ کیا جس کی تاریخ میں اختلاف ہو وہ کام ناجائز ہوتا ہے؟ کیا عدم جواز کا یہ معیار حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت کر سکتے ہو؟ اگر ہمت ہے تو ایک ہی حدیث پیش کر دو۔

محفل عید میلاد کو وہابیوں نے تسلیم کرلیا

ہفت روزہ ''الاعتصام'' ۱۴۰۳ھ[1] ربیع الاول کے شمارے میں لکھا ہے کہ ☆ پس مولود کی مجلسوں (جلسوں) کا اصل مقصد یہ ہوتا تھا کہ ان میں حضرت ﷺ کے صحیح حالات زندگی سنائے جاتے۔ لوگوں کو اتباع کی دعوت دی جاتی ..... اگر ایسا ہوتا تو ظاہر ہے کہ ان مجالس (جلسوں) سے بڑھ کر مسلمانوں کیلئے سعادت کونین کا ذریعہ اور کیا تھا؟

۞ بہر حال مولود کی مجلس اپنے مقصد کے لحاظ سے ایک دینی عمل ہے۔

خیال رہے: اس کے ہم (اہل سنت و جماعت) قائل ہیں فیشنی اور خلاف شرع حرکات جو بعض شہروں یا نوجوان کرتے ہیں۔ ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۞ ربیع[1] الثانی کے شمارہ میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کا اصل کام یہ ہے کہ وہ صرف ایک

[1] ۱۴۰۳ھ

دن میں عید میلاد النبی ﷺ منا کر فارغ ہو جانے کی بجائے اپنی پوری زندگی کو آپ کی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالنے کی فکر کریں۔

ہم (اہل سنت و جماعت بریلوی) کو اس سے اتفاق ہے آپ بھی ۱۲ ربیع الاول کو عید میلاد النبی ﷺ کا اشتہار شائع کر کے صحیح حالات زندگی رسول اللہ ﷺ بیان کریں۔

مسئلہ حیاتُ النبی ﷺ

وھابی : اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ایک گروہ نبی کی وفات کا قائل نہیں ہوگا۔

سُنّی : اگر گروہ سے مراد اہل سنت و جماعت ہیں تو پھر جھوٹ اور بہتانِ عظیم ہے۔ ہم اہل سنت و جماعت حضرات صحابہ کرام والا مذہب رکھتے ہیں۔ہم حضرت محمد مصطفیٰ تاجدار جہاں ﷺ کی حیات بعداز وفات کے قائل ہیں ۔اس پر زبردست دلائل موجود ہیں۔

(۱) فرمایا امام الانبیاء سید المرسلین ﷺ نے: ''اللہ نے نبیوں کے جسم کو کھانا زمین پر حرام کردیا ہے۔ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے ۔اسے رزق دیا جاتا ہے''۔(ابن ماجہ، مشکوٰۃ، نشر الطیب)

(۲) دوسری روایت میں فرمایا: جو بندہ (میرا امتی) درود پڑھتا ہے خواہ وہ کوئی کہیں ہو اس کی آواز مجھے پہنچ جاتی ہے۔عرض کیا گیا کہ حضور کی وفات کے بعد، فرمایا بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کردیا ہے۔ (اللہ کا نبی زندہ ہے) (جلا الافہام عربی ص ۴۰، ۶۳ ۔ابن قیم جوزی امام الوہابیہ ۔اردو

ترجمہ جو پیش کیا گیا ہے وہ قاضی سلیمان منصور پوری کا کیا ہوا ہے) احادیث کتب صحاح کی کی ابن ماجہ[1] وغیرہ میں بھی موجود ہیں۔

(۳) مجدد وہابیہ علامہ صدیق الحسن خاں نے اپنی کتاب الشمامۃ العنبریہ کے ص ۵۲ پر لکھا ہے۔ ''آپ زندہ ہیں اپنی قبر میں اور نماز پڑھتے ہیں اندر اس کے اذان و اقامت کے ساتھ۔ وَکَذٰلِكَ الْاَنْبِیَاءُ۔ بلفظہٖ''

نیز لکھا ہے کہ آپ پر امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ آپ امت کیلئے استغفار کرتے ہیں۔

حضرات انبیاء کرام زندہ ہیں، وہ نمازیں پڑھتے ہیں اپنی قبور میں۔ یہ احادیث شفاء السقام، جذب القلوب شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور شرح الصدور علامہ محدث جلال الدین سیوطی کے علاوہ متعدد کتب محدثین میں نقل کی گئی ہیں[2]۔ اختصار کے پیش نظر چند حوالے حاضر کردیئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

مسئلہ حیات النبی پر قرآن و حدیث کے متعدد حوالے موجود ہیں۔ اہل ایمان کیلئے

---

[1] حافظ منذری فرماتے ہیں کہ اسنادہٗ جید یعنی اس کی سند جید اور کھری عمدہ ہے۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں اس کے راوی ثقہ ہیں۔ (ترجمان السنہ ج ۳۔ التہذیب ج ۲)

[2] حافظ ابن حجر فرماتے ہیں اس حدیث کی امام بیہقی نے تصحیح کی ہے۔ علامہ ہیثمی فرماتے ہیں سند کے سب راوی ثقہ ہیں۔ علامہ عزیزی، ملا علی قاری نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ غیر مقلدین کے پیشوا قاضی شوکانی نے لکھا ہے کہ حدیث صحیح ہے۔ (تحفۃ الذاکرین) (فتح الباری ج ۲، مجمع الزوائد، السراج المنیر ج ۲، مرقات ج ۲)

مذکورہ چند حوالے ہی کافی ہیں مگر اس کے باوجود وہابیہ دیابنہ کے ملاں اسمٰعیل قتیل نے لکھا ہے۔ ''نبی بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہے۔'' (تفویۃ الایمان) اور اس کے ہم مسلک بھائی ڈاکٹر عثمانی شیطانی نے لکھا ہے کہ ''نبی کا جسم تو مدینہ کی قبر میں ہے ہی نہیں''۔[1] (معاذ اللہ)

؎ خدا محفوظ رکھے ہر اک بلا سے
خصوصاً وہابیہ کی اس وبا سے

وھابی : معلوم ہوا......تم وفات کے قائل ہو (اگرچہ اب حیات النبی کے) پھر وفات کیوں نہیں مناتے ولادت کی خوشی کرتے ہو بار بار وفات کا غم کیوں نہیں کرتے۔ کیا یہ تمہارے عقیدہ پر ضرب کاری ہے؟

سُنّی : جناب نعمت کی خوشی کرنا شرعاً ہمیشہ اور بار بار کرنا محبوب ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم وحدیث شریف میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ کچھ قدرے پڑھئے صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۲۔... پر لیکن وفات کا غم (سوگ) تین دن کے بعد کرنا (منانا) قطعاً جائز نہیں مگر افسوس تم پر اور تمارے علماء نجدیہ پر کہ اس قانون شرعی کے ہوتے ہوئے بھی جگہ جگہ اعتراض کرتے پھرتے ہیں، جبکہ یہ (قانون) حدیث کی کتب میں موجود ہے۔ اس لئے تین دن کے بعد سوگ جائز نہیں۔ میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نعمت خدا کی خوشی قیامت تک ہوتی رہے گی۔

﴿ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ: فرماتے ہیں قواعد شرعیہ کے مطابق ماہ ربیع الاول

[1] نبی اور شہید جنت میں ہیں قبر میں نہیں (ص ۵)

میں اظہار خوشی کرنا مستحب ہے نہ کہ آپ کی وفات پر اظہار غم کرنا۔ (الحاوی للفتاویٰ)
باقی تم بتاؤ تم اپنی تحقیق کے مطابق ۱۲ وفات کو (ربیع الاول کو) جلسے کرتے ہو اور اپنے بڑوں کی دن مناتے ہو۔ کیا اس کا ثبوت قرآن وحدیث میں ہے، کیا صحابہ کرام سے ایسا کرنا ثابت ہے۔ نیز ص ۱۲۵ والی بدعات کا کیا جواز ہے؟ اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسھم ۔ کیا یہ اللہ ورسول پر تقدم نہیں ہے کچھ فکر کرو کیونکہ اگر

ع......ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

وھابی : یہ تو واقعی تقریر صحیح ہے۔ آپ کی بات تحقیقی ہے۔ نیز جو تم نے ص ۱۲۵ پر بدعات فضولیات وہابیہ کا مفصل بیان لکھا ہے۔ صحیح ہے یہ تو ہم زیادتی کرتے ہیں۔ جبکہ یہ کام صحابہ کرام نے نہیں کیے۔ ان کا ذکر قرآن پاک میں نہیں آیا پھر ہمیں نہیں کرنے چاہئیں۔

سُنّی : اللہ تعالیٰ تجھ کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

وھابی : بعض میلادی کہتے ہیں۔ یہ سب کچھ محبت سے ہوتا ہے۔ اگر یہ محبت کی علامت ہے تو ہمیں زیادہ محبت ہے یا صحابہ کو زیادہ محبت تھی۔ ان سے میلاد کے جلسے ثابت نہیں ہیں۔

سُنّی : پھر وہی ضد اور جاہلانہ سوال کر دیا۔ جناب اس کا ثبوت تو خود نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام سے ملتا ہے۔ ذکر میلاد النبی کا کون انکار کر سکتا ہے۔ علماء امت نے اس موضوع پر بہت لکھا ہے جیسا کہ گذرا ص ۱۱۶ / ۱۱۷ پر (ملاحظہ کریں)

باقی تم جو کہہ رہے ہو (بدعات وفضولیات) کیا تم حدیث رسول ﷺ وعمل صحابہ سے دکھا سکتے ہو؟ کیا تم کو صحابہ سے زیادہ محبت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ۔ کیا صحابہ کرام کو اپنے مسلمان بھائیوں (شہداء) سے محبت نہ تھی؟

دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو جا یا سنگ ہو جا

عید میلاد کرسمس کی نقالی ہے اور تشبہ بقوم فھو منھم کا جواب

وھابی : عیسائی اپنے نبی کی کرسمس کرتے ہیں تم ان کی ریس (نقل) کرتے ہو؟ جس نے جس قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔ (الحدیث)

سُنّی: جناب آپ کا خیال غلط ہے۔ اہل سنت وجماعت کرسمس کی نقالی نہیں کرتے بلکہ اسلامی ماحول میں عظمتِ مصطفیٰ، آمد مصطفیٰ ﷺ کے جلسے کرتے ہیں خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ جیسا کہ ص ۱۲۲-۲۳ پر مدلل گزرا۔ ایک بار ضرور پڑھیے۔ انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔ باقی رہی بات تشبیہ والی یہ تمہاری سوچ غلط ہے، جب ہم اس میں اسلام وپیغمبر اسلام کا نعرہ بلند کرتے ہیں تو مخالفت ہو جاتی ہے۔

دیکھو عاشورہ کا روزہ اب بھی جائز ہے۔ حالانکہ یہود مدینہ یہ روزہ رکھتے تھے۔ مسلمانوں کو بھی رکھنے کا حکم دیا ہے یعنی مشابہت کے خوف سے نیکی بند نہ کی جائے گی۔

خیال رہے : کفار وغیرہ سے ہر تشبیہ برا نہیں بلکہ بُری باتوں میں یا ان چیزوں میں

تشبیہ حرام ہے جسے اسلام نے ان کا قومی یا مذہبی نشان قرار دیا ہو۔ (اور ہم بھی اس طرح کریں) نیز تشبیہ اور اشتراک میں بڑا فرق ہے۔ دیکھو ۱۰ ہجری تک ہمارے آقا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن ایک ہی روزہ رکھا اس روزے کو حرام نہ کہا۔ دوم تھوڑے فرق سے تشبہ اُٹھ جاتا ہے بظاہر اشتراک اگر چہ رہے تشبہ کے بہانے عبادت بند نہ کرو اب تم ہزار ایسے مذہبی کام کر رہے ہو غیر مسلم بھی مذہبی سمجھ کر کرتے ہیں۔ کیا تم اپنی عبادت بند کر دو گے؟ نجدی مولوی اس کو غیر مسلموں کے تہواروں سے تشبہ دیکر گستاخی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ کیا کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ غیر مسلموں کی لمبی لمبی ناف رسیدہ داڑھیوں سے متاثر ہو کر تم نے بھی رکھ لی ہیں؟ وہ بھی سالانہ دن عید مناتے ہیں مسلمانوں نے بھی شروع کر دیئے۔

وھابی : اچھا اگر یہ کرسمس کی نقالی نہیں ہے تو پھر کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان ان بزرگوں سے بھی کم ہے۔ جن کے تم یوم میلاد یا اعراس مناتے ہو دیگر انبیاء کرام کے ایام پیدائش کہاں گئے؟

سُنّی : جناب! ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی اللہ روح اللہ مانتے ہیں کیا تم نہیں مانتے۔ ہم ان کی شان بزرگوں سے کم نہیں بلکہ حضرت سیدنا صدیق اکبر سے بھی زیادہ مانتے ہیں۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

؎ خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

اگر تم بھی مانتے ہو تو پھر حضرت عیسیٰ نبی اللہ کے نام پر سیرت عیسیٰ کانفرنس سالانہ کیوں نہیں کرتے؟ یوم صدیق وعظمت صحابہ واہل بیت شہدائے اہل حدیث کے جلسے کرتے ہو کیا حضرت عیسیٰ کی شان ان سے کم ہے، بتاؤ حضرت عیسیٰ وآدم کے اجلاس کہاں گئے۔ شہدائے اہل حدیث کانفرنس کرتے ہو، شہدائے صحابہ کے اجلاس کہاں گئے۔

؎ افسوس کہ تم کو حقیقت کا کچھ بھی اثر نہیں
الزام مجھ کو دیتے ہو اپنی خبر نہیں

وھابی : ایک بات ضرور ہے اگر یہ ایام ومیلاد کے جلسے واعراس اولیاء جائز ہوتے تو نبی پاک صحابہ کرام کو ترغیب ضرور دیتے حالانکہ ایسا نہیں ہے؟

سُنّی : قرآن وحدیث سے اس کا ثبوت ہے۔ مزید اس کا جواب ص ۱۲۱،۱۲ پر پڑھیے کیونکہ .... حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو نہ آسکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

وھابی : خوشی کرنا اور خوشی منانا اور ہے؟ (فرق ہے)

سُنّی : جناب! یہ فرق قرآن وحدیث سے ثابت کریں کہ خوشی کرنا جائز ہے، خوشی منانا حرام ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ

ع .... جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

تم ہر سال جشن نزول قرآن ودیگر ایام وغیرہ کرتے ہو کیا یہ منانا بدعت نہیں ہیں۔

وھابی : یہ تمہاری سب باتیں ماحول کی پیداوار ہیں انگریز نے سکھائی ہیں کہ جلسے،

جلوس جتنے مرضی کرنا۔ اسلام کی شوکت جلوس نکالنے سے نہیں ہے؟ یہ غیر مسلموں کی نقالی ہے۔ اسلام کی شوکت وفلاح احکامات پر عمل کرنے سے ہے۔

سُنّی : جناب.... یہ تو ٹھیک ہے کہ احکامات پر عمل کرنا فلاح دارین ہے مگر جس عمل خیر (میلاد) کو تم بدعت کہہ رہے ہو اگر صاحب میلاد حضرت محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔ ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان وہ ہیں جہان کی جان ہے تو جہان ہے

باقی ان کو مذکورہ محفل میلاد وغیرہ امور خیر کو تم بدعتیں اور انگریز کی نقالی کہہ کر روکنے کی ناکام کوشش کررہے ہو۔ یہ سوچ ہی غلط ہے، اگر اہل سنت وجماعت کے جلسے جلوس ومحافل انگریزوں کی تعلیم ونقالی ہے۔ تو جناب کے اکابرین وقائدین وملان حضرات سب ہی بدعتی ہیں اور انگریز کی نقال[1] ہیں نیز انگریز منکر رسول ہے یہ گستاخ رسول پاک ﷺ ہیں۔ مگر ہم تو ہر اسٹیج پر اعلان کرتے ہیں۔

رسول اللہ پہ صدقے جان ہماری یہ فانی زندگی قربان ہماری (ﷺ)

وھابی : میلادی حضرات وعید میلاد النبی کو منانے کی دلیل ابولہب کا واقعہ (کہ ابولہب آپ کی پیدائش پر لونڈی کو آزاد کیا ہے) پیش کرتے ہیں جس کا مطلب ہوا عید میلاد النبی سنت ابولہبی ہے۔ معاذ اللہ[2] (پمفلٹ ص ۱۱)

---

۱ دیکھئے بدعات وہابیہ۔ جلسے، جلوس اہل حدیث ص ۱۵ ۲ از سلفی وہابی نجدی

سُنّی : جناب.....نے تخفیف عذاب ابولہب کا واقعہ جو صحیح بخاری شریف میں اور عینی شرح بخاری میں ہے۔ یہ منظر دیکھنے والے حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ سب ہضم کر لیا نیز جو اس واقعہ سے شروح میں شارحین نے جو کچھ لکھا ہے وہ شیر مادر سمجھ کر پی لیا اور غلط نتیجہ نکال کر پیش کر دیا۔ یہ سب گندی ذہنیت کا نتیجہ ہے کیونکہ کوئی بھی مسلمان عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابولہب کی سنت سمجھ کر یا اس واقعہ کو بنیاد بنا کر میلاد کا جلسہ نہیں کرتا۔ بلکہ تائیداً پیش کیا جاتا ہے وہ بھی اپنی طرف سے نہیں بلکہ جلیل القدر علماء و محدثین اسلام کے حوالہ سے اگر بیان کرنا غلط ہے۔ سنت ابولہبی ہے اسلام کے خلاف ہے تو پھر محدث قسطلانی، جلال الدین سیوطی، ابن جوزی، محدث ملا علی قاری محدث زرقانی، حافظ شمس الدین، حافظ ابن ناصر الدین دمشقی، امام ابن حجر، ابن جزری، امام قرطبی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہم[1]، مختصر سیرت الرسول از عبداللہ بن محمد عبدالوہاب پر کیا فتویٰ ہے؟ اگر ہم پر فتویٰ لگاتے ہو تو مذکورہ بالا محدثین و محققین[2] رحمۃ اللہ علیہم کیونکر محفوظ رہ سکتے ہیں کیونکہ مذکورہ جلیل القدر علماء امت نے اس واقعہ کو (محفل میلاد کے موضوع پر لکھتے ہوئے) خندہ پیشانی سے اپنی کتب میں نقل فرمایا ہے۔ اس سے اظہار مسرت کرنا دلیل بنایا ہے۔ باقی احباب اہل سنت و جماعت تو ذکر آمد رسول خدا کرنا سنت خدا و سنت صحابہ و عمل اولیاء و عظام سمجھتے ہوئے کرتے ہیں۔

---

[1] مذکورہ محدثین کا مقام ص ۱۲۲ تا ۱۴۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

[2] جسے شوق ہو اپنے بڑے کی عربی کتاب کا حصہ دوم ص ۱۳ پڑھ لیں۔

؎ حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

وھابی : یہ بھی عام دنوں کی طرح ایک دن ہے۔ اسلام میں اس کی خاص اہمیت نہیں ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو عام دنوں کی طرح گزارتے تھے۔

سُنّی : کچھ دن ابھی کتب احادیث کا مطالعہ کرو اور کتب شروح حدیث وکتب محدثین پڑھنے کے بعد جن کا ابھی ذکر ہوا ہے۔ میلاد شریف کے دن کی اہمیت کا پتہ خود بخود چل جائے گا۔ لعلکم تعقلون۔

وہابیوں کی بدعت کی خانہ ساز تعریف

وھابی : جن ایام یا بدعات کو آپ اہل حدیث کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ وہ ہیں تو غلط مگر بدعت نہیں کیونکہ ہر نیا کام بدعت نہیں ہوتا وہ (کل بدعة ضلالہ) گمراہی نہیں ہیں۔ ❖ دین کے اندر کسی نئے کام کا اضافہ بدعت ضلالہ ہے۔

❖ بدعت وہ ہے جو نیک نیتی سے کام کیا جائے مگر قرون ثلاثہ میں اس کا وجود نہ ہو

❖ عمل غلط ہو سنت کے مطابق نہ ہو بدعت اور رسم میں تھوڑا سا فرق ہے۔ دنیاوی ضروریات اور رسومات بدعت کے زمرے سے باہر ہیں۔ یہ فضولیات کی قبیل سے ہیں...... بدعت وہ جس کا تصور دینی ہو اور ثواب کی امید ہو۔ نیکی کا کام سمجھ کر کرنا اور نہ کرنے پر گناہ کا خیال ہو نہ کرنے والے کیلئے ایمان کا مسئلہ بنا دیا جائے۔ یہی تصورات تم میلادیوں کے ہیں لہٰذا یہ بدعت ضلالہ ہے۔ (خلاصہ پمفلٹ سلفی وہابی)

سُنّی : جناب..... بدعت کے معنی ہی نیا کام ہے۔قرآن وحدیث سے یہی ثابت ہے۔باقی ہر نیا کام بدعت سئیہ نہیں ہے۔ہم دین کے اندر کوئی نیا فرض واجب نہیں ثابت کر رہے بلکہ قرآن وحدیث پر ہی عمل کرتے ہیں۔صرف ہیئت کذائیہ میں کچھ فرق ہے۔اس امر مستحسن کی اصل ثابت ہے۔ دین کے اندر (یعنی منصوص دین میں) اضافہ بدعت سئیہ، منع ہے۔

احداث فی الدین فی العقیدہ، منع ہے۔احداث للدین جائز ہے۔دین کیلئے اچھا کام جاری کرنا حدیث سے ثابت ہے اس کا بہت اجر ہے۔(مسلم، مشکوٰۃ)

جسے کامل مسلمان اچھا جانے وہ کام بھی اچھا ہوتا ہے۔(کتاب الروح)

باقی قرون ثلاثہ کے کام نہ تو سنت ہیں اور نہ ہی اس کے بعد بدعت سئیہ ہیں۔اگر یہی بنیاد بدعت ہونے نہ ہونے کی ہے۔جو تم نے بیان کی ہے تو یہ سارے امور جن کو آپ دن رات ثواب جان کر کرتے ہیں یہ کیوں بدعت نہیں۔حالانکہ یہ سب نو ایجاد اور قرون ثلاثہ کے بعد کے ہیں اور کئی کام قرون ثلاثہ کے اندر مسلمانوں سے خلاف شریعت ہوتے رہے ہیں۔کیا وہ سب سنت ٹھہرے گئے؟ (فرقے پیدا ہوگئے تھے)

ہم اہل سنت وجماعت جلسہ میلاد وغیرہ کو باعث برکت سمجھتے ہیں۔اگر کسی مجبوری کی بنا پر کوئی اس میں شامل نہ ہوا۔اسے نہ گستاخ کہتے ہیں نہ ایمان کا مسئلہ بناتے ہیں۔ہاں جو امور خیر کو بُرا کہہ کر انکار کریں اور روکے اور ذکر میلاد پر خوش نہ ہو وہ

مسلمان نہیں ہے۔ (دیکھئے حوالہ مجد اہل حدیث کا صفحہ ۱۴۴)

سوال : جناب تم جو کررہے ہو جن کا ذکر ص ۱۲۵ اپر ہے۔ ایک بار پڑھ لیں، کیا گناہ اور غلط سمجھ کر جان بوجھ کر کرتے ہو؟ یا فضولیات میں لگے ہو۔ کیا اسراف ورسمیں کرنا جائز ہیں؟ اگر اچھا اور ثواب کی امید پر کرتے ہو تو یہ بدعات ہیں۔ لہٰذا تم یہ کام کر کے گمراہ ٹھہرے۔ لہٰذا تم اپنے وضع کردہ اصول کے مطابق مسلمان بھی نہیں رہتے۔ اگر دینی تصور اور ثواب ونیکی (کا جزیہ کارفرما) سمجھ کر کرتے ہو تو یہ فضولیات کی قبیل سے (اسراف) ہے۔ یہ رسومات ہیں جو بدعات سے زیادہ خطرناک ہیں اور ایسا کرنا گمراہی ہے، فضول خرچی وشیطانی کام ہیں۔ کیا ایسا کرنے کا تم کو اسلام حکم دیتا ہے؟

ؔ شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر ہیں پھینکتے
دیوار آہنی پر حماقت تو دیکھئے

نماز مغرب کے تین فرض کی بجائے چار

وھابی : نیک نیتی کے ساتھ عمل کا نیک ہونا بھی ضروری ہے مثلاً ایک آدمی خلوص کے جذبے سے سرشار ہو کر مغرب کی نماز تین فرض پڑھنے کی بجائے چار فرض پڑھ لیتا ہے ہم کہیں گے تو نے نماز برباد کردی۔ اس کا کوئی ثواب نہیں۔ ثواب تو اسی عمل کا ہے جو سنت نبوی کے مطابق ہو۔

خیال رہے : ایسا اخلاص وجذبہ تو جہالت کا (جو میلادیوں نے سمجھ لیا ہے) پیدا کرتا ہے۔

سُنّی : یہ ایک دھوکہ ہے جو تم نے نماز مغرب کے فرضوں کے اضافہ کے پردہ میں امت کو دیکر لاکھوں خیر و برکت کے کاموں (اعمال) سے روکنے کی کوشش کر رہے ہو، حالانکہ تم لوگ (ص ۱۲۵) والے تمام امور ثواب سمجھ کر رہے ہو۔

ع .... شرم تم کو مگر نہیں آتی ؟

کیا اس غلط قیاس کے مطابق اگر کوئی جذبہ محبت سے سرشار ہو کر نماز فجر کی قرأت میں ایک سو سے زیادہ آیات پڑھ لے۔ ایک سورت کے ساتھ دوسری سورت مکمل پڑھ لیں۔ اسی طرح ظہر و عصر میں جن سورۃ کے پڑھنے کا ذکر آیا ہے اس کے ساتھ کوئی سورت اور پڑھ لے۔ اسی طرح عشاء و جمعہ کی نماز میں وہ وتروں کی رکعتوں میں ایک ایک سورت پڑھنے کی بجائے دو پڑھ لے کیا تم کہو گے کہ یہ صحیح مرفوع مشہور متواتر حدیث سے سب کچھ ثابت کرو۔ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ استغفار پڑھ کر جذبہ محبت سے سرشار ہو کر دس بار اور پڑھ لیتا ہے اور ۳۳ بار تسبیح تکبیر اور تحمید کے بعد مزید سو بار حمد و تکبیر پڑھ لیتا ہے یا درود شریف وغیرہ پڑھ لیتا ہے۔ کیا یہ سب کچھ برباد ہو جائے گا ؟ کیا یہ جذبہ جہالت کا پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح تحیۃ الوضو کے نفل پڑھنے کے ساتھ چار رکعت نفل عبادت سمجھ کر پڑھتا ہے۔ تمہارے وضع کردہ اصول کے مطابق یہ سب جہالت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما[1] نے حج کے تلبیہ میں جذبہ محبت سے سرشار ہو کر تعظیم الٰہی کے پیش نظر اپنی طرف سے کچھ الفاظ کا اضافہ کیا تھا۔ صحابہ و تابعین کا اسی پر عمل ہے۔ (جامع ترمذی)

---

[1] حضرات صحابہ کرام جذبہ محبت میں وہ کر گزرتے تھے اگر جناب جیسا کوئی مفتی ہوتا تو نہ جانے کیا فتویٰ لگا دیتا۔

تم اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کا مفہوم غلط بیان کر کے نجدی اصول بنا کر امت کو لاکھوں امورِ خیر سے روک رہے ہو۔ فَافْعَلُوا الْخَیْرَ۔ کیوں نہیں پڑھتے۔

﴿اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ کی مسجدوں سے روکے ان میں نام خدا لینے سے۔(القرآن پ ۱)﴾ ﴿فرمایا جہاں میرا ذکر ہو گا وہاں تیرا ذکر ہو گا۔(الحدیث)

مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُھَا وَوِزْرُھَا مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ (مشکوٰۃ بحوالہ مسلم)

جو شخص[1] اسلام میں کسی اچھے طریقہ کو رائج کرے گا تو اس کو اسکے اپنے عمل کرنے کا ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ ہو گی اور جو اسلام میں کسی بُرے طریقہ کو رائج کرے گا تو اس شخص پر اس کے رائج کرنے کا بھی گناہ ہو گا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی گنا ہو گا جو اس کے بعد اس پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہو گی۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بدعت حسنہ[2] بھی ہوتی ہے اور سیئہ بھی۔ اس کا انکار کرنا حدیث کا انکار ہے۔ یہ حدیث بہت جامع ہے اس سے بہت قانون ظاہر

---

[1] مولوی محمد اسماعیل نے اسی طرح ترجمہ کیا ہے۔ جو آدمی اسلام میں اچھا طریقہ شروع کرے۔

[2] بدعت حسنہ و بدعت سیئہ کی تقسیم امام نووی کے شارح مسلم سے اور دیگر محدثین سے ثابت ہے۔۱۲

ہوتے ہیں۔

دوسری حدیث میں ہے جس کو مومن اچھا سمجھیں وہ کام اللہ کے ہاں بھی اچھا ہے۔ (کتاب الروح، ابن قیم)

معلوم ہوا.........امت کے جید علماء و محققین محدثین مفسرین اولیاء کاملین نے جن کے حوالے سے میلاد النبی ﷺ منانا، خوشی کرنا، اہتمام کرنے اور جواز پیش کرنے کے سلسلہ میں گزرے ان پر ہمیں عمل کرنا چاہیے۔ لَا تَجْمَعُ اُمَّتِیْ عَلَى الضَّلَالَةِ۔ میری امت گمراہی پر مجتمع نہیں ہوگی۔ (مقاصد حسنہ ص ۴۵۴، ترمذی، مستدرک)

فاعتبروا یا اولی الابصار۔ (قرآن، پ ۲۸) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔

وہابی: پیدائش نبی کی خوشی کرنا (عید میلاد النبی کے جلسے جلوس کرنا) بدعت ہے۔ تم ثواب کی امید کرتے ہو قیامت کے دن تو ایسے لوگوں کو حوض کوثر سے[1] پانی بھی نصیب نہ ہوگا۔ حالانکہ وہ نمازی بھی ہوں گے، وضو کی جگہیں چمکتی ہوگی۔ (عام وہابی کہتے پھرتے ہیں)

سُنّی: ۔

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعن پاکاں کند

تمہارے ہی متعلق کہا گیا ہے۔

---

[1] کون حوض سے پانی پیے گا، کس کا منہ کالا ہوگا۔ کون روشن چہرے والے ہوں گے، ناجی جماعت کونسی ہے۔ یہ تفصیل جاننے کیلئے ص ۱۶۱ ملاحظہ فرمائیں۔

تجھ پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
منکرو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

لیکن............

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دُھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

اور کسی نے کیا خوب کہا ہے !

میرے مولا کے میلاد کی دھوم ہے
ہے وہ بدبخت جو آج محروم ہے

سبحان اللہ!

وہ حبیب پیارا تو کرے عمر بھر کرے فیض وجود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر تیرے دل میں کس سے بخار ہے

اللہ کے فضل و کرم سے حقیقت یہی ہے کہ

آؤ مشتاقان محفل ،محفل میلاد میں
رحمتیں بے حد ہیں نازل محفل میلاد میں

یہ قیمتی ذخیرہ

خیال رہے! محبان رسول و مشتاقان محفل میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اہل سنت و جماعت کا یہ عمل خیر بدعت سیئہ ہے یا حسنہ اس کی اصلیت کیا ہے، یہ کتنا بابرکت عمل ہے؟

یہ تو بندہ نے بفضلہٖ تعالیٰ معتبر و مستند کتب سے تحقیقی والزامی اور تاریخی حقائق اکابرین امت، محدثین و محققین کے حوالہ جات کا ایک قیمتی ذخیرہ پیش کردیا ہے بلکہ جناب کے گھر سے بھی دلائل مہیا کردیئے ہیں۔

انشاءاللہ العزیز......اس ذخیرہ کا جواب نہیں ہوسکتا۔ اگرچہ جوابی مکالمہ (کتابچہ) مختصر ہے۔ مگر جامع ولاجواب ہے۔ مولیٰ تعالیٰ قبول فرمائے۔

ع............گر قبول افتدز ہے عزو شرف

اگراب بھی تسلی و تشفی نہ ہو اور ذکر میلاد کی محفل میں نہ آئے تو ان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ نقل کردہ گذشتہ صفحات والے اپنے مسلک کے خانہ ساز پروگرام منعقد کریں ورنہ وجہ فرق بیان کریں۔ نیز محدثین، علماء امت و مخالفین کے اکابرین کے جو حوالہ جات احاطہ تحریر میں لائے گئے ہیں، ان پر کیا فتویٰ ہے؟ باقی بندہ کی اپیل ہے کہ بہرحال ......آؤ سب مل کر بیٹھیں پیار کی باتیں کریں

دو جہاں کے سرور سردار کی باتیں کریں (صلی اللہ علیہ وسلم)

کیونکہ..........حبیب حق ہیں خدا کی نعمت بنعمة ربك فحدث

یہ فرمان مولیٰ پر عمل ہے جو بزم مولد سجا رہے ہیں

وھابی : اب حقیقت کھل کر سامنے آگئی کہ جناب نے بڑے اچھے انداز میں دلائل و حقائق کی روشنی میں سمجھایا ہے۔ آپ کی نوازش ہے کہ مجھے صحیح فکر دی۔ میں نے آپ کا قیمتی وقت لیا ہے۔

سُنّی : جناب میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو ہدایت عطا فرمائے۔

ے حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں
خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

اور حق یہ ہے ......

ے عید میلاد پہ قُرباں ہوں ہماری عیدیں
کہ اسی عید کا صدقہ ہیں یہ ساری عیدیں

طالبِ دُعا: احقر محمد سرور قادری گوندلوی گوندلانوالہ گوجرانوالہ

صفر المظفر ۱۴۱۳ھ

.... تمت بالخیر ....

حسن کائنات کا مرکز ......مکان ولادت

لَا اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ (سورۃ بلد) مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم (اس شہر میں تشریف فرما ہو)۔ سَلٰمٌ عَلَیْہِ یَوْمَ وُلِدَ (سورۃ مریم آیت ۱۶) اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا۔ گویا انبیاء علیہم السلام کی ولادت گاہ و دن بارگاہ الٰہی میں خاص اہمیت و رحمت و سلامتی کے دن کی حیثیت رکھتا ہے، اس دن و مقام کا شرف بیان کرنا سنت الٰہیہ ہے۔ پھر یوم ولادت مصطفیٰ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف و کمال کا کیا عالم ہو گا۔ جس ہستی پر اللہ جل جلالہٗ ہر وقت درود و سلام بھیجتا ہے۔ راہ چلتے شجر و حجر بھی سلام کرتے ہیں۔ کعبۃ اللہ مکان عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کو جھک کر سلام کرتا ہے۔ یہ وہی ولادت گاہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جس خطہ زمین پر آپ کا نزول اور آپ کا پہلا قدم پڑا۔ یہ وہی مقام ہے جس نے سب سے پہلے باعث تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی، جس ہوا کا پہلا سانس آپ کے اندر جذب ہوا تھا۔ اسی مکان آمنہ میں اس کو گزرنے کی سعادت نصیب ہوتی تھی۔

- ولادت کے وقت تمام ستارے اسی کی طرف اُتر کر چراغاں کر رہے تھے۔ مشرق و مغرب تک پوری دنیا جو بقعۂ نور بن گئی۔ اسی ولادت گاہ سے اُٹھنے والی روشنی تھی۔ آسمان کے دروازے اسی مکان کیلئے کھولے گئے تھے۔ مکان جنت کو اسی مکان کی دہلیز کیلئے سجایا گیا تھا۔ حورانِ بہشت اسی بیتِ عبداللہ کی طرف آ رہی تھیں۔ حضرت خلیل اللہ و حضرت آدم صفی اللہ و دیگر انبیاء کرام یہیں سیدہ آمنہ کو مبارک باد دینے

تشریف لاتے رہے۔ جنتی مشروبات اسی مکان پر حاضر کیے گئے تھے، کائنات ارضی وسماوی مکۃ المکرمہ کے اسی مقدس مکان کی طرف جھک گئے تھے، فلک وملک سلام عقیدت پیش کر رہے تھے۔ اُونچے اُونچے محلے، محلّہ بنی ہاشم کے سامنے سر جھکائے ہوئے تھے۔ کوہ ثور وحرا ابوقبیس کے دامن کے سامنے کمر جھکا کر نیاز عقیدت پیش کر رہے تھے۔

❁ جنت کے گلزار مکہ کے بازار حرم کعبہ کے شمال مشرق، قشاشیہ محلّہ کی سوق اللیل نامی گلی (کائنات کے حسن عظیم کلی کے) پُرانوار نظاروں پر قربان ہو رہے تھے۔ صفاء ومروہ مکان عبداللہ کی طرف سعی کر رہے تھے۔ مقام ابراہیم خلیل اللہ تشکر کے سجدے کر رہا تھا، بناء خلیل اللہ واسماعیل علیہما السلام بھی ظہور دعا پر وجد کر رہی تھی۔ ماہ وسال اپنے سفر حیات کا حاصل دیکھ کر سفر کی پُرخار راہوں پہ چلنے کا مقصد پا چکے تھے، بہاریں جھوم رہی تھیں، گلشن ہستی عشق ومستی میں ڈوبا ہوا تھا۔ راتیں پُرنور ہو رہی تھیں' کونین انوار ربانی سے جگمگا اُٹھے۔ اُم القراٗ مکہ مکرمہ بر مکان عبداللہ ذبیح اللہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ طیبہ طاہرہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی گود مسعود میں ربیع الاول ۱۲ تاریخ صبح صادق کے وقت صادق الامین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر سر مبارک سجدہ میں رکھ دیا۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

پہلے سجدے پہ روزِ ازل سے درود
یادگاریٔ اُمت پہ لاکھوں سلام

فخر سعادت مکان ولادت

۞ امام دردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مکہ مکرمہ میں آپ کی ولادت کی جگہ مسجد حرام کے بعد سب سے افضل ہے۔ اہل مکہ عیدین سے بڑھ کر وہاں محافل کا اہتمام کرتے ہیں۔ (جواہر البحار ج ۳)

۞ حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں۔ میں ولادت کے روز حاضر تھا۔ مکان ولادت میں لوگ حاضر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھ رہے تھے، ملائکہ انوار رحمت نزول ہوتے دیکھا، بیان نہیں کر سکتا۔ (فیوض الحرمین۔ ص ۳)

۞ ۱۲ ربیع الاول کی رات ہر سال باقاعدہ مسجد حرام میں اجتماع ہوتا ہے، تمام علاقوں کے علماء، گورنر چاروں مذاہب کے قاضی جمع ہوتے ہیں۔ وہ مکان ولادت کی زیارت کو حاضر ہوتے ہیں۔ وہاں بہت بڑا اجتماع ہوتا ہے جگہ نہیں ملتی۔ یہ دعا کی مقبولیت کا مقام ہے۔ انتظامیہ کی سلطان وقت دستار بندی کرتا ہے۔ (الاعلام باعلام بیت اللہ و الحرام ص ۱۹۶، امام قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ)

۞ امام سخاوی فرماتے ہیں۔ اہل مکہ خیر و برکت کی کان ہیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت پر حاضر ہوتے ہیں۔ حاضرین میں لنگر تقسیم ہوتا ہے، اہل مدینہ بھی محافل کرتے ہیں۔ (المورد الروی فی مولد نبوی ص ۳۰ ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری)

۞ ہمیشہ اہل حرمین مکۃ المکرمہ و مدینہ منورہ والے محافل میلاد کا انعقاد کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔ (المولد النبوی ص ۵۷ محدث امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ)

۞ ہمارے ہاں میلاد و اذکار کی محافل ہوتی ہیں' جائز ہیں۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۲۹۔ امام حجر مکی)

۞ ہر سال مکہ مکرمہ میں ۱۲ ربیع الاول کی رات کو مکان ولادت کی زیارت کو حاضر ہوتے ہیں۔ بہت بڑا اجتماع ہوتا ہے پھر واپس آ کر مقام ابراہیم پر خصوصی دعا ہوتی ہے۔ (الجامع اللطیف از امام محمد بن جار اللہ)

۞ مدینہ منورہ میں محفل مسجد نبوی شریف میں ہوتی ہے اور مکہ معظمہ میں بر مکان ولادت نبی اکرم ﷺ ہوتی ہے۔ (تاریخ حبیب الٰہ۔ مفتی عنایت اللہ کاکوروی)

۞ ولادت کے دن مکہ شریف میں لوگ خوش نظر آتے ہیں۔ شریف مکہ اور کمانڈر حجاز مع سٹاف جائے ولادت پر جا کر محفل کرتے ہیں۔ بہت بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ ۲۱ توپوں کی سلامی ہوتی ہے، تقاریر ہوتی ہیں، روشنی کا خصوصی اہتمام ہوتا ہے، مکہ رشک جنت بنا ہوتا ہے۔ سیرت محمدیہ ﷺ بیان کی جاتی ہے۔ بہت سکون و وجد ہوتا ہے۔ سامعین نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ سنتے رہے ہیں۔ (اخبار القبلہ مکہ مکرمہ، ماہنامہ طریقت لاہور مارچ ۱۹۱۷ء)

۞ شب ولادت میں خوشی کرنا، مولد شریف پڑھتے وقت قیام کرنا کھانا کھلانا یہ سب آپ ﷺ کی تعظیم میں داخل ہیں۔ (الدرر السنیہ فی رد الوہابیہ ص ۲۰۔ شیخ الاسلام سید احمد بن زینی مفتی بیت الحرام)

۞ یہ محبوب ادائیں: حضور پرنور ﷺ کے میلاد شریف کی محافل کے انعقاد کو علماء اور مسلمانوں نے تمام ممالک میں مستحسن قرار دیا ہے اور ہر گوشہ عالم میں یہ محافل برپا

ہوتیں، چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ "ما راٰہ المومنون حسنا فھو عنداللہ حسن ۔" اہل ایمان جس چیز کو اچھا سمجھیں وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں بھی اچھی ہے۔ آپ کے میلاد پاک کی محفل کا انعقاد گویا آپ کے ذکر کو زندہ کرنا ہے اور یہ ہمارے نزدیک اسلام میں مشروع ومحبوب ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ حج کے اکثر اعمال بلاشبہ پیش آنے والے اہم واقعات کے یادگاریں اور تعریف کیے گئے مقامات کی پسندیدہ محبوب ادائیں ہیں۔ (لہٰذا جائے ولادت پر ذکر ولادت کی محافل بھی ایسی پسندیدہ محفل ذکر اور مقدس مقام کی یادگار ومحبوب اداؤں میں سے ہے) (حول الاحتفال بالمولد النبی الشریف ص ۱۳۔۱۸ تالیف شیخ علامہ محمد بن علوی المالکی استاد مسجد الحرام مکہ مکرمہ)

❁❁❁❁❁

آہ! یہ کعبۃُ اللہ کو آباد کرنے والے محبوب ﷺ کا مکان ہے

ایک صلح کلی قسم کا مصنف لکھتا ہے۔

''میں مولد نبی اور بیت نبی ﷺ کے پاس کھڑا یہ سوچتا رہا کہ انسان کیا ہے؟ حضور کی مکی زندگی یاد آگئی ان مکہ والوں (کفار) نے حضور سے کیا سلوک کیا تھا کہ ان کے مکانوں سے وہی سلوک، عشق یہاں کچھ اداس ہو جاتا ہے کہ اہل مکہ (سعودی نجدیوں) نے محمل اُجاڑ دیئے ہیں اور محل اُٹھا لئے۔ یقین جانئے شورش کاشمیری مرحوم نے جو کچھ کہا سچ ہے۔ (ملاحظہ ہو۔ شب جائے کہ من بودم ص ۶۴۔ شورش کاشمیری)

راقم الحروف کو بفضلہٖ تعالٰی بفیضان نظر پیرومرشد بیت اللہ کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ حرم کعبہ سے متصل شاہ فہد کا محل جس کی عمارت مسجد حرام سے بھی بلند فلک بوس ہے۔ ہر طرف قمقمے قمقمے ہی نظر آتے ہیں، رنگین وخوبصورت اتنا کہ دیواریں بھی شیشہ ہی معلوم ہوتی ہیں مگر ساتھ جب صفاء شریف کی طرف سے باہر نکلیں تو جبل ابوقبیس کے دامن میں (برلب سڑک منٰی کو جانے والی سرنگ کے بالمقابل) ایک طرف سڑک دوسری طرف بس اسٹینڈ کے ساتھ چھوٹا سا ٹکٹ گھر۔ آہ......درمیان میں دریتیم رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی جائے ولادت یعنی والدین کریمین رسول اللہ ﷺ کا رہائشی مکان مقدس پریشان حال نظر آتا ہے۔ چاروں طرف مٹی کے انبار کوڑا کرکٹ کے ڈھیر، دروازہ سطح زمین سے دو فٹ نیچے ہے۔ سامنے کنکریاں صفائی رنگائی کے بغیر ہی پُر جمال نظر آتا ہے۔ مکان ولادت پر

کوئی نشان یا کتبہ نظر نہیں آتا، یہ ان شاہوں کی سنگ دلی کے نشانات ہیں۔ چاروں طرف گاڑیوں کے ہارن ودھواں کا زور وشور، سورج کی تپش حاضر ہونے والے زائرین کیلئے عشق ومحبت کے امتحان کا سامان خوب بنتے ہیں، حاضری کے وقت میرا دل دھک دھک کرنے لگا، بس ساکت وصامت کھڑا سوچنے لگا کہ سعودی شہزادوں نے اپنی نفس پرستی کیلئے بیویوں کے تاج محل بناڈالے لیکن محبوب کائنات ﷺ کے والدین کی رہائش کی مقدس یادو آخری رسول خدا ﷺ کی ولادت پاک کی مقدس جگہ نہ صفائی ہے نہ روشنائی۔ مگر پھر بھی پُر جمال ہے۔ دل خون کے آنسو رونے لگا۔ آنکھوں سے آنسوں کی لڑیاں جاری تھیں۔ کتابوں میں پڑھی ہوئی یادوں کا حسین منظر سامنے تھا۔ میرے ساتھ مل کر دست بستہ کھڑے عین جائے ولادت کے سامنے (جو کھڑکی کھلی ہونے کی وجہ سے سامنے تھی) صلوٰۃ وسلام وسلام اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) کے چند اشعار عرض کئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اگست ۲۰۰۶ء کی حاضری میں مکان ولادت کے اندر جانے کی سعادت حاصل ہوئی تو دیکھا کہ اندرون کمرہ چند کتابیں الماریوں میں سجی ہوئی ہیں، اندر کھڑے ایک کھڑے عمر رسید بزرگ نے بتایا کہ یہ درمیان والی (قالین والی خالی جگہ) یہی رسول اللہ ﷺ کی جائے ولادت ہے۔ اسی جگہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا تخت سجا ہوتا تھا۔ یہی سجدہ محبوب کا مصلیٰ ہے۔

؎ پہلے سجدے پہ روز ازل سے درود
یادگاری امت پہ لاکھوں سلام

قارئین کرام: افسوس کہ ان کفار مکہ نے خدا کے آخر رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ستایا۔ان نجدیوں نے روح رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مکہ و مدینہ میں ستایا ہے جس آقا نے اللہ کے گھر کو بتوں سے پاک کیا تھا۔وہی حرم خدا، محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے در دولت کو اس حالت میں دیکھ کر گویا سوگوار ہو کر کہہ رہا ہے۔اے نفس پرستوں ان کفار نے مجھ کو آباد کرنے والے سے منہ موڑا۔محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر و کوڑا پھینکا۔آج تم نے ان کے عالیشان گھروں سے یہ ناروا سلوک کیا۔(معاذ اللہ)

(صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم)

"قیامت کے دن روشن چہرے"

مذہب اہل سنت و جماعت کتاب و سنت کی روشنی میں

❁ اللہ کریم کا ارشاد ہے۔ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ ۔(پ۴۔آل عمران:۱۰۶)

ترجمہ : یعنی جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض چہرے سیاہ۔

❁ حضرت عبداللہ بن عمر اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مخبر صادق، عالم ماکان وما یکون حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ آیت مقدسہ کی تعبیر میں فرمایا ہے۔

❁ اہلسنت وجماعت کے چہرے (قیامت کے دن) روشن ہوں گے۔ اہل بدعت کے چہرے کالے ہوں گے۔ (تفسیر درمنثور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، تفسیر مظہری)

❁ امام اسماعیل ابن کثیر یعنی مذکورہ آیت کے ذیل میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح رقمطراز ہیں۔ (ابن کثیر ج۱)

❁ اسی طرح مرقات شرح مشکوٰۃ میں حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مذکورہ بالا آیت کی یہی تفسیر فرمائی ہے یعنی اہل سنت و جماعت کے چہرے قیامت کے دن روشن ہوں گے۔

فرقہ ناجیہ ...... حدیث کی روشنی میں

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ناجی گروہ (جنتی گروہ) اہل سنت والجماعت ہوگا۔

(الملل والنحل از امام محمد بن عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ، تمہید عبدالشکور سالمی)

۞ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۰۵ھ) نے بھی مذکورہ حدیث اپنی کتاب ''احیاء العلوم'' ج ۳ میں نقل فرمائی ہے۔

۞ اسی طرح قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے فرمایا۔فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت ہے۔ (تفسیر مظہری)

۞ امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۵۵ھ) نے فرمایا۔اے بیٹا: مذہب اہل سنت وجماعت پر مضبوطی سے قائم رہو۔ (وصایا امام اعظم)

۞ علامہ احمد بن محمد مغنیساوی علیہ الرحمۃ (متوفی ۱۰۹۰ھ) نے شرح فقہ اکبر عربی کے ص ۲ پر ارشاد فرمایا۔وَلُزُوْمُ طَرِیق اَھْلَ السُّنَۃِ وَالْجَمَاعَۃ۔یعنی فرمایا اہل سنت وجماعت کے طریقہ کو لازم رکھنا۔

۞ حضرت محمد بن سیرین تابعی (متوفی ۱۱۰ھ) کے وقت ہی اہل سنت وجماعت مشہور تھے۔ (تاریخ اہلحدیث بحوالہ مقدمہ صحیح مسلم ص ۱۰۹)

۞ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم (۵۶۱ھ) نے فرمایا: نجات پانے والا فرقہ اہل سنت وجماعت ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

۞ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ (۴۵۶ھ) نے فرمایا: مقتدائے سنیاں ہیں یعنی امام ابوحنیفہ امام اہل سنت ہیں۔ (کشف المحجوب)

۞ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔ ''وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیل'' (سورۃ نحل آیت ۹) آیت مذکورہ کی تفسیر کرتے ہوئے خاتمۃ المفسرین علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں........وہ راستہ اہل سنت وجماعت کا ہے۔ (تفسیر روح البیان)

سواد اعظم کا بیان

❁ حضرت نبی اکرم فخر دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِتَّبِعُوا السَّوَادِ الْاَعْظَم۔ بڑی جماعت کی تابع داری کرو۔ (مشکوۃ بحوالہ ابن ماجہ)

❁ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۶۱ھ) فرماتے ہیں۔ سواد اعظم سے مراد اہل سنت و جماعت ہیں۔ (میزان الکبریٰ ج ۱)

❁ مزید فرماتے ہیں۔ شریف سنی ہر دلعزیز ہوتا ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۱۱۹)

❁ اسی طرح حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آخرت کی نجات کا دارومدار صرف اس پر موقوف ہے کہ اہل سنت و جماعت کا پیروکار ہو۔ (اشعۃ اللمعات، مکتوبات امام ربانی)

اہل سنت و جماعت میں ہی ولی اللہ ہیں

❁ حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ فرماتے ہیں: کشف صدر تب ہی نصیب ہوتا ہے، جب وہ اہل سنت و جماعت کے عقیدہ پر ہوتا ہے۔ اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کے علاوہ کسی دوسرے عقیدہ میں کوئی ولی نہیں ہوا۔ (الابریز شریف، کتاب تنویر القلوب)

❁ حضرت امام زہری فرماتے ہیں: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کی مبارک زندگی میں لوگ اہل سنت ہی تھے۔ (منتخب کنز الاعمال برحاشیہ مسند احمد ج ۵)

❁ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فرمان (جس طرح حدیث پاک رسول اللہ ﷺ

میں اہل سنت و جماعت کا ناجی گروہ) ہونا گزرا ہے۔اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ حضرات ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری کیے ہوئے طریقوں پر قائم ہیں۔(احتجاج طبرسی ص۹۰ مطبوعہ نجف اشرف، ماخوذ فرقہ ناجیہ)

❁ حضرت علامہ محی الدین ابن عربی اپنی تفسیر القرآن ص۴۳۳ پر "اَلْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی" (پ۲۵) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

مَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ عَلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ۔

❁ حضرت علامہ محدث محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۰۲ھ) فرماتے ہیں: علامة اهل السنة الكثرة العلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم۔(القول البدیع)

❁ حضرت ملا جیون استاد شہنشاہ عالمگیر رحمۃ اللہ علیہما (متوفی ۱۱۱۸ھ) کا فیصلہ فرماتے ہیں۔بالتحقيق والصدق فمن كان على الطريق السنة والجماعة۔یعنی تحقیق اور سچائی سے یہ معلوم ہوا کہ اہل سنت و جماعت کا طریقہ درست ہے۔(تفسیرات احمدیہ)

❁ حضرت علامہ علاؤالدین حصکفی (متوفی ۱۰۸۸ھ) فرماتے ہیں: اهل البدعة كل من قولا خالف فيه اعتقاد اهل السنة والجماعة۔جو اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کے خلاف بات کرے وہ بدعتی ہے۔(درمختار)

❁ رحمت کے فرشتے اہل سنت کی قبروں پر مقرر ہوتے ہیں۔(شرح الصدور ص۵۹)

ائمۃ الوہابیہ کی گواہیاں

❁ مذہب اہل سنت و جماعت حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مذہب ہے بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں لوگ اہل سنت تھے۔ (تاریخ اہل حدیث از محمد ابراہیم میر سیالکوٹی وہابی بحوالہ منہاج السنہ ابن تیمیہ)

❁ اسی طرح مولوی داؤد غزنوی نے لکھا ہے۔

جماعت سے مراد صحابہ کرام ہی ہیں۔ اسی فرقہ کیلئے اہل سنت و جماعت کا نام تجویز ہوا اور انہی کیلئے سواد اعظم کا لفظ حدیث میں آیا ہے۔

معلوم ہوا : فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت ہے۔ تمام سلف صالح صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین وائمہ دین ومحدثین صحاح ستہ اسی طریقہ پر کاربند تھے۔ جو اہل سنت و جماعت کا ہے۔ (الاعتصام لاہور ۱۹۵۹ء)

ابن عبدالوہاب نجدی کا دھوکہ :

لکھتا ہے ہمارا مذہب اصول دین میں اہل سنت و جماعت ہے[1] اور ہم فروع میں امام احمد بن حنبل کے مذہب پر (مقلد) ہیں۔ ہم مقلد کو برا نہیں جانتے۔ (تاریخ اہل حدیث بحوالہ اتحاف)

مولوی محمد اسماعیل قتیل کی آخری تمنا :

اپنی کتاب کے آخر میں لکھتا ہے .... "اے مالک ہمارے ہم کو سنی پاک بنا متبع

---

[1] یہ صریح جھوٹ ودھوکہ ہے کیونکہ شیخ نجدی کے تمام عقائد اہل سنت و جماعت کے خلاف اور کفریہ اعتقادات ہیں۔ تفصیل کیلئے پڑھئے۔ تاریخ نجد وحجاز، عقائد وہابیہ۔ از علامہ ضیاء اللہ قادری وغیرہ کتب

سنت کر۔" (تفویۃ الایمان ص ۹۴ مکتبہ سلفیہ لاہور)

سچ ہے ....

؎ حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

معلوم ہوا.......... گذشتہ صفحات میں نقل کردہ تصریحات وحوالہ جات سے واضح ہو گیا کہ نبی غیب دان ﷺ کو اپنے بعد ہونے والی فرقہ بندی کا تفصیلی علم تھا۔ جس کے مطابق آپ نے تہتر فرقوں کی تفصیل فرمادی۔ یہ بھی آپ کی شفقت ہے کہ آپ نے بہتر گمراہ فرقوں سے ناجی گروہ کو ممتاز فرمایا اور خود ان کا نام اہل سنت وجماعت رکھا۔ دوسری حدیث میں ناجی گروہ کو سواد اعظم (مسلمانوں کی بڑی جماعت) سے تعبیر فرمایا۔ اس بات کی وضاحت فرمادی کہ اہل سنت وجماعت وسواد اعظم ہی (ما انا علیہ واصحابی) کا مصداق ہے یعنی جو لوگ میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوں گے۔ یوم تبیض وجوہ۔ کی آیت قرآنی وتفسیر نبوی سے بھی ظاہر ہو گیا کہ بروز حشر اہل حق اہل سنت وجماعت کے چہرے روشن ہونگے اور ان کے مخالف اہل باطل واہل بدعت کے منہ کالے ہوں گے۔ (والعیاذ باللہ) جب رسول اللہ ﷺ نے اہل حق، اہل باطل، اہل سنت اور اہل بدعت میں فرق وامتیاز فرمادیا ہے۔ تو پھر کسی اور کو کوئی نام نہاد "نام" رکھنے کا اور اس پر فخر کرنے کا کیا حق ہے؟

نیز تعجب کی بات ہے کہ اس کے بالکل برعکس مدمقابل بن کر متوازی طور پر مذہب اہلحدیث وجماعت اہل حدیث (وہابی) اور ہر جاہل وغیر ذمہ داری کے اہل حدیث

ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جس کا اہل سنت و جماعت کی تصریحات کی طرح قرآن وحدیث وتفسیر واقوال صحابہ میں کوئی ثبوت نہیں۔

ان سے بچو!

آج کل دیوبندی وہابی تھانوی اور نجدی وہابی جنہوں نے اپنا نام اہل حدیث انگریز سے منظور کروایا ہے۔ اپنے آپ کو اہل سُنت و جماعت کہلا کر سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کی سعی ناپاک میں مصروف ہیں۔ دیوبندی تو اپنے آپ کو اہل سنت و جماعت لکھتے ہیں۔ مساجد کے نام رکھتے ہیں مگر کسی خوش فہمی میں مبتلا نہ ہو۔ یہ سب دھوکہ ہے یہ سب وہابی نجدی ایک ہی گروہ ہے۔ کیونکہ ان کی کتب میں واضح اور صاف اعلان موجود ہیں۔ مولانا منظور احمد نعمانی نے کہا ہم بڑے سخت وہابی ہیں۔ اس کے جواب میں مولانا زکریا نے جواباً فرمایا:

پہلا اعلان : میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔ (سوانح محمد یوسف)

دوسرا اعلان : بھائی ہم یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ و نیاز سے کچھ مت لایا کرو۔ (اشرف السوانح ج ۱)

تیسرا اعلان : مولانا الیاس امام دیوبند اعلان کرتے ہیں۔ فرمایا: مولانا اشرف علی تھانوی نے بہت کام کیا ہے۔ ان کی تعلیم عام ہو جائے۔ یہ مولوی الیاس کی تمنا ہے کہ تعلیمات تھانوی عام ہو جائے۔ اب تھانوی صاحب کا اعلان سنو۔

کہتے ہیں........ اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو تو سب کی تنخواہ کر دوں پھر لوگ

خود ہی وہابی بن جائیں۔ (الافاضات الیومیہ)

مولوی رشید احمد گنگوہی کا اعلان: محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد عمدہ تھے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ا)

اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی، یہ صاف اعلانات ہیں۔ جس میں کسی قسم کا ہیر پھیر نہیں ہے۔ یہ دیوبندی وہابی نام نہاد اہل حدیث نجدی وہابی سب مخالف اہل سنت وجماعت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور مذہب حق اہل سنت وجماعت کا پیروکار بنائے۔ آمین ثم آمین

مسلک اہل سنت وجماعت پر خاتمہ کی دعا

❁ حضرت خواجہ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ دربار الٰہی میں عرض کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَمِتْنَا عَلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِکَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

ترجمہ: اے اللہ ہمیں مسلک اہل سنت وجماعت پر اپنی لقا کے شوق پر موت دے یا ذالجلال والاکرام۔ (دلائل الخیرات)

❁ مفسر قرآن علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد کی وصیت:

عارف باللہ مفسر قرآن حضرت شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے ایک دن قبل اپنے مریدین کو فرمایا: میں اہل سنت وجماعت کے مذہب پر ہوں۔ دنیا و آخرت میں اسی بات پر گواہ ہو جاؤ بس یہی میری وصیت ہے۔ (یعنی تم بھی اسی

ا تفصیل کیلئے کتاب ''حق کے متلاشی حق کو پہچانیں'' مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ سے حاصل کریں

مذہب پر رہنا) (روح البیان ص ۱۱۰ ج ۵)

❁ مفکر پاکستان کے نزدیک مسلک اہل سنت وجماعت :

ڈاکٹر علامہ اقبال مفکر پاکستان مرحوم نے اپنے بیٹے جاوید اقبال کو فرمایا: کہ اہل سنت وجماعت کے ساتھ وابستہ رہیں اور اہل بیت پاک سے محبت کرنا اپنا شعار زندگی بنائے رکھنا۔ (نوائے وقت ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ)

❁ علماء اہل سنت وجماعت ہی ولی اللہ ہیں :

دعا ہے کہ اللہ کریم تمام احباب کو اہل سنت وجماعت کے طریقہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور علماء اہل سنت وجماعت کا اکرام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁ امام غزالی تفسیر احسن القصص میں فرماتے ہیں: سارے اہل سنت وجماعت کا اکرام کریں اور ہر ایک نسبت یہی خیال کریں کہ شاید یہی ولی ہو۔

(تفسیر مذکورہ ص ۵٦۔ ترجمہ اردو مفتی احمد یار خان)

❁❁❁❁❁❁

جوازِ محفلِ میلاد غیروں کی نظر میں

بنام....... دعوتِ اتحاد بسلسلۂ محفلِ میلاد

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

❁ حضرت شاہ قطب الدین احمد ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

میرے والد بزرگوار (شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ) نے مجھے خبر دی فرمایا کہ میں میلاد شریف کے دن کھانا پکوایا کرتا تھا میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں ایک سال تنگدستی کی وجہ سے میرے پاس سوائے بھنے ہوئے چنوں کے کچھ نہ تھا میں نے وہی محلہ میں لوگوں کو تقسیم کر دیئے تو کیا دیکھتا ہوں (میں) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھنے ہوئے چنے موجود ہیں اور آپ بہت خوش ہو رہے ہیں۔ (محفل میلاد قبول ہو گئی) (درالثمین فی مبشرات النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم روایت نمبر ۲۲ ص ۴۰ عربی اردو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ محرم)

خیال رہے: صاحب محفل میلاد شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی کا انتقال ۱۱۳۱ھ صفر میں ہوا

❁ حضرت ابن نعمان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

کوخواب میں دیکھا تو عرض کی یا نبی اللہ کیا ان مولودوں (محافل میلاد جو ہو رہی ہیں) کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔لوگ میلاد کر کے خوش ہوتے ہیں بہت خرچ کرتے ہیں اور اس میں نیک کام زیادہ کرتے ہیں۔فرمایا: نبی کریم ﷺ نے کہ جو ہمارے ساتھ خوش ہوتا ہے ہم اس کے ساتھ خوش ہوتے ہیں۔پس محبت اپنے احباب کے ساتھ ہے۔(او کمال قال رسول اللہ ﷺ)(تذکرۃ الواعظین علامہ محمد جعفر حنفی القریشی رحمۃ اللہ علیہ)

۞ میں مکہ معظمہ میں حضور اکرم ﷺ کے میلاد مبارک کے مکان کے اندر ۱۲ یوم میلاد کو حاضر تھا، حاضرین نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیۂ صلوٰۃ وسلام پیش کر رہے تھے اور ولادت باسعادت کے وقت ظاہر ہونے والے ارھاصات (معجزات[1]) کا بیان کر رہے تھے۔ان مشاہدات کو بیان کر رہے تھے جو بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے تھے تو میں نے دیکھا کہ اچانک بہت سے انوار ظاہر ہوئے........

معلوم ہوا یہ انوار فرشتوں کی حاضری ہے جو ایسی محافل اور مشاہد پر موکل اور مقرر ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت دونوں ملے ہوئے ہیں۔(فیوض الحرمین ص ۲۹۔۳۰، از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ)

۞ مزید فرماتے ہیں: بارہ ربیع الاول کو میں دستور قدیم کے مطابق قرآن کریم کی تلاوت کی اور حضور ﷺ کیلئے تحفہ نیاز کے طور پر کچھ تقسیم کیا اور موئے مبارک کی زیارت کی۔(القول الجلی ص ۳۰)

۞ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی متوفی ..... فرماتے ہیں:

۱۔ ولادت کے واقعات پڑھنے کیلئے راقم کی کتاب "[illegible] ولادت باسعادت" حاصل کریں

ہمارے لوگ مولد شریف میں تنازعہ کرتے ہیں (جو کہ غلط ہے) علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب جواز موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد اور ہمارے واسطے اتباع علماء حرمین طیبین کافی ہے۔ (شمائم امدادیہ ص ۵۰۔ ناشر مدنی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔ مکتبہ والے اہل دیوبند ہیں)

خیال رہے : آپ کا اصل نام امداد حسین ہے اور لقب امداد اللہ ہے۔ (حوالہ مذکورہ ص ۵)

❁ حضرت حاجی صاحب کی تحریر میں لکھا دیکھا ہے کہ مجھ کو قیام (میلاد) میں لذت آتی ہے۔ (ارواح ثلاثہ ص ۳۲۸ مولوی اشرف علی تھانوی)

فیصلہ ہفت مسئلہ : نیز فرمایا کہ مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔

(کلیات امدادیہ ص ۸۰۔ از قلم حاجی امداد اللہ مہاجر مکی)

جماعت اہل حدیث وہابیہ کے اکابرین کے حوالہ جات

❁ جناب ابن تیمیہ (متوفی ۷۲۸ھ) کا نظریہ:

جو لوگ محفل میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کرتے ہیں وہ یا تو نصاریٰ کی دیکھا دیکھی ہے یا نبی کریم ﷺ کی محبت اور تعظیم کی وجہ سے ہے اللہ کی قسم میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اس محبت اور جد وجہد کرنے پر یقیناً ثواب عطا فرمائے گا۔ (اقتضاء الصراط مستقیم ج۲ ص۶۱۹) مزید لکھا ہے کہ اس میں اجر عظیم ہے کہ یہ رسول پاک کی وجہ تعظیم ہے۔ (حوالہ مذکورہ ص۶۲۱ ج۲)

❁ جب سمندری طوفان سے بچ گئے تو محفل میلاد منعقد کی:

مولوی اسماعیل دہلوی کے شیخ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ سید احمد صاحب جہاز میں سفر کر رہے تھے۔ جہاز سمندری طوفان کے خطرہ میں آ گیا۔ آخر جب جہاز خطرے کی جگہ سے نکل گیا تو اس کے شکریہ میں جہاز ہی میں حلوہ تیار کر کے مجلس مولود شریف منعقد ہوئی اور بعد پڑھنے عربی قصائد (نعتیں) اور میلاد شریف بیان کرنے کے حلوہ تقسیم ہوا۔ (مخزن احمدی ص ۸۵، مکتبہ حبیبیہ لاہور مطبع مفید عام آگرہ طبع ۱۲۹۹ھ از مولوی محمد علی صاحب۔ انوار ساطعہ ص ۲۸۷)

❁ مولوی محمد داؤد غزنوی: نے یوم ولادت کو وسیع پیمانے پر منانے کی تجویز دی۔ ایک بیان میں اسے حیائے یوم ولادت سرور عالم ﷺ کا نام دیا گیا۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۹۸۲ء از قلم مولانا کوثر نیازی، ماخوذ)

۱؎ جیسا کہ صفحہ ۱۷۰ پر شاہ عبدالرحیم کا واقعہ لکھا گیا ہے۔ مزید پڑھیے حضرت شیخ ابن نعمان نے بیان کیا۔

✿ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ملک میں یہ ایک حقیقی اسلامی تقریب ہے۔ جو ۱۲ ربیع الاول کو اس کے تمام اجلال واحترام میں سرکاری طور پر ملک میں تعطیل عام ہوتی ہے۔ ......(منکرین) خواہ کوئی ہزار منہ بنائے دس ہزار بار ناراض ہو کر بگڑے جب تک اللہ کو منظور ہوا یہاں اس تقریب کی کارفرمائی ایک امر واقعہ ہی ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث لاہور ۲۷ مارچ ۱۹۸۱ء)

۱۶ مارچ ۱۹۸۱ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ "حکومت پاکستان اگر اپنے زیر اہتمام تقریب میلاد کو سادہ رکھے اور دوسروں کو بھی تلقین کرے .... جو جلوس نکلے اسے ہر جگہ کے سرکاری حکام کنٹرول کریں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ مفاسد اچھل سکیں۔"

✿ وہابیہ کے حکیم الامت حکیم عبدالرحمٰن خلیقؔ امرتسری نے کہا ہے یہ تقریب عید میلاد کوئی نئی دریافت نہیں ہے، مؤرخین محدثین چند صدیاں سے بعض سلاطین وعمائدین سلطنت کے اہتمام سے اس کے منانے کا ذکر کیا ہے۔ اس تقریب کا تعلق چونکہ خواجہ کونین پیغمبر ثقلین خاتم النبین امام المرسلین محبوب رب العالمین سید اولین و آخرین حضور محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کی ولادت باسعادت سے ہے اس لئے مسلمانوں کیلئے دلچسپی اور محبت قابل فہم ہے۔ (شمس الاسلام بھیرہ جنوری فروری ۱۹۸۱ء بحوالہ ہفت روزہ اہلحدیث لاہور)

✿ مولوی محمد اسماعیل جماعت اہلحدیث وہابیہ گوجرانوالہ کے نامور عالم دین ہیں، مولوی اسماعیل خطیب مسجد اہل حدیث گوجرانوالہ اور مولوی عبدالواحد دیوبندی خطیب شیرانوالہ باغ وغیرہ نے ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ کو بعد نماز عشاء جلسہ میلاد میں

شریک ہو کر خطاب کیا جلسہ کی فضا نعرہائے تکبیر و رسالت سے گونج رہی تھی، یہ جلسہ شیرانوالہ باغ میں تھا جسے جھنڈیوں قمقموں سے آراستہ کیا گیا تھا۔(ہفت روزہ "رضائے مصطفےٰ" گوجرانوالہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ)

❁ جمعیت اہل حدیث کا ترجمان ہفت روزہ الاعتصام نے لکھا ہے کہ یوم میلاد النبی ﷺ دھوم دھام سے منایا گیا، راستوں کو سجایا گیا، جلوس نکالے گئے قدم قدم پر آپ ﷺ کی نعت و توصیف ہو رہی تھی یہی سچے مسلمان کی پہچان ہے۔(الاعتصام ۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ)

❁ مولوی عبدالرحیم ایڈیٹر ہفت روزہ المنبر لائل پور نے لکھا ہے کہ ملک بھر کے طول و عرض میں جلسہائے و جلوس اور اجتماعات کے ذریعے پیغمبر پاک کا چودہ سو انتالیسواں یوم ولادت بڑے شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ یہ اسلامی بیداری کے نشانات نمایاں ہیں۔(المنبر لائل پور فیصل آباد ۲۱۔۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۶ھ)

❁ علامہ وحید الزماں حیدرآبادی وہابی نے لکھا ہے کہ "محفل میلاد النبی ﷺ بدعت حسنہ ہے۔ یعنی نئی چیز اچھی ہے"۔ معلوم ہوا محفل میلاد کا انعقاد کرنا بُری و غلط بات نہیں بلکہ اچھی بات "محفل" ہے۔(تیسری الباری شرح بخاری جلد ۲)

❁ ابتسان الٰہی ظہیر نے کہا کہ بعض لوگ ہمارے مسلک کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہیں کہ شاید ہم عید میلاد النبی ﷺ منانے کے حق میں نہیں یہ سراسر غلط اور بہتان ہے۔(روزنامہ جنگ فورم رپورٹ ۲۹ اپریل ۲۰۰۵ء)

❁ مولوی مذکور کے باپ احسان الٰہی ظہیر نے کہا تھا عید میلاد النبی ﷺ منانے کا

بعض لوگوں کو ثواب عظیم حاصل ہو گا کہ یہ تعظیم نبوی ہے۔ (ہفت روزہ ''اہل حدیث''

لاہور ۱۵ مئی ۱۹۷۰ء)

❁ ایک توحیدی کا نعرہ : یہ نعرہ توحیدی کتاب سے لیا ہے۔

مخلص آج یار دے میلا دوالی عیدا ے

شادیانے تے لگی ہوئی دنیا دی دیدا ے

(توحیدی نعتیں ص ۱۱)

اسے کیا کہیے ....

سنی ہے خبر میلاد ابن یزدانی

تڑپا گئی پھر دل کو یاد ابن یزدانی

آقائے دو جہاں ﷺ کی ولادت پاک

آ گئی تجھ سے یاد ابن یزدانی

(یزدانی کی موت اہل دل پر کیسی گزری ص ۳۸ طبع ومصنف عبدالستار کا موئکی)

❁ جامعہ محمدیہ چوک اہل حدیث گوجرانوالہ میں میلا د ابن یزدانی کی مٹھائی تقسیم کی گئی۔ (اخبار جنگ لاہور ۲۴ جون ۱۹۸۷ء)

❁ گوندلانوالہ میں اہل حدیث یوتھ فورس نے میلا د ابن یزدانی پر کئی من مٹھائی تقسیم کی اور سیکرٹری نشر واشاعت نے بچے کی پیدائش کو معجزہ قرار دیا۔ (معاذ اللہ)

(روزنامہ مشرق لاہور ۴۔ جولائی ۱۹۸۷ء)

جماعت اہل حدیث اہلیان گوندلانوالہ سے سوال ہے کہ کیا نبی علیہ السلام

کے بعد کسی بچہ کی پیدائش کو (والدین یا بچہ کو) معجزہ کہنا شرعاً کیسا ہے۔کیا جائز ہے؟

واقعہ ثویبہ لونڈی کے آزاد کرنے کا.....فوائد ونتائج کی روشنی میں

مخالفین کے ابن قیم جوزی نے لکھا ہے..........

یعنی نبی کریم ﷺ کا جب میلاد (پیدائش ہوئی) تو ثویبہ نے اس کی خوشخبری ابولہب کو دی (جو اس کا مولا تھا یہ اس کی لونڈی تھی) کہا کہ آج عبداللہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے، ابولہب نے خوش ہو کر اسے آزاد کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل ضائع نہیں کیا (کہ اس نے ولادت نبی پر خوشی کا اظہار کیا) موت کے بعد اس ابولہب کے انگوٹھے سے اسے ایک خاص قسم کا پانی پلایا جاتا۔

(تحفۃ المودود باحکام المولود ص ۳۶۔ از شمس الدین ابن قیم جوزی)

مذکورہ منقولہ بالا واقعہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ ج ۲ میں لکھا ہے۔

- مولوی عبدالحیٔ لکھنوی نے اس روایت ثویبہ کو مکمل لکھا ہے اور بلا تردید لکھا ہے۔نیز اس پر فوائد ملنے کا حوالہ دیا ہے۔(فتاویٰ عبدالحیٔ ص)
- وہابیہ دیابنہ کے معتمد مفتی عنایت اللہ کاکوروی واقعہ ثویبہ کو وابولہب کو فائدہ ملنے کا واقعہ بلاتردید مکمل لکھا ہے، ملاحظہ ہو......تاریخ حبیب الٰہ ص
- شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب شیخ نجدی نے بھی لکھا ہے (مختصر سیرت رسول)

واقعہ ثویبہ پر اعتراض کا جواب :

تخفیف عذاب ابولہب کا واقعہ جو صحیح بخاری شریف میں اور عینی شرح بخاری

میں ہے۔ یہ منظر دیکھنے والے حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ نیز جو اس واقعہ سے شروح میں شارحین نے جو کچھ لکھا ہے اس کا غلط نتیجہ نکال کر پیش کر دیا جاتا ہے کہ یہ تو پھر سنت ابولہبی ہوئی ۔(معاذ اللہ) یہ سب گندی ذہنیت کا نتیجہ ہے کیونکہ کوئی بھی مسلمان عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابولہب کی سنت سمجھ کر یا اس واقعہ کو بنیاد بنا کر میلاد کا جلسہ نہیں کرتا بلکہ تائیداً پیش کیا جاتا ہے وہ بھی اپنی طرف سے نہیں بلکہ جلیل القدر علماء ومحدثین اسلام کے حوالہ سے اگر بیان کرنا غلط ہے۔ سنت ابولہبی ہے اسلام کے خلاف ہے تو پھر ابن قیم جوزی، محدث قسطلانی، جلال الدین سیوطی، ابن جوزی، محدث ملا علی قاری، محدث زرقانی، حافظ شمس الدین، حافظ ابن ناصر الدین دمشقی، امام ابن حجر، ابن جزری، امام قرطبی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ابن کثیر، مختصر سیرت الرسول از عبداللہ بن محمد عبدالوہاب پر کیا فتویٰ ہے؟ اگر ہم پر فتویٰ لگاتے ہو تو مذکورہ بالا محدثین ومحققین رحمۃ اللہ علیہم کیونکر محفوظ رہ سکتے ہیں کیونکہ مذکورہ جلیل القدر علماء امت نے اس واقعہ کو (محفل میلاد کے موضوع پر لکھتے ہوئے) خندہ پیشانی سے اپنی اپنی کتب میں نقل فرمایا ہے۔ اس سے اظہار مسرت کا ثبوت پیش کیا ہے۔

❁❁❁❁❁

دیوبندی اکابرین کے حوالہ جات

تاہم ربیع الاول کو اس خاص حیثیت سے کہ حضور ﷺ اس میں ولادت باسعادت ہوئی ہے، صورۃ رمضان المبارک پر فضیلت ہے۔ (میلاد النبی ﷺ ص ۵۸ از مولوی اشرف علی تھانوی)

۞ جمعہ کی رات کو نبی کریم ﷺ کا نور والدہ محترمہ کے شکم اطہر میں منتقل ہوا تھا۔ لہٰذا جمعہ تمام دنوں سے بلکہ یہ شب جمعہ ولیلۃ القدر سے بھی افضل ہے۔ (اشعۃ اللمعات، جمعہ کے فضائل واحکام اشرف علی تھانوی، رحمت کائنات از محمد زاہد الحسینی دیوبندی ص ۲۷۶)

۞ محفل میلاد شریف کرنے ''ان میں اکثر کی نیت بُری نہیں اچھی ہوتی ہے وہ محبت ہی سے کرتے ہیں مگر غلطی والے میں ہے کہ محبت میں غلطی بھی ہو جاتی ہے۔'' (ص ۱۸)

وضاحت: قارئین کرام ہم ''محبت میں غلطی بھی ہو جاتی ہے'' کی وضاحت تھانوی کے قلم سے ہی پیش کرتے ہیں۔ لکھا ہے...... حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید حج کو گئے اس کو فرمایا روضہ اقدس سرکار ﷺ پر میرا بھی سلام عرض کرنا، مرید نے حاضر ہو کر عرض کر دیا تو روضہ اقدس سے ارشاد ہوا کہ اپنے بدعتی پیر سے ہمارا بھی سلام کہنا۔ بدعتی اس لئے فرمایا ان سے بعض باتیں بصورت بدعت صادر ہو جاتی تھیں اگرچہ واقعتاً وہ بدعت نہ تھیں۔ (میلاد النبی از تھانوی ص ۱۹)

پڑھ لیا قارئین .... یہاں تھانوی صاحب اپنی ایک تقریر کو سجانے کیلئے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو بدعت لکھ رہے ہیں اور پھر کہتے ہیں وہ بدعت نہ ہے (یعنی بظاہر

صورۃً بدعتی تھے)

یہ عقیدہ وفلسفہ تھانوی کی معنوی اولاد ہی حل کرے کہ خود ہی فرماتے ہیں محفل میلاد شریف کرنے والے اکثر کی نیت اچھی ہے پھر یہ تسلیم بھی ہے کہ نفس قیام و میلاد منع نہیں ہے۔ (میلاد النبی ص ۲۲) حاجی امداد اللہ صاحب نے فرمایا قیام مولود شریف...... صحیح ہے کہ اگرچہ اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا۔ اس پر تھانوی صاحب نے لکھا ہے البتہ اصرار کرنا کہ تارکین سے نفرت کرے یہ زیادتی ہے۔

(امداد المشتاق ص ۱۰۷ از اشرف علی تھانوی)

سب کچھ لکھ کر اعتراف واقرار کرتے ہوئے پھر بھی محفل میلاد کرنے والوں کو کہنا غلطی میں ہے۔ کیا یہ ضد اور ہٹ دھرمی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

❁ عید میلاد النبی کے منانے کے واسطے مٹھائی لائی جاتی ہے مسجد کو سجایا جاتا ہے۔ (ص ۲۷)

قارئین حضرات! اہل اسلام کی اس محبت کا اعتراف کرنے کے بعد پھر اپنے اندر کی جلن اور بدعقیدگی کا پھر اظہار کر دیا کہ مسجد کو ایسا سجایا جیسا کہ کسی ہندو نے اپنے گھر کو سجایا ہے۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) حوالہ مذکورہ ص ۲۷

❁ شاہ فضل الرحمٰن گنج آبادی ذکر میلاد شریف کے بارے میں فرمایا۔ آنحضرت کا ذکر سبحان اللہ کیا کہنا........ مزید فرمایا قیام میلاد مجھ کو معلوم ہوتا ہے۔ یہ بزرگوں کا عمل ہے جیسے حاجی صاحب ہیں۔ (ارواح ثلاثہ ص ۱۳۲۸ اشرف علی تھانوی)

❁ مولوی محمد اسحاق دہلوی صاحب محافل میلاد میں شریک ہوتے تھے خود تھانوی

دیوبندی نے لکھا ہے۔(اس پر کوئی بدعت سیئہ غلطی شرک وغیرہ کا فتویٰ نہیں لگاتے) ملاحظہ کریں۔(ارواح ثلاثہ ص ۱۰۳)

❁ بزرگ صالح لوگ محفل میلاد کرواتے ہیں۔یہ تھانوی کے قلم نے لکھا ہے۔

(ارواح ثلاثہ ص ۳۶۲)

❁ حضور کا ذکر مبارک تو ایسی چیز ہے کہ ہر وقت ہر انسان کے رگ و پے میں جاری وساری ہو بلکہ دوسرے تمام اذکار اسی ذکر رسول ﷺ کی طرف راجع ہو جایا کریں ہم نے اس کا مشاہدہ کیا ہے کہ جس سے محبت ہوتی ہے انسان ہر ذکر سے اسی کا ذکر نکال لیتا ہے۔(میلاد النبی ﷺ ص ۱۵۔اشرف علی تھانوی)

❁ اہل دیوبند کے مفتی فرماتے ہیں.... جب ابولہب جیسے کافر کیلئے میلاد النبی ﷺ کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوئی تو جو امتی آپ کی ولادت کی خوشی کرے اور محبت سے خرچہ کرے وہ بھی اعلیٰ مراتب وثواب حاصل کرے گا۔(احسن الفتاویٰ جلد ا۔از مفتی رشید احمد لدھیانوی)

دار العلوم کے ماہنامہ میں میلاد نامہ

یہ آمد اس محبوب کی ہے (ﷺ) — کہ نور جاں ہے جس کا نام نامی
وہی مہر منیر قاب قوسین — وہی شمس الضحیٰ ماہ تمامی
خوشی ہے عید میلاد النبی ﷺ کی — یہ اہل شوق کی خوش انتظامی

(ماہنامہ دار العلوم دیوبند۔نومبر ۱۹۵۷ء)

۞ دارالعلوم دیوبند میں گذشتہ سال سے جلسہ میلاد شریف ہونے لگا ہے

اکابرین دیوبند سرپرستی کرنے لگے ہیں۔ (ملخصاً ماہنامہ تجلی دیوبند مئی ۱۹۵۶ء)

۞ ......میلاد شریف کے خلاف شورش کرنے والوں کو....شورش کا پیغام واہل ذوق کو مبارک .....

جناب شورش کاشمیری نے لکھا ہے......."ہماری طرف سے اہل پاکستان کو عید میلاد النبی کی تقریب مبارک ہو۔" (رسالہ "چٹان" مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۶۴ء)

۞ فاضل دیوبند وحید الحسینی کا بیان :

میلاد النبی کی تقریب کے حوالہ سے لکھا ہے........."آج ۱۲ ربیع الاول ہے۔ یہ دن انسان کی سنہری تاریخ ہے.......شمع رسالت کے پروانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد (میلاد) کو ایک مذہبی فریضہ سمجھ کر ہی مناتے بلکہ وہ دعوت حق کی یاد دہانی کیلئے اہمیت دیتے ہیں"۔ (ماہنامہ دارالعلوم دیوبند اکتوبر ۱۹۵۸ء)

موسس "بانی" دارالعلوم دیوبند تمام عمر میلاد کراتے رہے۔ حاجی سید عابد حسین موسس دارالعلوم ہر جمعہ کو بعد نماز مغرب میلاد خوانی (محفل میلاد شریف) کراتے تھے جس میں کافی روپیہ صرف ہوتا تھا پوری زندگی یہی معمول رہا۔ (مخدوم صابری کلیری بحوالہ سیرت النبی بعد از وصال النبی حصہ دوم واقعہ نمبر ۲۳۲ از محمد عبدالمجید صدیقی دیوبندی۔ (الدر المنظم عبدالحق الہ آبادی ص ۱۵۵)

۞ مولوی احمد علی لاہوری نے کہا : جلوس، جلسوں کا اہتمام کرنا فرض ہے۔

اس سال عید میلاد النبی مبارک اور یوم آزادی پاکستان دونوں تقریبات ۱۴

اگست کو ہیں پاکستان کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ ہر شہر، قصبہ میں جلسوں کا انتظام کریں۔ (رسالہ خدام الدین لاہور)

مزید لکھا ہے .... تمام دنیا کے مسلمان ۱۲ ربیع الاول کو میلاد النبی کا اہتمام کرتے ہیں، ان میں اگر صحیح روایات بیان کی جائیں تو جلسے خیر و برکت کا ذریعہ ہیں۔ (رسالہ خدام الدین لاہور ۱۹۵۸ء)

دارالعلوم دیوبند ناظم و مدرس کا عقیدہ :

مولوی قاسم نانوتوی کے داماد مولوی عبداللہ نے لکھا ہے کہ ہندوستان کے مشاہیر علماء سلف وخلف کا یہی جواز میلاد شریف کا ہی مسلک رہا ہے۔ چنانچہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علامہ احمد علی، مفتی عنایت احمد، مولانا عبدالحئی، ارشاد حسین رامپوری، ملا نواب مدرسہ دیوبند کے مدرس اعلیٰ مولوی محمد یعقوب صاحب خاص دیوبند میں محفل میں شامل ہوتے ہیں، مولوی محمد قاسم صاحب ناظم اعلیٰ دارالعلوم دیوبند کئی بار محفل میلاد میں شریک ہوئے اور قیام میلاد بھی کیا اور مولانا قاسم فرمایا کرتے تھے کہ ذکر میلاد خیر و برکت کا موجب ہے۔

(تقریظ... الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم ﷺ ص ۱۵۵ از عبدالحق الہٰ آبادی)

محفل میلاد النبی فی المسجد النبی :

رشید احمد گنگوہی کے استاد و مرشد کا عمل جو ایک محدث و مفسر تھے یعنی علامہ شاہ عبدالغنی صاحب مسجد نبوی میں ۱۲ ربیع الاول ۱۲۸۷ھ کو منعقد ہونے والی محفل میلاد میں شامل ہوئے علماء منبر نبوی پر ذکر میلاد کرتے اور روضہ اقدس کی طرف متوجہ ہو کر

ذکر کرتے بوقت قیام ذکر ولادت شریف قیام بھی کرتے۔ (الدر المنظم ص ۱۱۳)

۞ مفتی عنایت احمد کاکوروی نے لکھا ہے کہ یہ محفل متبرک بارھویں ربیع الاول کو مسجد نبوی میں ہوتی ہے۔ (تواریخ حبیب الٰہ)

۞ مولوی رشید احمد دیوبندی کے شاگرد خاص سید حمزہ نے لکھا ہے ...... کتاب الدرر المنظم فی مولد النبی الاعظم کا ہر مضمون لاجواب ہے اور پسندیدہ ہے۔ اس میں مجلس میلاد شریف کا اعلیٰ ثبوت ہے جو گلدستہ خوبیٔ دین ہے۔ نیز ظاہر ہے کہ جو مومن ہے وہ محبوب انس وجاں صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریگا، آپ کا ذکر بھی کثرت سے کرے گا.. مجلس مولود عبارت مجموعہ امور خیر سے ہے جیسا کہ کتب معتبرا اس پر شاہد ہیں۔ (تقریظ۔ مولوی سید حمزہ۔ الدر المنظم ص ۱۴۷ تا ۱۴۹ ملخصاً، مولوی عبدالحق الٰہ آبادی)

ملا خان کا اعلان

۞ دیوبندیوں کے خان علامہ کا بیان یا کہ مشورہ ہے

۱۲ ربیع الاول یوم النبی منایا جائے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۲ جمادی الثانی یوم صدیق منایا جائے۔ (رضی اللہ عنہ)

۲۷ رجب کو یوم معراج النبی منایا جائے۔

۲۰ رمضان المبارک کو یوم علی شہید منایا جائے۔

۲۶ رمضان کو یوم قرآن منایا جائے۔

۱۸ ذی الحجہ کو یوم عثمان منایا جائے۔

یکم محرم کو یوم عمر شہید منایا جائے۔

• محرم کو یوم حسین شہید منایا جائے۔

ان ایام متعینہ میں ان کی سیرت و مناقب بیان کرنے کے بعد قرآن خوانی۔ دورد۔ فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب کیا جائے تو فائدہ ہے۔ (رسالہ ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی جولائی اگست ۱۹۶۰ء از دیوبندیوں کے شیخ القرآن غلام اللہ خاں)

مولانا رحمت اللہ مہاجر مکی کا بیان :

خیال رہے ان کو اہل دیوبند نے شیخ الہند تسلیم کیا ہے۔ ملاحظہ ہو (براہین قاطعہ ص ۱۹)

مذکورہ رحمت اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں : میرا اور میرے اساتذہ کرام کا عقیدہ مجلس میلاد شریف کے باب میں قدیم سے یہی ہے کہ انعقاد مجلس میلاد جائز ہے بشرط منکرات سے خالی ہو جیسے گانا باجا ضرورت سے زیادہ روشنی کرنا یہ نہ ہو ...... باقی قیام کے وقت ذکر میلاد یہ چھ سو برس سے جمہور علماء صالحین متکلمین اور صوفیاء علماء محدثین نے جائز رکھا ہے۔ (خلاصہ انوار ساطعہ ص ۵۹۶)

قرون ثلاثہ میں میلاد :

مولوی رشید احمد گنگوہی مجدد دیوبند لکھتے ہیں۔ محفل میلاد خالی از منکرات زمانہ خیر القرون (یعنی حضور کا زمانہ صحابہ و تابعین کا زمانہ) میں پایا جاتا ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص) نیز لکھا ہے کہ مجلس میلاد شریف اور عرس پہلے مباح و جائز تھا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص)

مولوی قاسم نانوتوی سے :

کسی نے کہا مولانا عبدالسمیع محفل میلاد کرتے ہیں آپ نہیں کرتے ؟
فرمایا: مَنْ اَحَبَّ شَیْئاً اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ ۔ معلوم ہوتا ہے ان کو حضور اقدس ﷺ سے محبت زیادہ ہے۔ دعا کرو مجھے بھی زیادہ ہو جائے۔ (سفرنامہ لکھنؤ۔ سوانح قاسمی ج ۱)

❁ غلام غوث ہزاروی ملاں کے خصوصی ترجمان رسالہ میں لکھا گیا ہے ...... عید میلاد النبی تمام تقاریب منائی گئیں، یہ پروگرام ٹاؤن ہال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہوا۔ افتتاحی تلاوت حافظ محمد اکرام الحق صاحب نے فرمائی۔ یہ پروگرام عظیم الشان طریقہ سے منعقد ہوا۔ (ترجمان اسلام اکتوبر ۱۹۵۸ء)

❁ مولوی اسحاق دہلوی : ایک عرب عالم کی محفل میلاد میں شریک ہوئے، پھر بمبئی میں عبدالرحمٰن نامی شخص کے ہاں محفل میلاد میں شرکت فرمائی۔ یہ محفل سادہ تھی۔

(ملخصا ارواح ثلاثہ ص ۱۰۳ حکایت نمبر ۹۶، بروایت دیگر انوار ساطعہ ص ۲۷۵)

❁ عطاء اللہ شاہ احراری بخاری : کے حوالہ سے تحریر ہے کہ احراری صاحب عید میلاد النبی ﷺ کی تقریب سعید میں شمولیت کے لئے جلوس کی شکل میں چوک شہیدان ختم نبوت میں پہلے پرچم کشائی کریں گے۔ اس کے بعد تقریب میلاد النبی ﷺ میں شمولیت کیلئے شہر کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ (ماخوذ)

(روزنامہ آزاد لاہور ص ۱ ۔ ۲۶ ستمبر ۱۹۵۸ء)

❁ جماعت اسلامی کے جناب نعیم صدیقی نے لکھا ہے۔ ربیع الاول میں جلسے منعقد کرو، نبی کریم کی محبت میں جلوس نکالو، نعتیں پڑھو، تقریریں کرو، جائز حدود میں خوشی

منائی جاسکتی ہے۔(ماہنامہ نعت لاہور۔اکتوبر ۱۹۸۸ء)

❁ جماعت اسلامی کے بانی مودودی کی بیگم کا پیغام :

"یہ مہینہ بابرکت ہر سال آتا ہے ہم عید میلاد النبی ﷺ بڑے چاؤ اور جذبے سے مناتے ہیں۔" (نوائے وقت لاہور ۲۱ جون ۱۹۶۷ء)

❁ پروفیسر عبدالغفور نائب امیر جماعت اسلامی نے بیان کیا.....ربیع الاول کا ہر دن عید اور ہر رات شب برات ہے ہر جگہ محفلیں ہوتی ہیں۔عید میلاد النبی ہم بھی مناتے ہیں اور ہمارے حکمران بھی۔(روزنامہ قومی اخبار کراچی ۲۱ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۹)

❁ مولوی ضیاء القاسمی دیوبندیوں کے خطیب پاکستان نے مین بازار شیخوپورہ میں عید میلاد النبی کے جلسہ عام سے خطاب فرمایا۔(روزنامہ کوہستان لاہور ۱۴ اگست ۱۹۶۵ء)

معلوم ہوا.....مولوی مذکور نے یہ عید میلاد النبی جائز وصحیح قرار دیتے ہوئے خطاب فرمایا ورنہ ....؟

❁ ایک صالح بزرگ جو ہر روز قرآن کریم کا ایک ختم شریف مکمل کرتے تھے۔وہ مولود (میلاد شریف) کے بڑے معتقد تھے۔(یعنی وہ محفل میلاد شریف منانے کروانے کا پختہ عقیدہ رکھتے تھے) (ارواح ثلاثہ ص ۳۶۲، حکایت نمبر ۴۲۶ از اشرف علی تھانوی)

اسی حکایت کے آخر میں اختلاف کا حق رکھنے کے باوجود تھانوی وگنگوہی کے قلم نے بھی مولود کو جائز لکھ دیا۔(حوالہ مذکورہ)

❁ مولوی تاج محمود دیوبندی کا محبوب ہفت روزہ "لولاک" جو ۲۴۔۳۱ جولائی ۱۹۶۴ء کی اشاعت ہے اس کا عید میلادالنبی نمبر جس کے اداریہ میں عید میلادالنبی کے عنوان سے لکھا گیا۔ کہ" ۱۲ ربیع الاول فخر دو عالم ﷺ کی ولادت مبارک کا دن ہے۔ جب سے یہ رات اور دن معرض وجود میں آئے ہیں۔ کوئی صبح اتنی بابرکت طلوع نہیں ہوئی۔ جتنی ۱۲ ربیع الاول کی تھی جس میں حضرت ابراہیم کی دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت سے حضرت آمنہ کی گود کو نوازا گیا۔" (ماخوذ نورانی حقائق ص ۴۰)

مفتی محمود عید میلاد کے موقع پر عظیم الشان جلوس کی قیادت کی اور خطاب کیا۔ (روزنامہ جسارت ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء۔ روزنامہ حریت ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء۔ روزنامہ مشرق ۹ فروری ۱۹۷۹ء)

❁ جماعت اسلامی کے مرکز منصورہ لاہور میں ۱۲ ربیع الاول کو چراغاں کیا گیا۔ پرچم لہرائے گئے، حمد و نعت و خطاب ہوا۔ ملاحظہ کریں۔ خبر (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۰ جولائی ۱۹۹۷ء)

❁ تنظیم مجلس احرار کے زیر اہتمام ۱۲ ربیع الاول کو مسجد احرار ربوہ میں دو روزہ سیرت خاتم النبیین کانفرنس ہوئی ...... اختتام پر جلوس نکالا گیا۔ (جنگ لاہور ۲۰ جولائی ۱۹۹۷ء)

❁ مولوی اجمل دیوبندی کا رسالہ ہفت روزہ ترجمان اسلام نے ماہ ربیع الاول میں لکھا ہے......

یوم میلاد اُس رسول پاک ﷺ کا یارو
بڑھایا مرتبہ جس نے فلک سے خاک کا یارو
(ترجمان اسلام۔ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ جلد ۳)

❁ مولوی احمد سعید دہلوی نے کہا میلاد شریف کا بیان کرنا اور بیان ولادت باسعادت کے وقت قیام کرنا مستحب ہے۔ ماخوذ (مقامات سعیدیہ ومناقب احمدیہ)

❁ مولوی عبدالحیٰ لکھنوی نے لکھا ہے۔ اکثر مشائخ نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ محفل میلاد کے انعقاد پر راضی وخوشی ہیں پس وہ چیز ضرور اچھی ہے جس سے آپ خوش ہوں۔ (مجموعہ الفتاویٰ جلد ۲ ص)

❁ مجلس احرار کے زیر اہتمام دیوبندیوں نے ۱۲ ربیع الاول کو سیرت کانفرنس کا (ربوہ میں) انعقاد کیا اور میلاد النبی ﷺ کا جلوس نکالا جو مختلف مقامات سے ہوتا ہوا بخاری مسجد پہنچ کر ختم ہوا۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۲ نومبر ۱۹۸۶ء)

❁ ولادت کی خوشی کرنے سے جنت حاصل ہوگئی۔ (سعید البیان ص ۹۔ شاہ احمد سعید دہلوی)

نواب صاحب کا نوابانہ فیصلہ اور دعائے عاجزانہ

عبارت سابقہ سے اظہار فرح میلاد النبی ﷺ پایا جاتا ہے سو جس کو حضرت نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کا بیان سنکر فرحت حاصل نہ ہو اور اللہ کا شکر نہ کریں اس نعمت کے ملنے پر وہ تو مسلمان نہیں۔

مزید لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور جملہ اہل اسلام کو ایسی توفیق خیر رفیق حال کرے کہ ہم ہر روز کسی قدر ذکر میلاد شریف کتب معتبرہ سے خود پڑھیں یا کسی محب صادق متبع

واثق (عالم دین واعظ وغیرہ) سے سن لیا کریں۔ (محفل کا انعقاد ہو جایا کرے)

میلاد نامہ :

مزید لکھا ہے۔ہم محفل میلاد پڑھنے والوں کیلئے رسائل مولود شریف میں ذکر ولادت ورضاعت وحلیہ مبارک ومعجزات ومعراج شریف وفضائل درود شریف وذکر وفات ہوا ہے اس کتاب شمامہ رسالے میں یہ مقاصد مع شئ زائد تمام مذکور ہیں اور روایات موضوعہ وضعیفہ وحکایات مختلفہ سے اجتناب کیا گیا ہے۔(الشمامة العنبرية من مولد خير البرية........ ازمجدد اہل حدیث وہابیہ نواب محمد صدیق حسن خاں)

محفل میلاد غیروں کی نظر میں کتب ماخذ ومراجع

1۔ درالثمین
2۔ تذکرۃ الواعظین
3۔ فیوض الحرمین
4۔ القول الجلی
5۔ شمائم امدادیہ
6۔ ارواح ثلاثہ (حکایات)
7۔ کلیات امدادیہ
8۔ اقتضاء الصراط مستقیم
9۔ مخزن احمدی
10۔ انوار ساطعہ
11۔ تیسر الباری (وحید الزمان)
12۔ توحیدی نعتیں
13۔ یزدانی کی موت اہل دل پر کیا گزری
● سعید البیان فی مولد سید الانس والجان (شاہ احمد
14۔ تحفۃ المودود
15۔ سیرت رسول ﷺ
16۔ شمامۃ العنبریہ
17۔ رحمت کائنات
18۔ جمعہ کے فضائل واحکام (تھانوی)
19۔ میلاد النبی ﷺ (تھانوی)

20۔ احسن الفتاویٰ جلدا

21۔ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند نومبر ۱۹۵۷ء، اکتوبر ۱۹۵۸ء

22۔ سیرت النبی بعداز وصال النبی

23۔ الدرالمنظم

24۔ تواریخ حبیب اللہ

25۔ سفرنامہ لکھنؤ

26۔ سوانح قاسمی

27۔ مقامات سعیدیہ ومناقب احمدیہ

28۔ مجموعہ الفتاویٰ عبدالحیٔ

29۔ امدادالمشتاق

30۔ فیصلہ ہفت مسئلہ

رسائل، ماہنامے وہفت روزے۔ اخبارات

ہفت روزہ اہلحدیث ۲۷ مارچ ۱۹۸۱ء

شمس الاسلام بھیرہ۔ فروری ۱۹۸۱ء

ہفت روزہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ

ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ

المنبر لائل پور ۲۱ تا ۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۶ھ

تجلی دیوبند۔ مئی ۱۹۵۶ء

چٹان۔ ۱۷ جولائی ۱۹۶۴ء

رسالہ خدام الدین۔ جولائی ۱۹

" " " ستمبر ۱۹۵۸ء

رسالہ تعلیم القرآن راولپنڈی اگست ۱۹۶۰ء

ترجمان اسلام ربیع الاول ۱۴۰۶ھ

اخبارات ....

روزنامہ جنگ لاہور ۱۹۸۲ء

روزنامہ جنگ فورم ۲۹ اپریل ۲۰۰۵ء

روزنامہ آزاد لاہور ۲۶ ستمبر ۱۹۵۸ء

روزنامہ نوائے وقت ۲۱ جون ۱۹۶۷ء

روزنامہ قومی اخبار ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۹ء

روزنامہ کوہستان لاہور ۱۹۶۵ء

روزنامہ جسارت ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء

روزنامہ مشرق ۹ فروری ۱۹۷۹ء

روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۹۹۷ء

روزنامہ جنگ لاہور ۲۰ جولائی ۱۹۹۷ء

ہفت روزہ "لولاک" ۱۹۶۴ء

ماہنامہ نعت لاہور اکتوبر ۱۹۸۸ء

جشن میلادُالنبیّ کی مُسلّمہ حقیقت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

فخر ملت اسلامیہ، نباض قوم، پیر طریقت، رہبر شریعت

حضرت علامہ الحاج پیر مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہٗ العالی

امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان گوجرانوالہ

....

جشن عید میلاد النبی ﷺ ناجائز کیوں؟

اور جلوس ''اہل حدیث و جشن دیوبند'' کا جواز کیوں؟

کے نام سے مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ سے شائع ہونے والی کتاب لاجواب کے جواب کے لئے عرصہ دراز کے بعد منکرین میلاد کی باسی کڑاہی میں اُبال آیا اور کسی غیر معروف وغیر مقلد محمد امین نے اپنے نام کے برعکس امانت ودیانت کی بجائے تحریف وخیانت سے مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے اور یہ درحقیقت ہماری صداقت ومنکرین میلاد کی شان رسالت سے عداوت کا برملا اعتراف ہے۔ کیونکہ انہوں نے یہ تسلیم کرلیا ہے کہ ہم جو کچھ کررہے ہیں وہ سب کچھ جائز ہے لیکن عید میلاد النبی ﷺ منانا کسی طرح بھی جائز نہیں اور یہی چیز ہم نے ثابت کی تھی اور ظاہر

ہے کہ وہابیوں کا یہ کہنا محض شان رسالت سے عداوت پر مبنی ہے ورنہ ہر صاحب ایمان وصاحب انصاف یہ سمجھتا ہے کہ وہابیوں دیوبندیوں کا بھی جشن وجلوس ہے لیکن وہ ان کے نزدیک بہرحال جائز ہے، اسی طرح کے جشن وجلوس پر میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آجائے تو وہ ان کے نزدیک بہرحال بدعت وناجائز ہے۔

۞ تو اس کی کیا وجہ ہے؟ وجہ بالکل واضح وظاہر ہے کہ جشن وجلوس عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم پر چونکہ شان رسالت کا چرچا ومظاہرہ ہوتا ہے اس لئے دیوبندی وہابی اسے ناجائز قرار دیتے ہیں کیونکہ انہیں یہ گوارا نہیں کہ شان رسالت کا چرچا ومظاہرہ ہو۔ اس لئے کہ ان کا عقیدہ باطلہ ہے کہ جو بشر کی سی تعریف ہو سو وہی کرو، اس میں بھی اختصار کرو۔ (تقویۃ الایمان)

۞ اور چونکہ انہیں شیطانی ورثہ میں میلاد دشمنی ملی ہے۔ اسلئے وہ میلادشریف کے نام سے چڑتے اور جلتے ہیں اور کسی طور بھی میلادشریف کا نام لینے اور میلاد منانے کے حق میں نہیں ورنہ قرآن وحدیث میں یہ کہیں نہیں آیا کہ جلوس اہلحدیث وجشن دیوبند تو جائز ہے اور جشن وجلوس میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم بدعت وناجائز ہے۔

حاکم حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں
مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

جشن دیوبند کا جواب' ہٹ دھرمی کی انتہا

چونکہ دیوبندی اور غیر مقلد دونوں تقویۃ الایمانی بھائی ہیں، اسلئے جشن دیوبند منانے پر اعتراض کے جواب میں کسی دیوبندی نے نہیں بلکہ نام نہاد امین غیر مقلد نے یہ

الزام دیا ہے کہ ۞ جنگ اخبار ۴ نومبر ۱۹۸۷ء میں ایک فوٹو شائع ہوئی ہے جس کے نیچے لکھا ہے کہ لندن میں عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں سکھوں نے شرکت کی۔

۞ بھارت میں دیوبندیوں کے جشن پر اندرگاندھی کی شرکت پر اعتراض کرنے والوں کے جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں سکھوں نے شرکت کی یعنی بریلویوں کے جلوس میں شرکت کی۔ (غیر مقلد کا کتابچہ)

اہل علم وانصاف غور فرمائیں کہ جشن میلاد النبی ﷺ منانے پر اعتراض کرنے والے وہابیوں کو جشن دیوبند منانے اور اس میں دشمن پاکستان کافرہ مشرکہ بے پردہ اندراگاندھی کو بطور مہمان خصوصی مدعو کرنے اس سے افتتاح کرانے اور شمع محفل بنانے پر حقیقتاً کوئی اعتراض نہیں۔ اس لئے نجدی مولوی نے جشن دیوبند کا دفاع کرنے کیلئے الٹا بریلویوں کے جلوس میں سکھوں کی شرکت کا الزامی جواب دیا ہے۔ یہ ان کی شان رسالت سے عداوت نہیں تو اور کیا ہے؟ لیکن نجدی مولوی نے اپنی جہالت وحماقت اور اندرونی خباثت کے باعث اتنا بھی غور نہیں کیا کہ منکرین میلاد دیوبندی علماء نے اپنے مذہبی تعلیمی مرکز دارالعلوم دیوبند میں اندراگاندھی کو بطور اعزاز مدعو کر کے جشن دیوبند منایا۔

جبکہ جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں مدرسہ دیوبند جیسے کسی ادارہ کے ذمہ دار علماء اہل سنت نے سکھوں کو مدعو نہیں کیا بلکہ اتفاقاً وہ ازخود جلوس میں شریک ہوئے جیسا کہ انہوں نے میلاد شریف اور شان رسالت کے متعلق نعتیہ کلام بھی شائع کیا ہے۔ ۞ تو سکھوں کی ازخود جلوس میں شرکت موجب طعنہ واعتراض نہیں بلکہ اگر

غیرت وحیاء ہوتو منکرین میلاد کے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ سکھ تو جشن میلاد النبی ﷺ سے متاثر ہو کر شریک ہوئے اور نعتیہ کلام بھی شائع کیا لیکن دیابنہ وہابیہ کی میلاد شریف سے عداوت وہٹ دھرمی اور سکھوں کی ذہنیت سے بدتر ذہنیت کا یہ حال ہے کہ وہ اب بھی میلاد شریف کا مسلسل انکار کئے جارہے ہیں اور انہیں سکھوں کا یہ کردار دیکھ کر بھی کوئی شرم محسوس نہیں ہوتی۔

جب سر محشر وہ پوچھیں گے بلا کر سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

الغرض : اندرا گاندھی کے بطور مہمان خصوصی جشن دیوبند میں شرکت کا سکھوں کی ازخود اتفاقیہ شرکت سے تقابل کرنا ان کی جہالت وغیر مقلدانہ حماقت ہے۔ اگر بریلی و دیوبند کے واقعہ کا تقابل کرنا ہے تو اس طرح کریں کہ

❁ علماء دیوبند نے اندرا گاندھی کو بطور مہمان خصوصی دیوبند میں مدعو کیا اور اس حیا باختہ غیر محرم کافرہ مشرکہ سے جشن دیوبند کا افتتاح کرایا، اسے کرسی پر بٹھایا اور بڑے بڑے داڑھی والے دیوبندی مولویوں کو فرشی اسٹیج پر بٹھایا جبکہ بریلی میں اندرا گاندھی نے بطور وزیر اعظم علاقہ بریلی کے دورہ کے دوران شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خاں (رحمۃ اللہ علیہما) کو اپنے حاضر خدمت ہونے کا پیغام پہنچایا تو آپ نے اندرا گاندھی کو ملاقات کا وقت عنایت نہ فرمایا اور اپنے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمودہ مبارکہ کی صحیح پاسداری کی اور اس کی لاج رکھ لی کہ

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ٔ ناں نہیں

دوسری شہادت :

اگست ۱۹۹۵ء میں بھارت کے سابق وزیراعظم نرسیماراؤ نے بریلی کے دورہ کے موقع پر اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر چادر چڑھانے اور ان کے نواسے مولانا منان رضا خاں کی خدمت میں حاضر ہونے کی خواہش ظاہر کی مگر درویش سجادہ نشین نے نہ صرف ملاقات سے معذرت کر لی بلکہ مزار پر حاضری اور چادر چڑھانے کی بھی اجازت نہیں دی۔

۞ نرسیماراؤ نے مدرسہ اور لنگر کیلئے ایک کروڑ روپیہ پیش کرنا چاہا مگر اعلیٰ حضرت کے نواسے نے بزرگوں کی روایت کو زندہ رکھا اور اس پیش کش کو بھی ٹھکرا دیا۔

(بحوالہ نوائے وقت لاہور ۳۱ جنوری ۲۰۰۲ء)

مذکورہ دونوں : حوالوں کے تقابل سے خود فیصلہ فرمائیں کہ منکرین شان رسالت کے اندرا گاندھی و کانگرس سے کیسے روابط ہیں اور اہل بریلی عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سے کتنی بے اعتنائی ولاتعلقی ہے۔ الغرض غیر مقلد مولوی کا جشن دیوبند کی حمایت وطرفداری میں سکھوں کے متعلق مذکورہ حوالہ بالکل بے جوڑ وغیر متعلق ہے اور اس سے ثابت ہو گیا ہے کہ غیر مقلدین اہل حدیث بھی جشن دیوبند منانے والوں اور اندرا گاندھی اور اندرا گاندھی کو مدعو کرنے والوں کے شریک جرم ہیں اور جشن میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار محض ان کی شان رسالت سے عداوت ہے۔ ورنہ یہ

کیسے ہوسکتا ہے کہ جشن دیوبند مع اندرا گاندھی کی شمولیت کے جائز اور روا ہو اور جشن میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ناجائز و ناروا ہو۔ ع...... ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

کلک رضاؔ ہے خنجر خونخوار برق بار

اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

محفل میلاد شریف ایک ایسا محبوب و پیارا عمل ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بہت عمدہ و پسندیدہ ہے۔ چنانچہ اہل نجد و دیوبند کے ممدوح و پیشوا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے والد بزرگوار شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی (رحمۃ اللہ علیہما) سے نقل فرماتے ہیں کہ

پہلا حوالہ: میں ایام مولود میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کا کھانا پکواتا تھا۔ ایک سال کچھ پاس نہ تھا۔ کچھ بھنے ہوئے چنے تھے ان کو میں نے تقسیم کیا (ناغہ نہ ہونے دیا) پس میں نے عالم رویا میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ بھنے ہوئے چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ شاد اور بشاش ہیں۔ (الدرالثمین ص ۸)

دوسرا حوالہ: فرمایا کہ "ایک مرتبہ میں مکہ مکرمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن آپ کی جائے ولادت پر آپ کے مولود شریف کی محفل میں حاضر ہوا اور لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے تھے اور جو معجزات آپ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے تھے اور جو مشاہدات آپ کی بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے تھے وہ بیان کرتے تھے پس میں نے دیکھا کہ یکبارگی انوار ظاہر ہوئے"۔ الخ (فیوض الحرمین ص ۲۷)

تیسرا حوالہ: حضرت شاہ ولی اللہ نے فرمایا کہ قدیم طریقہ کے مطابق ۱۲ ربیع الاول

کو میں نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور آنحضرت ﷺ کی کچھ نیاز تقسیم کی اور آپ کے موئے مبارک کی زیارت کرائی۔ تلاوت قرآن پاک کے دوران ملاءِ اعلیٰ کا ورود ہوا (فرشتوں کا نزول ہوا) اور رسول اللہ ﷺ کی روح پر فتوح نے اس فقیر اور اس سے محبت کرنے والوں کی طرف بہت التفات فرمائی۔ (القول الجلی فی ذکر آثار الولی ص ۹۸)

مذکورہ تینوں حوالہ جات سے واضح ہو گیا کہ حضرت شاہ عبدالرحیم اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک ۱۲ ربیع الاول کی بڑی اہمیت تھی۔ میلاد شریف کا اہتمام ان حضرات کا معمول تھا۔ اس موقع پر نذر و نیاز اور کھانے وغیرہ کا اہتمام کرتے تھے اور لوگوں میں تبرک تقسیم کرتے تھے اور موئے مبارک کی زیارت کراتے تھے۔ (ﷺ)

مکہ مکرمہ : بلکہ مکہ شریف میں بھی اہل مکہ جشن میلاد شریف مناتے تھے اور آپ کی جائے ولادت پر محفل میلاد کا انعقاد کرتے تھے، جہاں شاہ ولی اللہ بھی حاضر ہوئے اور انوار کا مشاہدہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی میلاد شریف کے عمل کو خوشنودی ونظر التفات کی سند عطا فرمائی جس سے رسول اللہ ﷺ کا علم غیب شریف وحاضر و مختار ہونا بھی ثابت ہوا کہ اتنی صدیوں بعد آپ کو دہلی میں محدث دہلوی اور ان کے والد صاحب کے میلاد شریف منانے کا علم بھی ہو گیا اور آپ نے جلوہ افروز ہو کر اظہار خوشنودی ونظر التفات بھی فرمائی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

اب اگر کوئی نجدی، دیوبندی، وہابی، بزرگان دین کے ایسے معمول و بارگاہ

رسالت میں مقبول و پسندیدہ عمل اور اس پر اہل مکہ مکرمہ کی سند کو بدعت و ناجائز ٹھہراتا ہے تو اس کے بدنصیب و محروم ہونے میں کیا شبہ ہے؟ جیسا کہ گرجا کھ گوجرانوالہ کے کسی وہابی مولوی نام نہاد امین نے رسالہ ''جشن میلاد النبی کی حقیقت'' میں لکھا ہے اور اسے ہماری کتاب ''جشن میلاد النبی ناجائز کیوں اور جلوس اہل حدیث و جشن دیوبند کا جواز کیوں'' کے جواب ہونے کا تاثر دیا ہے حالانکہ ماشاءاللہ اس کتاب کا گیارہواں ایڈیشن شائع ہوا ہے اور جیسے یہ پہلے لاجواب تھی اب بھی لاجواب ہے اور کسی کی ہٹ دھرمی و میں نہ مانوں کا مرض لاعلاج ہے۔

غضب خدا : کا کہاں بزرگان دین و صدیوں پہلے کے محدثین و خود مخالفین کے ممدوح و پیشوا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی و ان کے والد بزرگوار کا مسلک و عمل میلاد شریف اور کہاں آج کل کے یہ غیر ذمہ دار رواجی و بناسپتی اہل حدیث۔

ع............ چہ نسبت خاک را با عالم پاک

❁ کچھ تو خوف خدا ہونا چاہئے اور سوچنا چاہیے کہ کیا وہ بزرگان دین و محدثین، عمل میلاد شریف سے بدعت کا ارتکاب کرتے تھے؟ کیا انہیں بدعت بدعت سے نفرت اور بدعت و سنت کا فرق معلوم نہ تھا؟ اور پھر اگر ان کا یہ عمل بدعت تھا تو انہیں بارگاہ رسالت سے خوشنودی کی سند کیوں حاصل ہوئی؟ اگر کسی میں ہمت ہے تو اس کا نمبر وار جواب دے۔ بہر حال معلوم ہوا کہ ان بزرگوں کا یہ عمل بدعت نہیں تھا انہیں بدعتی قرار دینے اور میلاد شریف کو بدعت سمجھنے والے خود بدعتی ہیں اور ہمیں غلط اور جھوٹا کہنے والے نام نہاد اہل حدیث خود غلط اور جھوٹے ہیں۔ ہمیں اصل محدثین کی

معیت ورفاقت مبارک ہواور نقلی اہل حدیث وہابیوں نجدیوں کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی معیت ورفاقت نصیب ہو۔

محدثین کا بیان :

ہم نے اپنی کتاب میں ''محدثین کا بیان'' کے عنوان سے لکھا تھا کہ امام احمد بن قسطلانی، علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی اور شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہم نے ان دعائیہ کلمات کو نقل فرمایا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنے پیارے نبی ﷺ کے ماہ میلاد کی راتوں کو عیدوں کی طرح منائے۔'' (زرقانی شرح مواہب جلد اول ص ۱۳۹، ماثبت من السنۃ ص ۶۰)

نام نہاد ''اہلحدیث'': نے اس کا جواب دیا ہے کہ یہ ان کی ذاتی رائے ہے انہوں کوئی شرعی دلیل نہیں پیش کی اس لئے ان کے یہ اقوال دین میں حجت نہیں۔ مسئلہ قرآن وحدیث کے دلائل سے ثابت ہوتا ہے۔ (ملخصا)

کیا کہنے.... اس غیر مقلدانہ ترقی پسندی کے۔ گویا مطلب یہ ہوا کہ قرآن و حدیث کا جو علم اور سنت وبدعت کا پیمانہ غیر مقلدوں کے پاس ہے وہ ان محدثین کے پاس نہ تھا۔ وہ یونہی میلاد شریف مناتے اور میلاد منانے والوں کیلئے دعائیں کرتے تھے۔

؎ الٹی عقل کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

بہرحال : یہ ثابت ہوگیا کہ صدیوں پہلے شارح بخاری امام قسطلانی، شارح

مؤطا و مواہب علامہ زرقانی اور مشکوٰۃ شریف کی عربی و فارسی شرح لکھنے والے شیخ عبدالحق دہلوی جیسے محدثین بھی میلاد شریف کے قائل و عامل اور ہمارے ہمنوا وہمارے لئے دعاگو تھے نہ کہ مبتدعین دیوبندی، غیر مقلدین کے۔ غیر مقلدین کو سوچنا چاہئے کہ

ع ......از کہ بریدی وبا کہ پیوستی

تف ہے : منکرین میلاد کی محرومی و بدنصیبی پر، جنہوں نے جلیل القدر محدثین سے رشتہ توڑا اور صرف محمد بن عبدالوہاب نجدی سے رشتہ جوڑا۔

جب سر محشر پوچھیں گے بلا کر سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

واقعہ ابولہب : ہم نے اپنی کتاب میں لکھا تھا کہ جلیل القدر ائمہ محدثین نے نقل کیا ہے کہ ابولہب نے اپنی لونڈی ثویبہ سے میلاد النبی ﷺ کی خوشخبری سن کر اسے آزاد کر دیا۔ جس کے صلہ میں بروز پیر اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے، اور انگلی سے پانی چوسنا میسر آتا ہے۔ جب کافر کا یہ حال ہے تو عاشق صادق مومن کیلئے میلاد شریف کی کتنی برکات ہوں گی۔ (بخاری ج ۳ ص ۲۴۳ مع شرح زرقانی ۱۳۹۔ ماثبت بالسنہ ص ۶۰)

۞ ایسے اہم مسئلہ میں اتنے مہتمم بالشان حوالہ جات ومحدثین کرام کے تذکرہ کا غیر مقلد مولوی نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ ان کا نام تک نہیں لیا اور اس طرح صراحۃً بددیانتی ودھوکہ دہی اور مغالطہ سے معاملہ کو پوشیدہ رکھا ہے اور الٹا ہمیں نشانہ بنا کر

طعن وتمسخر کا مظاہرہ کیا ہے اگر وہ سچا ہوتا تو حوالہ کا جواب حوالہ سے دیتا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ بزرگان دین ومحدثین کے حوالہ جات سے اس نے راہ فرار اختیار کی ہے۔

❁ بہرحال وہ میراثیانہ انداز و مسخرہ پن سے لکھتا ہے۔ اگر آپ نے ابولہب کے طریقہ پر عمل کرنا ہے تو پھر آپ کو اور بریلوی عوام کو ہر سال ۱۲ ربیع الاول کے دن لونڈی آزاد کرنی چاہیے۔

❁ کس قدر شقاوت ازلی وخباثت قلبی اور شان رسالت سے عداوت کا مظاہرہ ہے اور یہ میراثیانہ انداز و مسخرہ پن کا برتاؤ وہابی مولوی نے ہمارے ساتھ نہیں کیا بلکہ ان بزرگان دین ومحدثین کی گستاخی کی ہے جن کا ہم نے حوالہ دیا ہے کیونکہ یہ بات ہم نے اپنی طرف سے نہیں لکھی تھی۔

❁ بہرحال بات ابولہب کے طریقہ پر عمل کرنے کی نہیں اور نہ ہی کوئی مسلمان ایسا سوچ سکتا ہے بلکہ بزرگان دین نے اس سے استدلال کیا ہے کہ "جب کافر کا یہ حال ہے تو عاشق صادق مومن وموحد کیلئے میلاد شریف کی کتنی برکات ہوں گی۔" جیسا کہ بیان ہوا لیکن وہابیوں کی کھوپڑی ہی الٹی ہے اس لئے ان کو سیدھی بات بھی الٹی ہی نظر آتی ہے اسی لئے تو کہا جاتا ہے: وَلٰکِنَّ الْوَھَابِیَۃَ قَوْمٌ لَا یَعْقِلُوْنَ ۔

خانہ تلاشی : ابولہب کے حوالہ سے جوبات شرح بخاری وشرح زرقانی وما ثبت بالسنہ میں محدثین نے تحریر فرمائی ہے اور اس سے جو استدلال کیا ہے۔ وہابیوں کی خانہ تلاشی کے دوران معلوم ہوا کہ یہی بات شیخ عبداللہ ابن محمد بن عبدالوہاب نجدی

نے اپنی کتاب مختصر سیرت الرسول ﷺ میں علامہ ابن جوزی محدث علیہ الرحمۃ کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ

❁ آپ کی پیدائش کی خوشخبری ثویبہ (لونڈی) نے ابولہب کو پہنچائی تو اس نے خوشی میں اس کو آزاد کردیا۔ کسی نے ابولہب کو اس کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا ''تمہارا کیا حال ہے؟'' بولا ''جہنم میں ہوں۔ ہاں (یوم ولادت) پیر کے دن میرے عذاب میں کچھ کمی ہو جاتی ہے اور دونوں انگلیوں کے درمیان سے کچھ پانی چوستا ہوں اور اس کا سبب نبی کریم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری سنانے پر میرا ثویبہ کو آزاد کرنا اور اس کا آپ ﷺ کو دودھ پلانا ہے۔''

علامہ ابن جوزی: محدث فرماتے ہیں ''جب ابولہب کافر کا (جس کی قرآن مجید میں مذمت کی گئی) آپ کی ولادت پر خوش ہونے کی وجہ سے یہ حال ہے تو آپ ﷺ کی امت کے اس موحد مسلمان کا کیا کہنا جو آپ کی ولادت پر مسرور اور خوش ہوتے ہیں۔'' (کتاب مختصر سیرۃ الرسول ﷺ از عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی ص ۲۳)

یاد رہے: کہ کتاب مختصر سیرۃ الرسول ﷺ کا ترجمان وہابیہ ہفت روزہ اہل حدیث لاہور نے ۳ جنوری ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں ❁ ہفت روزہ ''تنظیم اہل حدیث'' لاہور نے ۳۰ مئی ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں اور ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور نے ۲۵ جولائی ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں زبردست تائید وتصدیق کی ہے اور اس کتاب کی بڑی تحسین وتعریف کی ہے۔

مزید کتاب لاجواب ''جشن میلاد النبی ناجائز کیوں اور جلوس اہل حدیث وجشن

دیوبند کا جواز کیوں؟" کے نام نہاد جواب میں ہمارے مضمون محدثین کے بیان وواقعہ ابولہب کے جواب میں نجدی مولوی نے جو بے اصول نامعقول جواب دیا تھا اس کا جواب الجواب جمادی الآخر ۱۴۲۳ھ اگست ۲۰۰۲ء کے شمارہ میں قارئین رضائے مصطفےٰ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ محدثین کے بیان کے بعد ہم نے "جشن میلاد شریف" کے متعلق مفسرین کا اعلان کے تحت بھی میلاد شریف کا جو ثبوت دیا تھا نجدی مولوی اسے بالکل ہی ہضم کر گیا ہے اور جواب دینا تو درکنار اس نے اسے چھوا تک نہیں۔

قارئین کرام ...... مفسرین کا ایمان افروز نجدی سوز اعلان ملاحظہ فرمائیں اور نجدی مولوی کی بے بسی وفرار کا نظارہ کریں۔ اس اعلان کے تحت ہم نے لکھا تھا۔ امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے امام فخر الدین رازی (صاحب تفسیر کبیر) سے نقل فرمایا ہے کہ "جس شخص نے میلاد شریف کا انعقاد کیا اگرچہ عدم گنجائش کے باعث صرف نمک یا گندم یا ایسی ہی کسی چیز سے زیادہ تبرک کا اہتمام نہ کر سکا، برکت نبوی ﷺ سے ایسا شخص نہ محتاج ہوگا نہ اس کا ہاتھ خالی رہے گا۔" (النعمۃ الکبریٰ ص ۹)

❁ مفسر قرآن علامہ اسماعیل حقی نے امام سیوطی، امام سبکی، امام ابن حجر عسقلانی، امام ابن حجر ہیتمی، امام بخاری، علامہ ابن جوزی (رحمۃ اللہ علیہم) جیسے اکابر علمائے امت سے میلاد شریف کی اہمیت نقل فرمائی اور لکھا ہے کہ "میلاد شریف کا انعقاد آپ کی تعظیم کیلئے ہے اور اہل اسلام ہر جگہ ہمیشہ میلاد شریف کا اہتمام کرتے ہیں۔"

(تفسیر روح البیان ج ۹ ص ۵۶)

❁ امام سیوطی نے فرمایا کہ "نبی علیہ السلام کے میلاد شریف کیلئے اظہار تشکر مستحب

ہے۔'' پھر فرمایا کہ امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ علیہ کے پاس علماء کا کثیر اجتماع ہوا جس میں امام سبکی اور سب علماء نے قیام کیا۔ پس اس مجلس میں عظیم انس حاصل ہوا اور یہ ان کی اقتداء کیلئے کافی ہے۔

❁ علامہ ابن جوزی نے فرمایا ''میلاد شریف کے خواص میں سے ہے کہ یہ اس سال میں امان ہے جس میں میلاد شریف منایا جائے اور بشارت عاجلہ ہے حاجات و مقاصد کے پانے کیلئے۔'' (حوالہ مذکورہ باضافہ)

لیکن غیر مقلد مولوی نے اس پیرا کا کوئی جواب نہیں دیا۔ معلوم ہوا کہ حضرات محدثین کی طرح حضرات مفسرین بھی میلاد شریف کے قائل و عامل اور ہمارے ہمنوا تھے نہ کہ مبتدعین غیر مقلدین کے۔ حالانکہ وہ غیر مقلدین سے زیادہ علوم قرآن وحدیث کے ماہر اور بدعت وسنت کا فرق جاننے والے اور بدعات سے نفرت فرمانے والے تھے۔ سچ ہے کہ........

سوا چند گمرہوں کے دیکھ لو مشرق سے مغرب تک
ہوا مقبول اُمت ہے قیام محفل مولد
نبی کی شان و شوکت ہے قیام محفل مولد
عجب تعظیم حضرت ہے قیام محفل مولد

(صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ وآلہٖ وسلم)

بدحواسی : نجدی مولوی نے یوم میلاد کی نفی کرتے ہوئے پہلے تو لکھا ہے کہ ''یوم میلاد کی فضیلت کسی بھی حدیث میں بیان نہیں کی گئی نہ نبی ﷺ نے یوم میلاد کو عظمت

اور فضیلت کا عامل بتایا" الخ۔ (ص ۱۷) لیکن صفحہ ۱۹ پر لکھا ہے کہ "نبی ﷺ نے اپنا یوم ولادت اگر منایا ہے تو یوم تشکر کے طور پر منایا ہے، یوم عید کی طرح نہیں۔ اس لئے مسلمان بھی اگر ولادت نبوی ﷺ کے شکرانے میں یوم ولادت پر روزہ رکھیں تو یہ بلاشبہ جائز ہے بلکہ سنت رسول ﷺ ہے۔"

کیسی بدحواسی : اور میلاد شریف کے انکار و گستاخی کی نجدی مولوی پر کتنی پھٹکار ہے کہ پہلے تو یوم میلاد کی فضیلت کا یکسر انکار کیا ہے اور پھر خود ہی یوم ولادت کو یوم تشکر کے طور پر منانا تسلیم بھی کر لیا ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ

الٹی عقل کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے

دے آدمی کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

اور یہی بات ہم اپنی کتاب لاجواب میں بحوالہ وہابیہ نقل کر چکے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دن منایا بلکہ عید میلاد اور عید بعثت کہہ کر منایا اور منایا بھی روزہ رکھ کر سال بہ سال نہیں بلکہ ہر ہفتہ منایا۔ (ہفت روزہ اہل حدیث لاہور ے مارچ ۱۹۸۱ء)

سبحان اللہ : "اہل حدیث نے تو حد کر دی کہ صرف حضور ﷺ کے عید میلاد منانے ہی کی تصریح نہیں کی بلکہ ایک اور عید یعنی عید بعثت منانے کا بھی اضافہ کر دیا اور وہ بھی ہفتہ وار۔" (کتاب جشن میلاد النبی ناجائز کیوں؟ ص ۱۰)

مگر نجدی مولوی نے اس کا کوئی جواب نہ دیا، نہ اسے زیر بحث لایا۔ بہر حال چونکہ چنانچہ کے بعد اہل حدیثوں نے بحکم حدیث نبی ﷺ کے اپنے عمل شریف سے یوم ولادت یوم تشکر و یوم بعثت منانا ثابت کر دیا اور یوم ولادت کی عظمت اور فضیلت

ظاہر کردی اگر مبتدعین غیر مقلدین اب بھی بدعت وانکار کی رٹ لگائیں تو پھر......

لعنة الله علی الکذبین کا ورد ضرور کریں۔

الحاصل : بصورت مذکورہ اہل حدیثوں کا عملاً یوم ولادت منانے کو تسلیم کر لینا اور اس کی تصریح کر دینا میلاد شریف کے قائل و عامل اہل سنت و جماعت کی فتح عظیم اور منکرین میلاد نجدی وہابی مذہب کی شکست فاش ہے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زُلف دراز میں

لو آپ اپنے جال میں صیاد آگیا

کیونکہ ان لوگوں کا یوم ولادت منانے کا تذکرہ تو درکنار انہیں تو میلاد دشمنی کے باعث یوم ولادت و یوم میلاد کا نام لینا بھی گوارا نہیں۔

نکتہ جلیلہ : جہاں تک یوم ولادت کی عظمت و فضیلت اور یوم ولادت منانے کا تعلق ہے وہ تو منکرین میلاد نے تسلیم کر لیا ہے۔ باقی رہا اس دن روزہ رکھنے کا معاملہ تو شرعاً چونکہ یہ روزہ رکھنا لازمی نہیں بلکہ اختیاری ہے۔ اس لئے یہ موجب طعن نہیں۔ ویسے اہل حدیث کہلانے والوں کو مذکورہ حدیث کے تحت یوم ولادت ہر پیر وار کا روزہ ضرور رکھنا چاہئے بلکہ دوسرے اہل حدیثوں کو بھی روزہ رکھنے کی تلقین کرنی چاہئے۔ چونکہ یہ لوگ مدعیان عمل بالحدیث ہیں۔

(ماخوذ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰۰۲ء)

❁❁❁❁❁❁

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

گوندلوی کا پیغام گرجاکھی کے نام..... یعنی ایک تحقیق ایک وضاحت

کچھ عرصہ سے ہر سال ربیع الاول شریف کے مبارک مہینہ میں پاکستان کے وہابیوں کی طرف سے محافل میلاد و عید میلاد النبی ﷺ کے مستحسن و بابرکت معمولات کے خلاف شرک و بدعت کے فتاویٰ پر مبنی پمفلٹ شائع کئے جاتے ہیں۔ یہ وہابیوں کی شان رسالت دشمنی ہے جو دراصل میلاد شریف کے امور مستحبہ کے انکار کا موجب ہے اور یہ نادان لوگ نہیں چاہتے کہ رسول اللہ ﷺ کے میلاد پاک و اجلاس مبارک کانفرنسوں و محافل میلاد و جلوس میلاد میں آپ ﷺ کے کمالات و معجزات و اسلامی تعلیمات و اظہار شان رسالت ہو ورنہ کیا وجہ ہے کہ اپنے مولویوں کے ایام و جلوس کے بیانات کے ساتھ میلاد و سعودی ایام کے جشن منانا، عیدین کے موقع پر جلوس نکالنا جائز و ثابت ہو جائیں مگر جشن میلاد مبارک پر محافل میلاد کے معمولات بدعت و بے ثبوت قرار پائیں؟

آہ .... ؎ تم جو کرو بدعت و ایجاد روا ہے
اور ہم جو کریں محفل میلاد بُرا ہے

اس دور حاضر میں شر انگیز اور فتنہ پرور لوگ اہل سنت و جماعت کی محافل میلاد کے اعمال حسنہ کو بلاوجہ تنقید کا نشانہ بنا کر امت مسلمہ میں انتشار و افتراق و فرقہ واریت کو

ہوا دیتے ہیں اور خود کو اصلاح و تبلیغ کے ٹھیکیدار سمجھتے ہیں اور وہابیت و دیوبندیت کے خود ساختہ نظریات کو نام نہاد اصلی اہل سنت و اہل حدیث کے لباس میں چھپانے کی سعی ناپاک میں مصروف ہیں۔

خدا محفوظ رکھے ہر اک بلا سے
خصوصاً وہابیوں کی اس وبا سے

دوغلہ پالیسی : ان نام نہاد اہل حدیث کہلانے والوں کی حقیقت ان کے بڑے وہابی کے الفاظ میں پڑھ لیجئے۔ لکھتا ہے "نام کے اہل حدیثوں کو نہ دیکھئے کیونکہ فی زمانہ تو کثرت سے ایسے ہی اہلحدیث کہلانے والے ہیں جو بدنام کنند نیکونامے چند"

(کرامات اہل حدیث ص ا: از مولوی عبدالمجید سوہدروی)

انہیں میں سے ایک غیر مقلد امین گرجاکھی نے بھی اپنے نام کے برعکس امانت و دیانت کی بجائے جہالت و تعصب پر مبنی چند اوراق سستی شہرت حاصل کرنے کے شوق میں سیاہ کر ڈالے یعنی کہ جب فخر ملت اسلامیہ نباض قوم کاشف راز نجدیت علامہ الحاج ابو داؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم القدسیہ کی محققانہ و مصنفانہ و مخلصانہ دعوت فکر پر مبنی حقائق سے پُر کتاب مستطاب کے منظر عام پر آتے ہی منکرین میلاد پریشان ہوگئے تاحال اضطراری حالت میں ہیں تا حشر رہیں گے۔ (انشاءاللہ)

بہر حال عرصہ دراز کے بعد : ایک گرجاکھی جواب لکھنے بیٹھا جو اپنی نوک قلم سے نجدیت کے سینہ پر کینہ کو چھلنی کر بیٹھا۔ تفصیل اس اجمال کی ہے کہ مصنف اپنی کتاب کے صفحہ ۴۔۵ پر جس عمل خیر میلاد شریف کو بدعت ضلالہ (معاذ اللہ) لکھا اسی

کتاب کے صفحہ ۲۴ پر لکھتا ہے کہ ''ملک میں حقیقی اسلامی تقریبات کی طرح یہ بھی (عید میلادالنبی وجلوس میلاد) ایک حقیقی اسلامی تقریب ہی شمار ہوتی ہے۔ اس تقریب کے جلال واحترام میں ۱۲ ربیع الاول کو سرکاری سطح پر ملک بھر میں تعطیل عام ہوتی ہے۔''

صفحہ ۲۵ پر لکھا ہے کہ اگر ان کو (متعدد جلوسوں کو) حکومت کے اہتمام سے خاص کر دیا جائے تو یہ کام ہرگز مشکل نہیں، ہر جگہ کے حکام بآسانی اس کام کو سرانجام دے سکتے ہیں۔ المختصر یہ کہ جس عمل میلاد شریف کو بدعت ضلالہ وغیرہ لکھا اسی کو حقیقی اسلامی تقریبات میں شامل کر کے اپنی دوغلہ پالیسی وشکست فاش کو تسلیم کر لیا۔

ع ...... لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

(جشن میلادالنبی کی حقیقت از محمد امین گرجاکھی غیر مقلد)

نعمت کا چرچا : وہابی مصنف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۷ پر لکھا ہے کہ...... ''اللہ کے نبی حضرت محمد کریم ﷺ بہت بڑی نعمت ہیں نیز اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت کا چرچا کرنے کا بھی حکم فرمایا۔ الحمدللہ تعالیٰ اسی لئے ہم اہل سنت اس نعمت عظمیٰ رحمۃ اللعالمین ﷺ کی تشریف آوری کو عظیم نعمت جان کر شان وعظمت کے اظہار کیلئے محافل میلاد کا اہتمام کرتے ہیں۔ اب کیا وہ مسلمان ہے جو ان اجلاس کو بدعت ضلالہ ومردود کہے گا؟

حبیب حق ہیں خدا کی نعمت بنعمۃ ربك فحدث

یہ فرمان مولیٰ پر عمل ہے جو بزم مولد سجا رہے ہیں

تسلی کیلئے اپنے بڑے مجدد مفتی نواب صاحب کا عقیدہ وفیصلہ پڑھ لیں۔

مجدد وہابیہ : نے لکھا ہے کہ ۞ اللہ ہم کو اور جملہ اہل اسلام کو ایسی توفیق خیر توفیق حال کرے کہ ہم ہر روز ذکر میلاد رسول کتب معتبرہ سے خود پڑھیں یا کسی محب صادق متبع واثق (عالم دین خطیب وغیرہ) سے سن لیا کریں بلکہ فضائل میلاد شریف کے اس امر میں کوشش کریں نیز جس کو حضرت ﷺ کے (جلسہ) میلاد شریف کا حال سن کر خوشی نہ ہو اور شکر خدا اس نعمت کا نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔(الشمامۃ العنبریہ ص ۱۰۵۔۱۲، نواب صدیق حسن خان مجدد اہل حدیث)

۞ مزید لکھا ہے کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکر میلاد حضرت نہیں کر سکتے ہر ہفتہ یا ہر ماہ میں انتظام اس کا کرلیں پھر ایام ربیع الاول کو خالی نہ چھوڑیں۔(شمامہ ص ۵)

دوسرا حوالہ : نام نہاد ہفت روزہ اہل حدیث

(۱) محفل میلاد کو حقیقی اسلامی تقریب تسلیم کرنا۔(۲) ۱۲ ربیع الاول کے جلوس کے احترام کو تسلیم کرنا۔(۳) جلوس میلاد شریف کو سادہ رکھنے کی تلقین کرنا۔(۴) اس طرح اچھے تاثرات کی توقع رکھنا۔(۵) بڑے بڑے شہروں میں صرف ایک ہی جلوس نکالنے کا مفید مشورہ دینا (۶) جلوس کا اہتمام حکومت خود کرے تاکہ کوئی مشکل پیش نہ آئے یعنی کوئی فسادات رونما نہ ہوں کا مشورہ دینا۔(۷) وہابیوں کو تمام تر اہل حدیثیت کے زعم میں خواہ مخواہ منہ بنانے دس ہزار بار ناراض ہونے بگڑنے (حالات کو بگاڑنے) سے منع کرنا صراحتہ لکھا ہے۔

(جشن میلاد النبی کی حقیقت از محمد امین وہابی بحوالہ ہفت روزہ اہل حدیث ص ۲۴،۲۵)

ع.......الزام مجھ کو دیتے ہو اپنی خبر نہیں

بتایئے گرجاکھی صاحب یہ مذکورہ بالا جو کچھ شمامۃ العنبر یہ میں تمہارے مجدد اہل حدیث نے اور ہفت روزہ اہل حدیث (جس کا ذکر تم نے بڑی ذمہ داری سے اپنی کتاب میں کیا) نے لکھا ہے کیا یہ سب کچھ صراحۃً قرآن وحدیث صریحہ سے ثابت ہے۔ اگر ہے تو پیش کریں اور انعام حاصل کریں۔

مگر بقول تمہارے ایسا نہیں ہے تو پھر کیا یہ سب بدعت سیۂ وگمراہی ومردود عمل کے فروغ کیلئے لکھا گیا ہے۔ (معاذ اللہ) ایک مردود کام کی حمایت میں ورق سیاہ کرڈالے نیز پھر تمہارے ایسا لکھنے والے گمراہ وجاہل ہوئے، بلکہ شمامہ کے حوالہ کے مطابق تو ہر روز محفل میلاد کرنا چاہئے نیز جو محفل میلاد سن کر خوش نہ ہو وہ مسلمان نہیں۔ (حوالہ مذکورہ)

خیال رہے : کہ جب مخالفین کے پاس ان حقائق ودلائل کا کوئی جواب نہیں ہوتا تو پھر اِدھر اُدھر سے عبارت میں قطع برید کر کے حقائق پر پردہ ڈالنے واصل مسائل کو الجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

پس منظر : خیال رہے فخر اہل سنت مجاہد ملت کی کتاب کے جواب میں جس حوالہ کو بار بار پیش کیا گیا ہے اس کا پس منظر ملاحظہ فرمایئے۔ یعنی معترض نے اپنے تمام اعتراضات ولغویات کو حقیقت کا روپ دینے اور اپنے مسلک کو بچانے کیلئے شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے ایک طویل بحث کے ایک معترضانہ الزامی اقتباس سے بار بار اپنے باطل مذہب کی کمزور دیواروں کو

سہارا دینے کے ساتھ ساتھ اپنے خبث باطنی کا بھی خوب مظاہرہ کیا ہے۔ حالانکہ مفتی صاحب مذکور کے حوالہ میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے کہ جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ محفل میلاد و دیگر معمولات اہل سنت بدعت ضلالہ و مردود و حرام ہیں۔ (معاذ اللہ) یا کم از کم ان سے منع کیا گیا ہو۔

چیلنج : اگر کسی میں ہمت ہے تو اس اقتباس سے یہ الفاظ دیکھا دے کہ مفتی صاحب نے اپنی کتاب میں میلاد شریف کے بارے میں یہ مذکورہ فیصلہ دیا ہو جو معترض وہابی نے اخذ کیا ہے ایسا دکھانے والے کو مبلغ ۱۰۰۰۰ دس ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔

اصل حقیقت : یہ ہے کہ مفتی صاحب موصوف نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔ کہ لوگوں کا ہمارے طریقہ ذکر ہیئت کذائی کے متعلق یہ کہنا کہ یہ طریقہ ذکر من گھڑت ہے یہ قرآن وحدیث سے ثابت نہیں۔ لہٰذا ناجائز ہوا؟ جبکہ یہ اعتراض جاہلانہ ہے بلکہ سائل معترض کی ذہنی کیفیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہابیت زدہ ہے۔ تحقیقی جواب یہ ہے کہ کسی عمل کا موجودہ ہیئت کذائیہ یعنی مکمل و موجود خارجی کے ساتھ صراحۃً قرآن کریم یا حدیث صحیحہ صریحہ میں نہ ہونا اس کے عدم جواز یا اس کے اختراعی ہونے کی دلیل نہیں بلکہ وہی عمل وجود شرعی کے ساتھ موجود ہو۔ (دیکھئے مشکوٰۃ ۳۳، مسلم شریف) کی حدیث میں (من سن فی الاسلام سنة حسنة) کی من کے عموم میں قیامت تک کے ایجاد کنندگان داخل ہیں اور "سنة حسنة" ہر عمل خیر کو شامل ہے۔

باقی الزامی جواب یہ ہے کہ بالفرض اگر یہ طریقہ ذکر اپنی ہیئت کذائی (وجود

خارجی) کی وجہ سے ناجائز ہے تو پھر (بقول معترض) محفل میلاد وجلوس ودیگر معمولات اہل سنت ہیئت کذائی (یعنی اعلانات، اشتہارات، متعدد خطابات موجودہ اسٹیج وسجاوٹ جھنڈے جھنڈیاں بینرز دعوت نامے اور مولویوں کی آمد پر لمبے لمبے نعروں کی گونج) کے ساتھ تمام پروگرام ناجائز ٹھہرائیں گے؟ کیونکہ مذکورہ پروگرام مکمل وجود خارجی کے ساتھ صراحۃً (ظاہراً حکماً) تو قرآن وحدیث سے ثابت نہیں تو کیا یہ تمام امور بھی ناجائز قرار پائیں گے؟ (فما ھو جوابکم فھو جوابنا)

یعنی نہ ذکر اپنی ہیئت کذائی کی وجہ سے ناجائز ہے اور نہ ہی محفل میلا د و دیگر معمولات اہل سنت کیونکہ یہ تمام امور اپنے وجود شرعی کے ساتھ موجود ہیں یعنی جن کا شرعی جواز بھی موجود ہے۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذَالِكَ) (ملخصا فضیلت الذاکرین فی جواب المنکرین)

معلوم ہوا .... وہابی مصنف کا حضرت مفتی صاحب موصوف کا حوالہ نقل کرنا ہرگز ہرگز مفید نہیں ہے بلکہ تمام نہاد امین وہابی جاہل واحمق کم فہم حضرت موصوف کے اقتباس کے الفاظ (وجود خارجی و وجود شرعی صریح وکنایہ مطلق ومقید عموم وخصوص، جواب تحقیقی والزامی) کو سمجھ ہی نہیں سکا فقط میلاد دشمنی میں اپنے مولویوں کی اندھی تقلیدی تحریر سے چند ورق سیاہ کر کے دل ہی دل میں خوش ہونے لگا کہ میں نے جواب لکھ دیا ہے۔

کلیہ قاعدہ : بہر حال اگر اس صراحت کے بھی کسی کو یہ اصرار ہے کہ فلاں عمل خیر قرآن وحدیث سے ثابت نہیں اور مفتی صاحب کے اقتباس سے لفظ صراحۃً کی

تحریف معنوی کر کے حوالہ دیتا ہے اور خود ساختہ نتیجہ بیان کرتا ہے تو پھر وہ شخص اپنے اسی نام نہاد کلیہ قاعدہ کے تحت تمام معمولات وہابیہ کو (آج کل کی ہیئت کذائی کے ساتھ) ثابت کرے بالخصوص بحیثیت جماعت خود کو جماعت اہل حدیث کہلانا اور سالانہ اہل حدیث کانفرنس کروانا۔ سیرت النبی کا تعین یوم کے ساتھ سالانہ جلسہ عام کرنا قرآن وحدیث سے صراحۃً ثابت کرے، لیکن ایسا ہرگز نہیں کرسکتا۔

ع .... یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

جیسا کہ کاشف راز وہابیت فاتح نجدیت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کی کتاب ''جشن میلادالنبی ناجائز کیوں اور جلوس اہلحدیث وجشن دیوبند کا جواز کیوں؟'' میں چیلنج موجود ہے۔ اسے قبول کرے نیز راقم الحروف کے تمام سوالات کے جوابات بھی (اسی کلیہ قاعدہ کے تحت) دیکر ہر جواب پر ایک ہزار روپے نقد انعام حاصل کرے۔ درج ذیل سطور میں ان کا تصدیق نامہ پڑھیے۔

فقیر نے عزیزم[1] کی مصنفہ کتاب ہٰذا کے خاص خاص مقامات کا مطالعہ کیا تو خوشی ہوئی کہ عزیزم نے وہابی مصنف کے دجل وفریب کو خوب آشکار کیا ہے یعنی معترض نے میری تحریری کے ایک اقتباس کو نقل کر کے تحریف معنوی کے ساتھ بے بنیاد اعتراضات کیے ہیں اور علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب کی ذات کو نشانہ بنانے کی ناپاک وناکام کوشش کی۔ المختصر بندہ نے بالخصوص صفحہ تا صفحہ کو بغور پڑھا ہے جو کچھ لکھا گیا ہے وہ صحیح ہے۔ فقیر کی تصریحی گفتگو کے حوالے سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور زیادہ زور قلم عطا فرمائے۔

دستخط: (مفتی مولانا) غلام فرید ہزاروی

---

[1] مولانا محمد سرور گوندلوی

وہابیوں کا کھانا بند جمعۃ المبارک عید ہے :

وہابی مولوی نے صفحہ ۱۷۔۱۸ پر لکھا ہے کہ" جمعہ کے دن کو حدیث میں عید کہا گیا ہے مگر یہ حکمی عید ہے حقیقی نہیں کیونکہ حقیقی عید والے دن کوئی مسلمان شادی نہیں کرتا۔ دوم عید کے دن کھانے پکانے کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ عید والے دن جشن منایا جاتا ہے۔" (حوالہ جشن میلاد النبی ﷺ کی حقیقت)

سوال : گرجا کھی صاحب جب جمعہ کا دن عید ہونا حدیث سے ثابت ہے پھر تم نے حکمی حقیقی شرعی قومی ملی عرفی عید کی قید قرآن کی کس آیت سے لگائی ہے بیان کریں؟

دوم: بقول تمہارے حقیقی عید کے دن کھانا پکانا حکمی جمعہ عید کے دن کھانا نہ پکانا قرآن کی کس آیت وحدیث صریحہ سے ثابت ہیں بیان کریں؟

سوم: حقیقی عید کے دن کو جشن منانا بھی قرآن سے (جشن) ثابت کریں؟

ہمارے تمام سوالات کے جوابات دیکر فی حوالہ ایک ہزار روپے انعام حاصل کریں۔ ورنہ

کرو توبہ کہ آنے والا ہے روز حساب
خدا کے سامنے دوگے بھلا تم کیا جواب

وہابی نجدی کو یوم میلاد کے لفظ عید سے یاد کرنا بڑی تکلیف کا باعث ہے۔ کہتا ہے جمعہ کو عید کہا گیا ہے وہ بھی حکمی ہے فلاں ہے مگر عید الفطر و عید الاضحیٰ کو حقیقی عید لکھ کر اس دن جشن منانے کو تسلیم کرلیا اب ہمارا سوال یہ ہے کہ عید الفطر کے دن جشن منانا

قرآن کریم کی کس آیت سے ثابت ہے۔ دوم تمہارے...... مجددین وہابیہ علماء و شرفاء کا سعودیہ کے (۱۰۰) صد سالہ جشن منانا تمہارا مبارک باد دینا ہر سال عید الوطنی منانا اور جشن بخاری کرنا تھانہ کنگن پور موکھل میں جلسہ گاہ واسٹیج کو سجا کر عید کا سا سماں بنا دینا (پھر خود لکھنا کہ سجاوٹ نے عید کا سماں بنا رکھا تھا) نیز سال میں ۵۵ عیدین بقول ہفت روزہ اہل حدیث ۵۶ بشمول ہفت روزہ الاعتصام ۱۱۶ عیدین ثابت کرنا کس قرآنی آیت و احادیث صیحہ سے ثابت ہے۔ جبکہ تمہارا بڑا مفتی کہتا ہے کہ عیدین کے علاوہ کسی اور دن کو عید کہنا جائز نہیں ہے۔ (اسلام میں تیسری عید کہاں سے آئی) از عبد القدوس سلفی مجلہ الدعوۃ لاہور۔

وہابیوں کی خودساختہ عیدیں:

زہے ماہ رمضان و ایام او
کہ جو صبح عید است ہر شام او

(ہفت روزہ الاعتصام، اہل حدیث لاہور ۲۳ مئی ۱۹۸۶ء بحوالہ جشن میلاد النبی ناجائز کیوں؟ ص ۳۷)

وہابیوں نے اس شعر میں ۳۰ عیدین بیان کردی ہیں۔ دوسرا مخالف لکھتا ہے کہ تین ہفتے عید کے چاند کی طرح گزرے۔ تیسرا لکھتا ہے، کنگن پور موکھل میں عید کا سماں تھا، اب وہابیو تم اپنی مذکورہ تمام عیدین صراحۃً قرآن و حدیث سے ثابت کرو؟

س: جشن میلاد النبی ﷺ کی حقیقت کے صفحہ ۳۳ پر یہ شعر و تبصرہ لکھنے کے بعد صفحہ ۳۴ پر جواب شروع کرتا ہے، محترم قارئین مولوی صاحب کو جہاں بھی لفظ عید نظر آتا

ہے وہاں ہی ان کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ مولوی صاحب آپ نے لکھا ہے ہر خوشی کے دن کیلئے لفظ عید استعمال ہوتا ہے۔ (جشن میلاد ص ۷)

آپ کا یہ معنی لغوی اعتبار سے ہے (ہمارے ہفت روزہ الاعتصام کے شعروں میں) شاعر کا ہر روز کو عید کہنا بھی لغوی معنی سے عید ہے۔ شاعر کے عید کہنے یا لفظ عید کا یہ مطلب ہے کہ روزہ دار کو روزہ کھولتے وقت خوشی ہوتی ہے (عید کا معنی ہوا خوشی کرنا) (جشن میلاد النبی کی حقیقت از وہابی مصنف ص ۳۴)

جواب: بے ادب وہابی کا دل کی دھڑکن تیز ہونے کا طعن دینا تعجب و اخلاقی پستی و بے بسی والا جواب ہونے کی علامت ہے۔

لو اب مان گئے: جہاں بھی رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کی خوشی میں ولادت کے دن کو خوشی (عید) کا دن لکھا گیا یا مولوی کو اس حوالہ سے عید کا لفظ نظر آیا، وہاں ہی سے ملاں کا غصہ کے ساتھ چہرہ بگڑنے لگا اور فوراً فتویٰ لکھ دیا کہ جناب ولادت کے دن کو عید کا دن کہنا قرآن کی آیت و حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ اگر ثابت ہو جائے تو ہم بھی مان لیں گے ورنہ نہیں؟ اب جب کاشف راز وہابیت، فاتح نجدیت، محقق اسلام، الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب نے اپنی صداقت کی تائید میں ان کے بڑوں کے حوالے پیش کر دیئے تو اب اپنے مولویوں کی جھوٹی عزت بچانے کیلئے جھٹ مان لیا کہ یہ خوشی کے دن کیلئے لفظ عید استعمال ہوتا ہے۔ (تمہارا حوالہ درست ہے) شاعر کا عید کا دن کہنا لغوی اعتبار سے ہے اس معنی میں جائز ہے۔

(حوالہ مذکورہ کتاب)

قارئین کرام ......آج تک ہم اہل سنت وجماعت یہی کہتے لکھتے آرہے ہیں کہ یوم میلاد کو عید کہنا بھی لغوی معنیٰ کے لحاظ سے ہے نہ کہ شرعی عید الفطر وعید الاضحیٰ کی لحاظ سے لفظ عید کا مطلب ہے خوشی کا دن یا وقت۔ علامہ خازن فرماتے ہیں۔ والعید یوم السرور۔ خوشی کے دن کو عید کہتے ہیں۔ (تفسیر خازن ۵۰۶/ج۱)

ملا علی قاری فرماتے ہیں: یستعمل العید فی کل یوم فیہ مسرة عید۔ کا لفظ ہر اس دن کیلئے بولا جاتا ہے جس میں کوئی خوشی اور مسرت ہوتی ہو۔ لغوی معنیٰ جو بار بار آئے مسلمانوں کے جشن کا دن خوشی کا تہوار ہے۔ (فیروز اللغات، جشن میلاد النبی غلو فی الدین ص۲۶)

امام قسطلانی علامہ محمد بن الباقی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا ہے "اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کے میلاد کی راتوں کو عیدوں کی طرح گزارتے ہیں۔" (جشن میلاد النبی ناجائز کیوں؟ ص۷)

معلوم ہوا ....لفظ عید ہر خوشی کے دن کیلئے استعمال ہوتا ہے جیسا کہ خود وہابی مصنف اپنی کتاب کے صفحہ ۳۴ ہر برملا اعتراف کر رہا ہے کہ عید کا لغوی معنیٰ خوشی ہے۔ عید الفطر، عید الاضحیٰ کے علاوہ اگر چہ اس دن کیلئے عید کا لفظ حدیث سے ثابت نہ بھی ہو پھر بھی لغوی معنیٰ کے اعتبار سے کسی دن کو بھی عید (خوشی) کا دن کہنا جائز ہے۔

تاریخ میلاد کے حوالے سے مصنف نے لکھا ہے کہ بانی بریلویت بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا نے لکھا ہے کہ "مورخین کے نزدیک تاریخ ولادت آٹھ ربیع الاول ہے۔" وغیرہ وغیرہ (جشن میلاد النبی کی حقیقت ص۲۲)

جواب : مصنف نے اعلیٰ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا خاں کی جس کتاب سے اپنے مطلب کے حوالہ کو نقل کرنے میں اپنی عافت سمجھی ....اگر مصنف مخالف کے پاس شرم وحیاء نام کی کوئی چیز ہوتی تو اسے مکمل بحث و تحقیق لکھ کر پھر شیخ الاسلام کا فیصلہ لکھنا چاہئے تھا کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے چھ صفحات کی تحقیقات کے بعد اپنا فیصلہ سنایا کہ "بارہ ربیع الاول کا قول اکثر علماء کے نزدیک معتبر ہے۔ اسی روایت کو سب سے زیادہ شہرت ہے اسی پر علماء کا اتفاق و عمل ہے اور شک نہیں کہ تلقی امت بالقبول کیلئے شان عظیم ہے۔ (یعنی امت مسلمہ کے متفقہ علماء کا ۱۲ ربیع الاول تاریخ کو قبول کرنا اسی پر جمہور کا عمل کرنا ہی بہتر ہے۔" ہمارا بھی اسی پر عمل ہے جو قول و عمل جمہور مسلمین کا ہے۔ فالا وفق العمل ماعلیه العمل۔ یعنی جس پر جمہور مسلمین اعتماد و عمل کریں اسی کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

نطق الهلال بارخ ولا دالحبیب والوصال معروف بہ "آنا جانا نور کا" (ناشر جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد) وہابی ص ۲۲ پر سلیمان ندوی کا حوالہ نقل کیا ہے کہ ولادت ۹ ربیع الاول کو ہوئی۔

جواب : قارئین کرام ....وہابی مصنف کا اپنے بڑے وہابی ندوی کا حوالہ لکھنا ہمارے لئے اگرچہ نہ حجت ہے نہ جواب کی ضرورت ہے مگر آئینہ دکھانے کیلئے ندوی ہی کا حوالہ پیش خدمت ہے۔

ع ....شاید کہ اتر جائے کسی دل میری بات

ندوی نے لکھا ہے ...... "پیدائش ۱۲ تاریخ کو ربیع الاول کے مہینے میں پیر کے دن

ہوئی۔‘‘ (سیرت طیبہ پر مستند کتاب رحمت عالم ص ۱۵ سطر ۱۳) علامہ سید سلیمان ندوی اردو اکیڈمی سندھ کراچی)

وہابی بچہ : وہابی مصنف لکھتا ہے کہ ابن یزدانی وغیرہ بچہ کی پیدائش پر مٹھائی تقسیم کرنا تو یہ کوئی قرآن وحدیث کا مسئلہ نہیں یہ سب جائز ہے۔ (کتاب مذکورہ ص ۳۰)

جواب : ہم پوچھتے ہیں جناب بچہ ایک جگہ پیدا ہو مٹھائی کئی شہروں میں تقسیم ہو یہ اخراجات خرافات کرنا شرعاً کس آیت وحدیث سے ثابت ہے۔ اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر دکھاؤ اگر جواب ناں میں ہے تو پھر بدعت ہوئی، فضول خرچی جبکہ قرآن وحدیث میں ان اخراجات کی اجازت ثابت نہیں ہے، باقی ولادت نبی ﷺ کا بیان کرنا میلاد کے عجائبات بیان کرنا نعت رسول بیان کرنا آمد رسول کی احادیث بیان کرنا کامل مسلمان کی فطرت ہے اس کا انکار بقول نواب صاحب کفر ہے۔

استقبالیہ جلوس :

سوال : وہابیوں کی خانہ ساز بدعت کے سایہ میں سینکڑوں کارکنوں نے علماء کی قیادت میں معین الدین لکھنوی اور میاں فضل حق کا نہر اپر چناب پر شاندار استقبال کیا۔ انہیں جلوس کی شکل میں ماڈل ٹاؤن لایا گیا۔ نیز عید کے دن جلوس احتجاج نکالا۔ اس پر وہابی مؤلف نے لکھا ہے کہ ’’جی وہ مہمان تھے اس لئے استقبال کرنا ناجائز نہیں ہے۔ دلیل ہجرت مدینہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا انتظار و استقبال لکھ دیا باقی ہم وہابیوں پر ظلم ہوا تھا اس لئے عید کے دن جلوس نکالا تھا۔ نیز حضرت سعد کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا ثابت ہے۔‘‘ (حوالہ مذکورہ کتاب ص ۳۲، ۳۳، ۳۴)

انبیاء واولیاء کی تعظیم شرک وہابی مولویوں کی تعظیم جائز کیوں؟

یہ ہے وہابی مذہب کی حقیقت کہ اپنے مولویوں کی تعظیم وتکریم اجلال و احترام کو چار چاند لگانے کیلئے ہجرت رسول اکرم ﷺ کی روایت پیش کردی مگر یہ نہیں لکھا کہ جب سید کائنات تاجدار مدینہ ﷺ کے انتظار و دیدار کیلئے صحابہ کرام بوڑھے جوان عورتیں و بچے بچیاں بارگاہ رسالت میں ہدیہ نعت پیش کررہے تھے۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا   مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا   مَا دَعَىٰ لِلّٰهِ دَاعِي

اورنعرہ رسالت بلند کرتے رہے "یامحمد یامحمد یارسول اللہ" (مسلم ص ۲۱۹ ج ۲)

یہ سب شیر مادر سمجھ کر ہضم کر گیا۔ اپنے ملا کی تعظیم کیلئے حوالہ مل گیا مگر محبوب خدا ﷺ کے متعلق وہابیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی ولی سب انسان ہیں ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہئے نیز لکھا ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (معاذ اللہ) (تقویۃ الایمان ص ۸۵،۶۷)

دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا شرک ہے۔ (حوالہ مذکورہ ص ۲۳)

جوکوئی انبیاء واولیاء کی تعظیم کرے شرک ہے۔ (کتاب مذکورہ ص ۲۳)

عام طور پر سکولوں میں وہابی ماسٹر کسی آنے والے کی تعظیم میں کھڑے ہونے کو شرک کہہ کر منع کرتے ہیں مگر یہاں بغیر ثبوت کے مولویوں کی تعظیم اور خانہ ساز بدعت عید کے جلوس کو شریعت کا لباس دینے کیلئے سب جائز قرار دے دیا۔ اب مولوی صاحب بتائیں کہ یہ تمام مذکورہ بالا استقبال اور مولوی کی تعظیم میں کھڑا ہونا

نہر سے لیکر ماڈل ٹاؤن تک مروجہ جلوس قرآن کی کس آیت سے ثابت ہے یا حدیث صریحہ سے؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر ہم پر فتویٰ شرک کیوں؟ اگر جواب ناں میں ہے تو پھر شرک و بدعت سئیہ سے پر اعمال وہابیہ جائز کیوں؟ جبکہ وہابیہ صراحۃً قرآن میں ہیں نہ حدیث میں۔

سنبھل کر پاؤں رکھنا دشت خار میں مجنوں
یہاں پگڑی اُچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

یزید سے بھی بدتر : وہابی نے لکھا ہے فوٹو بازی کے متعلق کئی علماء میں اختلاف ہیں آپ کی جماعت کے علماء بھی فوٹو بنواتے ہیں۔تالی (تاہم) کو ہم جائز نہیں سمجھتے۔ (کتاب مذکورہ ص ۳۴)

جواب : وہابی صاحب یہ بتایئے کہ علماء کے اختلاف کے ساتھ کوئی جائز کام ناجائز یا جائز کام پر تمہارا شرک کا فتویٰ منسوخ ہو جاتا ہے؟ نیز یہ بھی بتایئے کہ فوٹو کے بارے میں احادیث رسول میں بھی جائز و ناجائز کا اختلاف ہے؟ جبکہ فوٹو سے صریحہ روکا گیا ہے۔(الحدیث) (جشن میلاد النبی ناجائز کیوں)

جب علماء وہابیہ کی تصاویر کا جواز قرآن و حدیث سے ثابت نہیں پھر ان اپنے مولویوں پر نام بنام شرک و بدعت کا بحوالہ تقویۃ الایمان پیغمبر کے قاتل کا سا گناہ اور یزید سے بھی بدتر کا فتویٰ کیوں نہیں لگاتے؟ کیا تم نے نوک قلم صرف ذکر میلاد شریف کو بدعت ضلالہ شرک لکھنے کیلئے تیز کی ہوئی ہے۔(معاذ اللہ)

تم جو بھی کرو بدعت و ایجاد روا ہے
ہم جو کریں محفل میلاد بُرا ہے؟

اہل حدیث یوتھ فورس گوندلانوالہ کا ابن یزدانی کے میلاد پر اسی خوشی میں کئی من مٹھائی تقسیم کرنا سیکرٹری نشرواشاعت کا بچے کی پیدائش کو معجزہ قرار دینا۔ بتایئے قرآن وحدیث سے ثابت ہے؟ بچہ ایک کا مونگی میں مٹھائی کئی من گوندلانوالہ میں تقسیم کرنا اور اسے معجزہ قرار دینا۔ بتایئے کس کا ہوتا ہے؟ کوئی ہوش کرو باقی جواب قرآن کی آیت یا حدیث صریحہ سے لکھ کر دینا ہوگا۔ گرجاکھی صاحب دیں یا کوئی اور گوندلوی کہلانے والا لکھے۔

روزنامہ جنگ لاہور : کی خبر پڑھ کر مصنف نے لکھا ہے کہ جنگ اخبار کے مطابق اس جلوس کی عمر تقریباً ۶۰ سال ہوئی۔ جب یہ جلوس چودھویں صدی کا ہے تو پھر اس جلوس کے بدعت ضلالت، مردود اور ناجائز ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ (معاذاللہ) (کتاب مذکورہ ص ۳۷)

جواب : مولوی بے خبر کو اخبار پڑھ کر بھی خبر نہ ہوئی کہ یہ خبر پاکستان میں اہل محبت کے جلوس میلاد کی خبر ہے، دوم یہ کلیہ قاعدہ کس حدیث شریف کا ہے کہ جو کام پاکستان میں ۶۰ سال سے شروع ہوا اس کا پہلے نہ ہونا ثابت ہوگیا۔ سوم کسی فعل کے نہ ہونے سے عدم جواز و مردود ہونا ثابت نہیں ہوتا اگر اس پر اصرار ہے تو پھر تم بھی اپنے جلوس عید و احتجاج سالانہ اہل حدیث کانفرنسیں، جشن بخاری و ختم بخاری، نیز خود کو جماعت اہل حدیث و وہابی سلفی اثری کہلانا بلکہ مندرجہ ذیل تمام بدعات وہابیہ کا ثبوت پیش کریں۔

<u>بدعات وہابیہ :</u>

غیر مقلدین وہابیہ نے اہل سنت کے معمولات وامور خیر (میلاد وعرس و

گیارھویں وغیرہ) کے خلاف ذریت وہابیہ کی آنکھوں پر شرک و بدعت اور تعصب کی ایسی پٹی باندھی کہ اس بدعت فروشی کے نتیجہ میں نجد سے پاکستان تک خود پورا وہابی معاشرہ امور شر اور بدعات و رسوم و فیشن کی زد میں آ گیا۔ چنانچہ وہابیوں کے گھروں میں ٹیلیویژن بیاہ شادی کی رسومات و تکلفات بے نماز و ریش نوجوان طبقہ اور انتخابی مشاغل و مذہبی جلسوں میں بھی ترک حدیث و اتباع فیشن فوٹو بازی، ویڈیو وغیرہ کا عام مظاہرہ دیکھا جا سکتا ہے۔ درج ذیل ''تنظیم اہل حدیث'' لاہور کا مضمون اسی موضوع سے متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تنظیم اہل حدیث : لاہور نے ۱۳ نومبر ۱۹۸۷ء کی اشاعت میں بعنوان ''جمعیت اہل حدیث کے اکابرین کی خدمت میں'' لکھا ہے کہ شخصیت پرستی ایک بات ہم ''جمعیت اہل حدیث پاکستان'' کے اکابرین کی خدمت میں بھی عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ کہ علامہ ظہیر اور مولانا یزدانی سے عقیدت و محبت کا اظہار اپنی جگہ بالکل بجا اور درست ہے، لیکن افسوس ہے کہ اب رسومات کے سیلاب میں ہم نے بھی بہنا شروع کر دیا ہے اور بت شکنی کے بجائے بت فروشی کا رجحان بھی ہمارے اندر پیدا ہو رہا ہے۔

جلوس، مزار و فاتحہ :

بعد نماز جمعہ اہل حدیث کی مساجد سے لوگ جلوسوں کی شکل میں مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی کے مزار پر پہنچے اور فاتحہ خوانی نے بعد پُرامن طور پر منتشر ہو گیا (روزنامہ جنگ لاہور ۱۲ اگست، نوائے وقت ۱۳ اگست)

ایصال ثواب کا جلسہ کرنا :

جامعہ مسجد ابراھیمیہ حیدر کالونی نزد عالم چوک گوجرانوالہ میں مئی ۱۹۹۸ء میں سیرت النبی کا جلسہ برائے ایصال ثواب منعقد کیا گیا جس میں مرکزی امیر جمعیت اہل حدیث مولوی عبداللہ کا نام نمایاں تھا۔

شہداء اہل حدیث کانفرنس :

اپریل ۲۰۰۴ء گوجرانوالہ ایک اشتہار دیکھنے میں آیا جس پر خون کے چھینٹے ظاہر کرتے ہوئے خونی رنگ سے لکھا گیا تھا سالانہ شہداء اہل حدیث کانفرنس جس میں تمام وہابی فکر کے شہید مولویوں کے نام تحریر تھے۔

بارھویں سالانہ اہل حدیث کانفرنس :

علی پور روڈ گوندلانوالہ کے علاقہ میں اشتہار دیکھنے میں آیا۔ جس پر نمایاں لکھا ہوا تھا۔ ''بارھویں سالانہ اہل حدیث کانفرنس'' بمقام بھوانیداس گوجرانوالہ۔

بارہ ربیع الاول : کو ''تحفظ ختم بنوت کانفرنس'' مسجد احرار چناب نگر میں دیوبندیوں کی ۲۶ ویں کانفرنس منعقد کرنا۔

ختم قرآن :

الفتح اہل حدیث گوجرانوالہ میں ۲۹ ویں رات کو تقریب ختم قرآن کے اشتہارات شائع کرنا اس حوالے سے بڑے بڑے دنیاداروں، ٹھیکیدار مولویوں کو بلانا۔

علمی مقالہ : بعنوان ''میلاد النبی کی شرعی حیثیت'' کا اشتہار شائع کرنا مقالہ

پڑھنا۔(نصر العلوم بائی پاس گوجرانوالہ اپریل ۲۰۰۴ء)

بتایئے ....قرآن کی کس آیت وحدیث صریحہ سے مقالہ'' میلاد النبی کی شرعی حیثیت'' پڑھنا ثابت ہے۔

مردانہ وزنانہ جلوس :

نیز مفتی محمود کے حکم پر مارچ ۷۷ء کو قومی اتحاد کے حوالہ سے وہابیوں کے مردانہ جلوس کے ساتھ ساتھ زنانہ جلوس بھی نکالا گیا۔زنانہ جلوس کے سب سے آگے ابوالاعلیٰ مودودی کی بیگم تھی۔(ہفت روزہ ایشیالاہور ۷۷ ۱۹ء)

احتجاجی جلوس :

جلوس میں یہ پکارنا'' علامہ تیرے خون سے انقلاب آئے گا جب تک سورج چاند رہے گا یزدانی تیرے نام رہے گا''۔(روزنامہ نوائے وقت لاہور اگست ۱۹۸۸ء)

علی پور روڈ گوندلانوالہ :

مسجد توحید اہل حدیث میں گیارھویں بارھویں کانفرنسیں جھنڈیاں وچراغاں کے ساتھ منعقد ہوئیں۔نیز تمہارے جلوس میلاد ربوہ ،سالانہ میلادالنبی کانفرنس ،جشن میلادالنبی ،سید البشر کانفرنس ،ناموس رسالت وعظمت صحابہ کی سالانہ کانفرنسیں، شیخ جمیل الرحمٰن وعلامہ احسان الٰہی ظہیر کانفرنس ،۱۲ ربیع الاول کو سالانہ سیرت کانفرنس ،یوم صدیق ،یوم عمر منانا ،میلاد ابن یزدانی ہر جگہ خوشی کرنا ،یوم میلاد قائداعظم ،یوم قیام پاکستان ،ختم قرآن وختم بخاری کے جلسے ،تحفظ حرمین کے جلوس ،صد سالہ جشن دیوبند منانا ،تعین یوم کرنا ،ایام منانے کی حکومت سے اپیل کرنا

، تقریروں کی تاریخ مقرر کرنا، مقررین کو پیسے دینا، جلسے جلوسوں میں جھنڈیاں و جھنڈوں کو لہرانا، بینرز اور اشتہارات لگانا، چراغاں کرنا، جھنڈے لہراتے ہوئے جلوس کی صورت میں ایک شہر سے دوسرے شہر میں نعرے بازی کرتے جانا، علماء کیلئے اسٹیج سجانا، موجودہ نصاب پڑھانا، تقسیم انعامات کے جلسے، قرآن مجید کے اعراب، ترتیب کتب وحدیث، جشن نزول قرآن کے جلسے کرنا محرابیں اور مساجد کے گنبد و مینار بنانا، اماموں اور حافظوں کی تنخواہیں مقرر کرنا، مدارس میں تعلیم کے نصاب کی درجہ بندی کرنا، دیوبندی کی تنظیم سپاہ صحابہ کا یکم محرم کو یوم فاروق اور ۲۲ جمادی الآخر کو یوم صدیق منانا وغیرہ وغیرہ۔ بتایئے یہ مذکورہ بالا تمام بدعات وہابیہ قرآن کریم کی کس آیت وحدیث سے صراحۃً ثابت ہیں۔ ہرگز ثابت نہیں ہیں (جب یہ تمہاری بدعات بغیر ثبوت) جائز و کار ثواب ہیں؟ تو پھر اصولی و بنیادی طور پر میلاد شریف وغیرہ اہل سنت و جماعت کے معمولات کو بدعت و نا جائز قرار دینے کا کیا جواز ہے؟ ان میں وجہ فرق بیان کرو۔

؎ خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

وہابیوں کی اپیل : مولوی محمد حسین (بٹالوی) نے کہا ہم کو بدنام لفظ وہابی سے نہ پکارا جائے ایک اشتہار دیا جائے کہ آئندہ ہم کو لفظ وہابی سے مخاطب نہ ہووے۔
خیال رہے یہ اپیل وہابیوں کے علامہ (بٹالوی) نے گورنمنٹ ہند انگریز سے کی تھی۔

(ترجمان الوہابیہ)

یہ اپیل قبول ہوگئی پھرانہوں نے نام اہل حدیث مشہور کرلیا۔جب تمہارے یہ سب کام ونام چودھویں صدی کی پیداوار ہیں ،لہٰذا یہ کام ونام مردود و ناجائز ہوئے کیونکہ تمہارے ان مروجہ کام ونام کا ثبوت نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں۔

حرف آخر :

آخر میں منکر میلاد نے بڑے مکارانہ اور وہابیت کی کذب بیانی ودوغلہ پالیسی ومنافقانہ تحقیق کو حرف آخر سمجھ کر علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب کے نعرہ حق و صداقت و (تحدیث نعمت) کو طنزیہ انداز میں یوں لکھا ہے کہ مولوی صاحب خود اپنے متعلق بڑے انداز سے لکھتے ہیں۔

صادق ہوں اپنے قول میں صادق ہے گواہ

کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

جواب: ذرا تعصب کی عینک اُتار کر دیکھ کہ وہ خود اکیلے ہی تحدیث نعمت کے طور پر نعرۂ حق وصداقت بلند نہیں کرتے بلکہ سب جاننے والے بھی معترف ہیں۔

صادق باصفا عاشق مصطفٰے ﷺ

ان کے صدق وصداقت کی کیا بات ہے

وہ فیض صدیق اکبر سے معمور ہیں

ان کے حسن صداقت کی کیا بات ہے

مدیر رضائے مصطفٰے نے سچ کہا : ....

شکنجہ ابوداؤد صاحب کا ہے اتنا استوار

ممکن نہیں کہ بچ سکیں اعدا ؤ غلط کار

تیرے بڑے کی گواہی :

حضرت کی صداقت پرمبنی تحریر کا اعتراف تو تیرے بڑے نے بھی کرلیا ہے ایک بار پڑھ لے۔ وہ انتباہ .... جو تنظیم اہل حدیث لاہور نے تمام وہابیوں کو کیا تھا۔(تنظیم اہلحدیث دسمبر ۱۹۸۷ء)

افسوس تم کو صداقت کا کچھ بھی اثر نہیں
الزام مجھ کو دیتے ہو اپنی خبر نہیں

قارئین کرام .... جشن میلاد النبی ﷺ ناجائز کیوں؟ اور جلوس اہلحدیث و جشن دیوبند کا جواز کیوں؟ کتاب کے دلائل قاہرہ وسوالات کے جوابات میں وہابی برداری عہدہ براہ نہیں ہوسکی کیونکہ وہ مختصر کتاب مگر جامع مجموعہ مخالفین میلاد کے تابوت وہابیہ میں آخری میخ لگ چکی ہے۔ اگرکسی میں ہمت ہے تو پھر ایک کالم میں معمولات میلاد کے دلائل لکھ کر دوسرے کالم میں اپنے معمولات یعنی بدعات وہابیہ دیابنہ لکھ کر .... قرآن کریم کی آیت سے صراحتہً وحدیث سے بالوضاحت جواز عدم جواز (ایک ہی کلیہ قاعدہ سے) پیش کرے۔

(نوٹ) جواب لکھتے وقت ہمارا مطالبہ واپنا کلیہ قاعدہ پیش نظر رکھنا لازمی ہے۔

تفصیل کیلئے .... پڑھیے کتاب ''بدعات وہابیہ'' الحمد للہ ہم نے کتاب وسنت کے دلائل کے ساتھ ساتھ آپ کے گھر سے محافل میلاد شریف کے معمولات کا جواز پیش کردیا ہے۔ مگر

آنکھیں گر بند ہوں تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا؟

تمت بالخیر

چودہ سو سالہ ایک تسلسل ایک تحقیق

(محافلِ میلاد النبی ﷺ ایک نظر میں)

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا

ترجمہ: البتہ تحقیق اللہ نے مومنوں پر احسان فرمایا جب ان میں ایک رسول (محمد ﷺ) بھیجا۔ (آل عمران آیت ۱۶۴)

میلاد النبی ﷺ عہد نبوی میں

یوم میلاد و لفظ عید میلاد کی اصلیت و اہمیت...... حدیث شریف سے

جب نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیر شریف کے روزہ رکھنے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا: فقال فیه ولدت وفیه انزل علی۔ یعنی اس دن میری ولادت ہوئی اسی دن وحی کا نزول شروع ہوا۔ (مشکوٰۃ)

ایک مرتبہ حضرت قباس نے حضرت عثمان غنی سے بیان کیا کہ "اکبر منی وانا اقدم منه فی المیلاد" یعنی اگرچہ میری پیدائش پہلے ہوئی ہے لیکن رسول عربی ﷺ مجھے بہت بڑے ہیں۔ (جامع ترمذی باب ماجاء میلاد النبی ﷺ)

سیدہ عائشہ صدیقہ ذکر میلاد فرماتی ہیں۔تذاکر رسول اللّٰہ وابو بکر میلاد ھما عندی۔ میں رسول اللہ ﷺ وابی بکر صدیق کی خدمت میں حاضر تھی دونوں حضرات بابرکات میلاد شریف کا تذکرہ کرر ہے تھے۔(المعجم الکبیر ص ا، مجمع الزوائد)

اللہ کی سب سے بڑی نعمت رسول خدا ہیں

اللہ کے ہاں سب سے زیادہ قابل فخر جلسہ میلاد مصطفٰے ہے

ایک دن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجتماع عظیم تھا کہ اس میں ذکر و شکر جاری تھا۔اسی دوران رسول اللہ ﷺ محفل میں تشریف لائے اور فرمایا۔ما اجلسکم ھھنا۔اے صحابہ آج یہ جلسہ(محفل) کس لئے منعقد کئے بیٹھے ہو؟اس پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر اور(شکر) کرنے جمع ہوئے ہیں۔علی ھدانا لدینہ ومن علینا بك۔(یعنی اللہ کریم نے آپ ﷺ کو بھیج کر ہم پر بڑا احسان فرمایا اور ہمیں اپنے دین کی ہدایت عطا فرمائی،آج ہم میلاد النبی ﷺ پر اظہار و شکر و ذکر خدا عز و جل و ذکر مصطفٰے کرنے کیلئے محفل سجائی ہے)یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا،بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اس عمل کے باعث فرشتوں پر فخر و خوشی کا اظہار فرمار ہا ہے۔ان اللّٰہ تعالیٰ یباھی بکم الملائکۃ۔(مسند احمد ص ۹۲ ج ۱)

بے مثل میلاد حبیب الرحمٰن ﷺ بزبان حضرت حسان رضی اللہ عنہ

وَاَحسَنُ مِنكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَینِی

میری آنکھوں نے آپ سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا

وَاَجْمَلُ مِنكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

اور آپ سے زیادہ جمیل کسی ماں نے بیٹا جنا ہی نہیں

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہر عیب سے پاک پیدا ہوئے ہیں

کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

گویا جیسا آپ نے چاہا ویسے ہی اللہ نے آپ کو بنایا

(دیوان حسان بن ثابت عربی ص ۱۴)

اہل مدینہ اصحاب رسول عربی نے آپ کی تشریف آوری کا شکرادا کرتے رہنا قیامت تک لازم قرار دیا۔ اہل مدینہ نے آپ کی تشریف آوری پر آپ کی بارگاہ میں نعتیہ کلام پیش کیا تھا۔ پڑھیے۔

طلع البدر علینا　　من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا　　مادیٰ للّٰہ داعی

ایہا المبعوث فینا　　جئت بالامر المطاع

انت شرفت المدینۃ　　مرحبا یا خیر داع

ترجمہ : ہم پر چودھویں کا چاند طلوع ہو گیا وداع کی گھاٹیوں سے (آپ کی تشریف آوری کا) شکرادا کرتے رہنا واجب ہے جب تک مانگنے والے اللہ سے مانگتے رہیں گے یعنی اے تشریف لانے والے عظیم محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جو ہمارے اندر تشریف لائے۔ آپ وہ دین لائے ہیں جو اطاعت کے قابل ہے۔

آپ نے (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) مدینہ کو اپنے قدموں سے مشرف فرما دیا تو ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں یارسول اللہ آپ بہترین دعوت دینے والے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس کے گھر محفل میلاد :

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما انہ کان یحدث ذات یوم فی بیتہ وقائع ولادتہ۔صلی اللہ علیہ وسلم یقوم فیستبشرون ویحمدون اللہ ویصلون علیہ الصلوۃ فاذا جاء النبی قال حلت لکم شفاعتی ۔

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ وہ ایک دن نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے واقعات اپنے گھر میں لوگوں کے سامنے بیان کررہے تھے مجمع خوش ہورہا تھا اللہ تعالیٰ کی حمد اور درود شریف پڑھا جارہا تھا اسی دوران نبی مکرم ﷺ تشریف لے آئے آپ نے اہل محفل کو دیکھ کر ارشاد فرمایا تمہارے واسطے میری شفاعت حلال ہوگئی ۔(الدر المنظم)

مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی بیت وعشیر تہ ویقول ھذا الیوم وھذا الیوم فقال (علیہ السلام)ان اللہ فتح لک ابواب الرحمہ وملائکہ کلھم یستغفرون لک من فعل فعلک نجی کنجاتک ۔

ترجمہ : ایک دن نبی کریم ﷺ صحابی ابو عامر انصاری کے گھر تشریف لے گئے ابو عامر اس وقت میلاد شریف کے واقعات اپنے بچوں ورشتہ داروں کو سنا رہے تھے اور وہ یہ بیان کررہے تھے۔آج ہی کے دن یعنی (میلاد النبی ﷺ کا دن بہت برکت والا ہے) حضور نبی کریم ﷺ نے محفل سن کر فرمایا: اللہ نے تمہارے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور تمام فرشتے بخشش کی دعا کررہے ہیں اور جو بھی تمہاری طرح کرے گا وہ نجات یافتہ ہے ۔(کتاب التنویر فی مولد سراج المنیر بحوالہ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم ﷺ عربی ص ۹۶۔۹۷ ۔از شیخ محدث عبدالحق الہ آبادی حسب

الارشاد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی)

نوٹ : مذکور کتاب کے آخر میں اہم علماء کی تقریظات و تصدیقات نقل ہیں۔

دوسری صدی ہجری :

حضرت امام باقر۔ حضرت حسن بصری ۱۱۰ھ۔ حضرت امام ابوحنیفہ

۱۵۰ھ

تیسری صدی ہجری :

امام شافعی ۲۰۴ھ ۔ امام سید موسیٰ مبرقعی ۲۹۶ھ۔ امام بخاری ۲۵۶ھ
امام طبری ــھ۔ امام ترمذی ۲۷۹ھ۔ امام احمد بن حنبل ۲۴۱ھ۔ شیخ جنید بغدادی
۲۹۷ھ ۔ حضرت معروف کرخی متوفی ۲۰۰ھ کے اسماء انعقاد و جواز کے سلسلہ میں
ملتے ہیں۔

تیسری ہجری کا ایک جامع و منفرد حوالہ

تیسری صدی ہجری میں شہر قم ایران تا مکہ مکرمہ جلوس میلاد محدثین امام بخاری،
محدث طبری، سرکار بغداد، شیخ موسیٰ پاک مرشد شیخ عبدالحق کا محفل میلاد میں شامل ہونا۔
صاحب تفسیر خزینۃ القرآن لکھتے ہیں ...... کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
فرمایا۔ جو اس دن بارہ ربیع الاول کو میلاد کی خوشی میں ایک درہم خرچ کرے گا گویا اس
نے سونے کے پہاڑ سے بھی زائد خرچ کیا۔ نیز قیامت کے دن اس سے اللہ راضی
ہوگا ...... صاحب تفسیر خزینہ فرماتے ہیں ہم بارہ تاریخ ربیع الاول کو شہر قم (ایران)
سے بڑا قافلہ لیکر مقام ولادت حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں حاضر ہوتے

ہیں ہمیں اس عمل سے بہت برکات حاصل ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ کئی خوش نصیبوں کو نبی کریم ﷺ کی زیارت بھی نصیب ہو جاتی ہے۔

محدث محمد بن اسماعیل بخاری و محدث طبری اپنے استاد مکرم سید ابو احمد موسیٰ مبرقعی متوفی ۲۹۶ھ کے ساتھ ہر سال مکہ مکرمہ جاتے اور جائے ولادت پر خطابات فرماتے تھے........ صاحب خزینہ مزید فرماتے ہیں۔ تمام عیدوں سے بڑی عید ۱۲ ربیع الاول کا دن ہے۔ میں ہر ماہ میلاد شریف کرتا ہوں تو اس کی برکت سے میرے لئے ہر دن رات اپنے نبی پاک ﷺ کی ولادت کا دن عید کا دن ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ میرے مرشد نے فرمایا کہ خواب میں مجھے نبی کریم نے فرمایا..... تیرا مرشد محفل میلاد کرتا ہے۔ تم بھی جایا کرو۔ پھر میں شریک ہوتا ہوں اور اس کی برکت سے (پیرو مرشد) کو آپ ﷺ اپنی زیارت سے نوازتے ہیں۔ (ملفوظات شیخ عبدالحق۔ ذکر الصالحین مطبوعہ لکھنؤ دہلی بحوالہ ذکر خیر الانام)

حضرت غوث اعظم سرکار بغداد، حضرت خواجہ اجمیری چشتی، شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہر سال نبی کریم ﷺ کی محفل میلاد کرتے تھے۔

عمدۃ المفسرین سید موسیٰ مبرقعی صاحب تفسیر خزینۃ القرآن[1] ہر ماہ کو میلاد شریف کی محفل کا اہتمام کرتے تھے جس کی شہرت ہر طرف پھیل گئی۔ تمام محدثین آپ کی پیروی میں ایسا ہی کرتے تھے۔ جن میں صحاح ستہ والے بھی شامل ہیں۔ (یہی بات امام بخاری اسماء الرجال کے حاشیہ پر بیان فرمائی ہے (ذکر خیر الانام)

چوتھی پانچویں صدی ہجری : حضرت غوث اعظم ۴۷۰ھ و دیگر اسماء ملتے ہیں۔

[1] مخولہ تفسیر چالیس جلدوں میں ہے۔ تصدیق پیر سید کرم شاہ بھیرہ شریف

چھٹی صدی ہجری:

حضرت غوث اعظم ۵۶۱، محدث ابن جوزی ۵۹۷ھ۔ امام ابوذرعہ عراقی ۵۶۶ھ

ساتویں صدی ہجری : مفسر قرآن فخر الدین رازی ۶۰۶ھ۔ مظفر الدین شاہ اربل مظفر ۶۳۰ھ۔ ابوشامہ ۶۶۵، ابوخطاب ۶۳۳ھ۔ حافظ محمد جزری شافعی ۶۶۰ھ مؤرخ سیاح ابن جبیر ۶۱۴ھ، حضرت مفتی امام عمر بن حسن اندلسی صاحب کتاب التنویر فی مولد السراج المنیر، خواجہ اجمیری ۶۳۳ھ کے نام قابل ذکر ہیں۔

آٹھویں صدی ہجری :

ابن بطوطہ مؤرخ وسیاح ۷۲۸ھ۔ حافظ عراقی ۷۲۵ھ۔ محدث شمس الدین ذہبی ۷۴۸ھ۔ مفسر قرآن ابن کثیر ۷۷۴ھ۔ علامہ عبدالرحمٰن صفوری۔ وصال ۹۰۰ھ

نویں صدی ہجری :

حافظ عراقی ۸۰۸ھ۔ محدث جلال الدین سیوطی ۹۱۱ھ۔ امام محدث عسقلانی ۸۵۲ھ۔ ابوذرعہ ۸۶۶ھ۔ حافظ شمس الدین ۸۳۳ھ۔ علامہ صفوری صاحب نزہۃ المجالس ۹۰۰ھ کے نام وغیرہ انعقاد میلاد کے قائل وعامل تھے۔

دسویں صدی ہجری :

حافظ محدث سخاوی ۹۰۲ھ۔ محدث ابن حجر ہیثمی مکی ۹۳۳ھ۔ حافظ وجیہ الدین ۹۴۴ھ۔ شیخ محمد صالح شامی ۹۴۲ھ۔ محدث قسطلانی ۹۲۳ھ۔ محدث جلال الدین سیوطی ۹۱۱ھ۔ شیخ محمد طاہر پٹنی حنفی ۹۸۶ھ۔ قطب الدین حنفی ۹۸۸ھ

گیارھویں صدی ہجری :

حضرت شیخ مجدد الف ثانی سرہندی ۱۰۳۴ھ۔ محدث ملا علی قاری ۱۰۱۴ھ۔ علامہ حلبی سیرت حلبیہ ۱۰۴۴ھ۔ سلطان اورنگزیب ۱۰۸۴ھ۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی ۱۰۵۲ھ

بارھویں صدی ہجری :

محدث عبد الباقی زرقانی ۱۱۲۲ھ ۔ شاہ عبد الرحیم ۱۱۳۱ھ۔ علامہ اسماعیل حقی صاحب روح البیان ۱۱۳۷ھ۔ علامہ جعفر برزنجی امام مسجد نبوی ۱۱۷۹ھ۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ۱۱۷۴ھ جیسی شخصیات کے نام محفل میلاد کے اہتمام کرنے والوں میں بہت مشہور ہیں۔

تیرھویں صدی ہجری :

محدث، مفسر رحمت اللہ مکی ۱۲۵۳ھ میں فتویٰ لکھا تھا۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی ۱۲۳۰ھ، مفتی عنایت اللہ کاکوروی ۱۲۶۲ھ۔ شاہ احمد سعید مجددی ۱۲۷۷ھ۔ شاہ عبد الغنی ۱۲۹۳ھ

چودھویں صدی ہجری :

علامہ سید احمد زینی ۱۳۰۴ھ۔ محدث عبد الحق الٰہ آبادی الدر المنظم ۱۳۰۸ھ شیخ الاسلام مجدد امام احمد رضا ۱۳۴۰ھ۔ علامہ جعفر الکتانی ۱۳۴۵ھ ۔ علامہ یوسف نبہانی ۱۳۵۰ھ۔ عبد السمیع بیدل انصاری صاحب انوار ساطعہ ۱۳۰۲ھ میلاد شریف پر مدلل لکھا۔ مکہ مکرمہ کی رپورٹ ۱۹۱۷ء مفتی مظہر اللہ ۱۳۸۶ھ۔ حاجی امداد اللہ

مہاجر مکی ۱۳۱۷ھ ۔شاہ سلیمان پھلواری نے ۱۳۰۲ھ میں محفل میلاد شروع کی۔
علامہ ڈاکٹر محمد علوی مکی ۔ھ قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین قادری مدنی ۔ولادت
۱۲۹۷ھ۔ وفات ۱۴۰۱ھ۔ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری علی پور سیداں
شریف سیالکوٹ۔ محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج محمد سردار احمد قادری
۱۳۸۰ھ

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال نے ۱۹۳۵ء میں میلاد شریف پر تقریر فرمائی۔قائد اعظم
محمد علی جناح ۱۹۴۸ء۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خاں گجراتی۔ مفتی محمد حسین نعیمی۔سید
دیدار علی شاہ۔سید ابوالبرکات شاہ لاہوری۔

آج تمام اسلامی دنیا میں عملاً اس روز میلاد شریف کی خوشی اور مسرت کا
سماں ہوتا ہے اور جشن میلاد النبی ﷺ متفقہ طور پر منایا جاتا ہے۔(انسائیکلوپیڈیا آف
اسلام مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور پاکستان)

تمت بالخیر

ابوسعید محمد سرور رضوی گوندلوی

مدلّل عقیدے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنے کا ثبوت

حکمِ قرآنی تعلیمِ نبوی وعملِ صحابہ کی روشنی میں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبَاتُ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

اَمَّا بَعْدُ:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمْ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝

وَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃ (رواہ، ترمذی)

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَل مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلٰوۃً صَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ

سَلَّمْتُ عَلَیْہِ (جلاء الافھام مشکوٰۃ)

صَلُّوْا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ وَ سَلَامُکُمْ یُبَلِّغُنِیْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ

(جلاء الافہام ص ۱۸، مشکوٰۃ ص ۸۶)

فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْکَ یَا مُحَمَّدْ اَنْ لَّا یُصَلِّیْ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِنْ

اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتَ عَلَیْہِ عَشْرًا وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتَ

عَلَيْهِ عَشْرًا۔ (مشکوٰۃ ص ۸۶)

لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ اِلَّا بَلَغَنِي صَوْتُهٗ حَيْثُ كَانَ

(جلاء الافہام ص ۶۳، ابن قیم)

(صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلِهِ الْكَرِيْم)

ترجمہ: مذکورہ آیت واحادیث شریفہ۔

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پاک ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی (نبی اکرم ﷺ) پر درود اور خوب سلام بھیجو"۔

(پارہ ۲۲، سورۃ احزاب، آیت ۵۶)

حدیث نمبر ۱: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا۔

(۲) اللہ کریم نے فرمایا (اے محبوب) جو تجھ پر درود پڑھے گا' میں اس پر صلوٰۃ بھیجوں گا اور جو تجھ پر سلام بھیجتا ہے میں اس پر سلام بھیجوں گا۔

(۳) فرمایا مجھ پر درود وسلام بھیجا کرو کہ تمہارا درود وسلام مجھے پہنچتا ہے تم جہاں بھی ہو۔

(۴) حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض کرتے کہ بے شک آپ کا رب فرماتا ہے: اے محمد! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہارا کوئی اُمتی تم پر ایک بار درود بھیجے مگر میں اس پر دس رحمتیں کروں اور آپ کا کوئی اُمتی آپ پر سلام نہ بھیجے مگر میں اس پر دس سلام بھیجو۔

(۵) کوئی بھی بندہ کہیں سے بھی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے۔ اس کی آواز مجھے پہنچ جاتی ہے۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

قارئین کرام! قرآنی آیت واحادیث مبارکہ میں صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا ارشاد فرمایا گیا ہے۔قرآن کریم کی آیت اوراحادیث مبارکہ پر عمل تب ہی ہوگا جب ہم صلوٰۃ و سلام دونوں پڑھیں گے۔کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

اس حکم میں ایمان والوں کو بغیر کسی وقت وصیغہ صلوٰۃ وسلام کی قید کے عام حکم فرمایا کہ درود وسلام بھیجو۔لہٰذا ہم اہلسنت وجماعت لفظ ''الصلوٰۃ'' (جو لفظ صلوا کا مصدر ہے اور السلام جو سَلِّمُوْا کا مصدر ہے) یعنی صلوٰۃ درود کے قرآنی حکم کی تعمیل میں اَلصَّلٰوۃ اور سَلِّمُوْا کی تعمیل میں السلام اور علیہ کی تعمیل میں ''علیک یارسول اللہ'' عرض کرتے ہیں۔

یعنی صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيمًا پر عمل اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ رسولِ خدا پر درود وسلام پڑھنے سے ہو جاتا ہے۔الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خیال رہے صلوٰۃ وسلام متعدد صیغوں میں سے صیغہ صلوٰۃ وسلام بھی ہے۔یہی حکم ربانی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور خوب سلام پڑھو۔مگر مخالفین کو سب کچھ (تمام صیغے خواہ وہ ثابت ہوں یا نہ چاہے وہ محدثین کی بدعت ہو یا سعودی) تسلیم ہے۔صرف کلمہ علیک اور یا حرفِ نداء سے ضد ہے۔حالانکہ ہر نمازی اپنی ہر نماز میں کلمہ خطاب ''علیک'' اور حرف نداء یا کے ساتھ حضور پاک (علیک الصلوٰۃ والسلام) پر سلام پیش کرتا ہے۔یعنی ''السلام علیک ایھا النبی'' پڑھتا ہے۔جب ان الفاظ کے ساتھ نماز کے اندر سلام جائز ہے تو پھر نماز کے باہر لفظ سلام کے ساتھ ''الصلوٰۃ'' کو ملا کر الصلوٰۃ والسلام علیک پڑھیں تو کون سا حرج ہے؟ بلکہ یہ قرآنی وتعلیم نبوی وعمل صحابہ کرام کی پیروی ہے۔

نشانی: محترم قارئین کرام! درود وسلام ایسی افضل واعلیٰ رب تعالیٰ کی پسندیدہ عبادت

ہے کہ اس کو نماز میں داخل کر دیا نیز ایک مرتبہ صلوٰۃ وسلام پڑھنے پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور دس مرتبہ سلام بھیجتا ہے۔

ایک مرتبہ جب ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اب تو میں تمام فارغ وقت آپ پر درود شریف ہی پڑھتا رہا کروں گا۔ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عمل تمہارے غموں کو کافی ہوگا۔ (مٹا دے گا) اور تمہارے گناہ مٹا دے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۸۶)

اسی لئے ہر اُمتی اکثر اوقات میں زیادہ سے زیادہ بارگاہ رسالت مآب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم میں درود شریف وسلام نیاز پیش کرنا عین سعادت وفلاح دارین سمجھتا ہے اور یہی اہل محبت واہلسنّت وجماعت کی امتیازی نشانی ہے۔ ایک محبّ رسول خادم دین و حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہی ایمان افروز روایت نقل فرمائی ہے:

مِنْ عَلَامَاتِ ...... علی بن حسین ابن علی رضی اللّٰہ عنهم قال علامة اهل السنة كثرة الصلوٰة على رسول اللّٰه (صلی اللّٰه علیه وسلم)

حضرت زین العابدین علی بن حسین فرماتے ہیں: حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام پڑھتا ہے۔

(القول البدیع علامہ سخاوی ص ۵۲)

علامہ خفاجی کثرت سے درود وسلام کو اہل محبت کی نشانی لکھتے ہیں۔ من علامات محبۃ النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کثرۃ ذکرہ وذکرہٗ بالصلوٰۃ علیہ (نسیم الریاض)

معلوم ہوا کثرت سے صلوٰۃ وسلام پڑھنا اور لکھنا غلامانِ مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پسندیدہ اور یہی ہمارا تشخص ہے۔ دیگر علامات میں سے یہ بھی ایک عظیم الشان ایمان افروز باطل سوز اہل محبت اہل سنت وجماعت کی امتیازی نشانی ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

حضراتِ صحابہ کرام واُمت مسلمہ کا درودوسلام

قارئین کرام! درودوسلام کے متعدد صیغوں میں

''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ''

بھی مسلمہ ومتفقہ صلوٰۃ وسلام کا صیغہ ہے دیگر درود شریف کے صیغوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی اُمت میں معروف ومشہور ہے۔

آیت: ''صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا'' میں صلوٰۃ وسلام کے حکم کی تعمیل ہراس صیغہ سے ہوسکتی ہے، جس میں صلوٰۃ وسلام کے الفاظ ہوں اور یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ الفاظ آنحضرت ﷺ سے بعینہٖ منقول بھی ہوں۔

(معارف القرآن ص ۲۲۳/ ۷ مفتی محمد شفیع دیوبندی)

حضرت علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: درودوسلام کے ۱۲۰۰۰ ہزار صیغے ہیں (جو بزرگان دین سے منقول ہیں) (تفسیر روح البیان)

خیال رہے کہ صلوٰۃ کا صیغہ بغیر سلام کے اور اسی طرح سلام بغیر صلوٰۃ کے پڑھنا یا لکھنا مکروہ ہے۔ بعض نے فرمایا ہے یہ خلاف اولیٰ ہے۔ شارح مسلم نے مکروہ فرمایا ہے۔ (شرح مسلم)

شیخ عبدالحق نے دونوں قول لکھے ہیں۔ (جذب القلوب)

اب بغور مندرجہ ذیل حوالہ جات ملاحظہ کریں۔

(۱) صحابہ کرام پڑھتے تھے: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ''

(ابوداؤد جلد، ص ۳۵۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی اسی طرح سلام عرض کرتے۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ا، ص ۵۲۰، خصائص الکبریٰ، سیرت حلبیہ جلد ۳، ص ۴۹۳، علامہ حلبی، جذب القلوب، وفاء الوفاء جلد ۴، ص ۱۳۹)

(۲) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله۔ شجر و حجر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پڑھا۔ (سیرت حلبیہ از علامہ حلبی جلد ا ص ۳۶۱)

(۳) حضرت سیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک اعرابی نے درِ دولت پر حاضر ہو کر عرض کی: اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله۔

(معارج النبوت جلد ۳، ص ۶۲۷) (مکتبہ نبویہ لاہور)

(۴) مختصر صلوٰۃ وسلام جو صحابہ کرام سے مروی ہے۔ وہ صرف یہ ہے۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله۔

(معارف القرآن جلد ۳ ص ۲۲۴' حزب الصلوٰۃ والسلام ص ۱۵۴، مولوی ہاشم دیوبندی)

(۶) شب معراج فرشتوں نے عرض کیا:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ الْحَق وَ يَا سَيِّدَ الْخَلْق۔
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّد۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَحْمَد۔

(الاسراء والمعراج حضرت عبداللہ بن عباس، عربی ص ۳، ۲۱، ناشر مکتبہ نوریہ رضویہ لاہور)

(۷) حضرات صحابہ کرام پڑھتے تھے:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله (برکات درود شریف ص ۱۴، از ابوالمظفر احمد دیوبندی' معارف القرآن ص ۲۲۴/ ۷)

(۸) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہی نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ (نسیم الریاض محدث خفاجی، عربی جلد ۲)

(۹) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وصال کے بعد پڑھا:

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔

(مسلک اہل حدیث کا علمبردار ماہنامہ ''حرمین'' جلد ۱، شمارہ ۵، ۱۴۱۲ھ جنوری ۱۹۹۲ء جامعہ علوم اثریہ جہلم)

فائدہ: مذکورہ بالا حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ یہ درود سلام پڑھنا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ملائکہ المقربین کی سنت ہے۔

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه
وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه

اور تابعین واولیاء کاملین ومحدثین (رحمۃ اللہ علیہم)

حضرت ابی بن فدیک رضی اللہ عنہ جن کا نام نامی محمد ہے۔ متوفی ۲۰۰ھ ثقہ تابعی و بخاری ومسلم کے راوی ہیں۔ فرماتے ہیں: میں نے حدیث کے اماموں یعنی مشائخ (صحابہ کرام) سے سنا ہے کہ جو روضہ پاک پر یوں عرض کرتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا○ (سورہ الاحزاب)

پھر ستر مرتبہ عرض کرے: صلی اللہ علیک یا محمد تو فرشتہ ندا کرتا ہے اللہ تجھ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ (الوفاء ص ۸۰۱، شفاء شریف ص ۹۹، جواہر المنظم ص ۵۳، شفاء الفواد ص ۲۳۱، زرقانی ص ۳۰۷/ ۸، الدر السنیہ) ایک اعرابی نے عرض کی۔ (ابن کثیر جلد ۱، ص ۴۷۸)

حضرت کعب احبار تابعی عرض کرتے ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ عَلٰى مُحَمَّد (شفاء جلد ۲، ص ۵۳، محدث قاضی ابوالفضل عیاض)

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ تابعی عرض کرتے ہیں:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا عَلَمَ الْهُدٰى۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ

(قصیدۃ النعمان ص ۱۰۸، قصص الانبیاء، تذکرۃ الاولیاء ص ۳۸۸)

حضرت اولیاء کرام و چند مشاہیر اسلام ومحدثین ومفسرین (رحمۃ اللہ علیہم)

جنہوں نے اپنی کتب میں اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کو درود وسلام تسلیم کرتے ہوئے (بلکہ پڑھتے ہوئے) اپنی اپنی کتب میں درج فرمایا ہے۔ یہاں صرف ہم ان کتب و مصنفین کے اسماء لکھنے پر اکتفاء کر رہے ہیں تا کہ قارئین محترم کو طوالت کتاب کے خوف ومطالعہ سے بھی بچایا جا سکے اور زیادہ سے زیادہ حوالہ جات بھی پیش کر دیئے جائیں۔

محدث علامہ علی بن برہان الدین حلبی متوفی ۱۰۴۴ سیرتِ حلبیہ ص ۳۶۱، جلد ۱، مولد العروس ص ۲۷، محدث ابن جوزی، نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض ص ۳/۴۵۴ از علامہ خفاجی، وفاء الوفاء باخبار دار المصطفےٰ جلد ۴، ص ۱۳۴۹، علامہ علی بن احمد سمہودی، تفسیر روح البیان، علامہ اسماعیل حقی، سعادت الدارین ص ۷۰۵، علامہ یوسف نبہانی، افضل الصلوٰۃ ص ۱۴۳، از علامہ یوسف نبہانی، اوراد فتحیہ ص ۱۴۶ امیر علی ہمدانی، الانتباہ فی سلاسل اولیاء ص ۱۳۸، از حضرت شاہ ولی اللہ) پر اوراد فتحیہ پڑھنے کی اجازت لکھی ہے۔ (نعمۃ الکبریٰ ص ۶۸ علامہ ابن حجر مکی (شافعی جو مفتی مسجد حرام تھے) جواہر خمسہ ص ۱۰۱، از شیخ محمد غوث' اس جواہر کے پڑھنے کی اجازت شاہ ولی اللہ نے دی ہے۔ (شرح شرعۃ الاسلام ص ۱۵۷، خزینۃ الاسرار ص ۲۱۲ شیخ محمد (رحمۃ اللہ علیہم)

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ کے الفاظ مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہیں۔

(اشعۃ اللمعات حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی' فتاویٰ شامی' کنز العباد' مقاصد حسنہ، علامہ سخاوی ص ۳۸۴، حاشیہ جلالین' معارج النبوت جلد ۳، علامہ معین الدین' القول البدیع ص ۱۷۲، از علامہ شمس الدین محمد سخاوی (علیہم الرحمۃ)

جَمَاعَۃٌ مِنَ الصَّحَابَۃِ اِنَّھُمْ قَالُوْا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

(زرقانی علی المواہب جلد ۶)

کل کے مخالفین نے آج تسلیم کرلیا۔

قارئین! اب ہم انہیں کے گھر کے علماء وہابیہ دیابنہ کی گواہیاں بحوالہ پیش کرتے ہیں تا کہ جس حقیقت کو چھپانا چاہتے ہیں۔ وہ حق سچ روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گا۔ (الفضل ما شهدت به الاعداء)

(۱) مولوی حسین احمد مدنی مرکز دائرۃ التحقیق وصدر المدرسین دارالعلوم دیوبند سہارنپوری نے لکھا ہے: ہمارے مقدس بزرگان دین واکابرین علماء دیوبند اس صورت اور جملہ صورت درود شریف "اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ" کو اگرچہ بصیغہ خطاب ونداء کیوں نہ ہو۔ مستحب ومستحسن جانتے ہیں اور متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں (یعنی پڑھنے کا حکم دیتے ہیں)

(الشہاب الثاقب ص ۶۵ طبع کتب خانہ اعزازیہ دیوبند یوپی انڈیا)

(۲) اب تبلیغی جماعت رائیونڈی اور دیوبند کے محدث مولوی محمد زکریا سہارنپوری کی گواہی پڑھ لیجئے۔ لکھا ہے کہ درود وسلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے بلکہ ستر بار پڑھے:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ

(تبلیغی نصاب فضائل درود ص ۲۲، مطبوعہ لاہور)

(۳) دیوبندی حضرات کا پاسبان لکھتا ہے "ہم اور ہمارے تمام اکابر اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ کو بطور درود شریف پڑھنے کے جواز کے قائل ہیں"۔ (درود شریف کا شرعی طریقہ ص ۵ ۷، از مولوی محمد سرفراز صفدر، انجمن اسلامیہ گکھڑ گوجرانوالہ، صدر مدرس نصرۃ العلوم مسجد نور گوجرانوالہ)

(۴) اب جماعت دیوبند وہابیہ کے پیرومرشد ان کے واقفِ رموز حقیقت و معرفت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کا تصدیق نامہ بغور پڑھ لیں۔ لکھتے ہیں "دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت ﷺ کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه کی داہنے اور اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه کی بائیں طرف دل پر ضرب لگائے"۔ (کلیات امدادیہ ص ۶۱ بشمول ضیاء القلوب، فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۸۴)

(۵) رسول اکرم ﷺ کی عطا:

حضرت سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میری یہ کتاب "اورادِ فتحیہ" چار سو اولیاء اللہ کے اُوراد سے ہیں جیسے میں نے جمع کیا ہے اس کتاب کا نام مدینہ منورہ میں مواجھہ شریف کی حاضری کے وقت ایک غنودی کی صورت میں جناب رسالت مآب ﷺ کی زیارت ہوئی تو آپ نے اس مجموعہ کا نام "اورادِ فتحیہ" رکھا۔ قارئین کرام مذکورہ کتاب اُوراد میں تقریباً سترا (۱۷) مرتبہ الصلوٰة والسلام عليك يا نبی اللّٰه، الصلوٰة والسلام عليك يارسول اللّٰه۔ مختلف صیغوں کے ساتھ لکھا ہے۔ جو حضراتِ اولیاء کے وظائف میں شامل ہے۔

(۶) حضرت شاہ ولی اللہ کا اجازت نامہ:

آپ فرماتے ہیں کہ فرض صبح کے پڑھنے کے بعد جب سلام پھرے تو "اورادِ فتحیہ" پڑھنے میں مشغول ہو کہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی ان میں سے ایک ایک کلمہ میں ہوئی ہے جو حضوری کے ساتھ پڑھے اپنے پر لازم کرلے اُسکی صفائی مشاہدہ کریگا اور چودہ سو (۱۴۰۰) ولی کی ولائت سے حصہ

پائے گا۔ مذید لکھتے ہیں یہ کتاب خواب میں سید علی ہمدانی کو خود رسول اللہ ﷺ نے یہ فرماتے ہوئے کہا "خذ هذہ الفتحیه" یعنی اس کتاب فتحیہ کو لے۔

(انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص ۱۲۵ محدث دہلوی مولانا شاہ ولی اللہ)

(۷) دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی نے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ لکھتا ہے الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنے کے جواز میں شک نہیں ہے۔

(امداد المشتاق، شمائم امدادیہ ص ۵۲، مطبوعہ مدنی کتب خانہ ملتان)

(۸) دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرسین نے اسے درود وسلام تسلیم کیا ہے۔ یعنی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنا جائز ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ۱)

(۹) مولوی نورالحسن بخاری دیوبندی نے الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کو درود شریف تسلیم کرلیا۔ (حیات النبی سید الکائنات)

(۱۰) دیوبندیوں کے مترجم ومفسر قرآن نے بھی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کو درود وسلام تسلیم کیا ہے۔ (سفر حجاز ص ۹۷، از مولوی عبدالماجد دریا آبادی دیباچہ مولوی سلیمان ندوی)

روضہ پاک پر پڑھے: الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

(کتاب عمرہ ص ۸۲ مولوی محمد عاشق الٰہی دیوبندی)

(۱۱) الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ یہ مختصر درود وسلام ہے۔ پڑھنا جائز ہے۔ (فیوضات ص ۵۲، حسینی مولوی عبدالحمید سواتی گوجرانوالہ)

(۱۲) سلام کے الفاظ میں جس قدر چاہے اضافہ کر سکتا ہے لیکن سلف کا معمول اختصار تھا اور وہ اختصار ہی کو مستحسن سمجھتے تھے۔ اگر مندرجہ ذیل الفاظ میں سلام عرض

کرے تو بہتر ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔

(رفیق الحجاج ص ۲۵۲، مولوی محمود حسن، رحمتِ کائنات ص ۳۹۷ محمد زاہد الحسینی دیوبندی)

دیوبندیوں کے صدر المدرسین، مناظرین اور اکابرین کے حوالہ جات پیش کر دیئے ہیں۔ اب ان کے شریک بھائیوں وہابیوں نجدیوں کے بیانات بھی پڑھ لیجئے۔ تاکہ "البنوریہ" والے کی تحریر پُر شر بے نقاب اور مکمل تحقیقی جواب بالصواب ہو جائے۔

وہابیہ کے حافظ الحدیث مولوی محمد گوندلوی اور شیخ الکل گوجرانوالوی نے یوں تسلیم کیا ہے: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ روضے پر اس درود و سلام کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے...... نیز پاکستان میں بھی اگر کوئی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ہر نماز کے بعد اس کا ورد کرتا ہو مگر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حاضر و ناظر نہ جانتا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیئے۔ (ملخصاً مفہوماً، فتاویٰ برکاتیہ ص ۱۷۲، ۱۷۷، از مفتی ابوالبرکات احمد شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ، تصدیق شدہ حافظ محمد گوندلوی گوجرانوالہ)

قاضی سلیمان منصور پوری نے مدینہ شریف میں یوں صلوٰۃ و سلام عرض کیا ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

(سفر نامہ حجاز ص ۲۳۳، قاضی سلیمان)

نیز قاضی سلیمان نے اپنی دوسری تصنیف "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خیر الانام" ترجمہ۔ جلاء الافہام ص ۲۵۹ پر نماز کے بعد "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّد" پڑھنے کا ذکر کیا ہے۔ شورش نے حاضریٔ گنبدِ خضریٰ کے وقت پڑھنے کے یہی صیغے لکھے ہیں۔

(شب جائے کہ من بودم ص ۱۴۲)

اکابرین دیوبند اور غیر مقلدین وہابیہ کے حوالہ جات کے ساتھ ساتھ درجنوں

معتبر مفتیانِ وعلماء کی تصدیق کے ساتھ چھپنے والا ''فتاویٰ علماء حدیث'' جلد۹ حدیث پڑھئے جس میں اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله کے الفاظ کو درود وسلام تسلیم کیا گیا ہے۔ بہ نیت صلوٰۃ و سلام صیغہ ندا کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔ یعنی (اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله) (مولوی وحید الزمان ہدیۃ المہدی ص۲۳)

محمد مدنی فاضل مدینہ یونیورسٹی کی زیر ادارت شائع ہونے والا ماہنامہ ''حرمین'' میں لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بارگاہ رسالت میں مواجہ شریفہ پر کھڑے ہوکر اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله پڑھتے تھے۔

(ماہنامہ ''حرمین'' جلد ا، شمارہ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء، مدیر اکرام اللہ)

فائدہ: قارئین کرام مذکورہ حوالہ جات سے یہ واضح ہوگیا۔ نجدی وہابی دیوبندی ان الفاظ کو درود وسلام تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم درود وسلام پڑھا کرتے تھے۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله

یہ مکی مدنی درود وسلام اہلسنّت وجماعت کی علامت ہے۔

قارئین کرام! اس درود وسلام کو بریلوی' پاکستانی' فرقہ وارانہ' لائل پوری اور سپیکری درود کہنا بالکل غلط اور مخلوق خدا کو دھوکہ دینا ہے۔ حالانکہ متعدد درود شریف کے صیغوں کی طرح یہ بھی مکی' مدنی' ملکی درود بلکہ شجر وحجر اور صحابہ کرام سے منقولہ درود وسلام ہے اور جماعت اہلسنّت کی علامت ہے۔ نیز بفضلہٖ تعالیٰ پاکستان وہندوستان کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک میں پڑھا جانے والا محبوب ومقبول درود شریف ہے۔ بلکہ تمام ممالک اسلامیہ سے بڑھ کر مدینہ منورہ میں سب سے زیادہ صبح وشام ہر آن ذیشان آداب واحترام کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں پیش کیا جاتا ہے۔ تفصیل مندرجہ ذیل سطور میں بحوالہ بغور پڑھئے۔

حکومت پاکستان: محکمہ اوقاف کی طرف سے حجاج کرام وزائرین کو جو کتابچے دیئے جاتے ہیں۔ ان میں بھی یہی درود وسلام لکھا ہوتا ہے بلکہ متعدد صیغوں کے ساتھ پڑھنے کی تعلیم وتلقین لکھی ہوتی ہیں۔ مثلاً کتاب ''سوئے حرم'' ومؤلف آفتاب عظیم پڑھئے۔

سعودیہ کی مطبوعہ کتب سے ثبوت:

(۱) مناسك الحج والعمرة على المذاهب الاربعه (وادعية) و زيارة المدينة المنوره (عربی) ص ۸۳،۸۴) یہ کتاب راقم کے پاس موجود ہے۔
اس کتاب میں متعدد صیغوں کے ساتھ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ لکھا ہے۔ (طبع مکتبہ طیبہ المدینۃ المنورۃ شارع الستین السمانیہ، امام مسجد الاجابہ)

(۲) مناسک الحج والعمرۃ ص ۸۳ (طبع مکتبۃ الحرمین الریاض البصرا)

(۳) رہنمائے عمرہ وزیارت ص ۸۲ (اُردو) مرتب: خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری (طبع المکتبہ الامدادیہ باب العمرہ مکۃ المکرمہ)

(۴) حج وعمرہ اور زیارت مسجد نبوی (اُردو) ص ۱۱۰
(طبع مکتبۃ الکوثر باب المجید المدینۃ المنورہ)

(۵) الحج والعمرۃ والزیارۃ علی ضوء الکتاب والسنۃ (ص ۱۵۱) تالیف العلامۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز۔ (طابع وناشر، ادارہ بحوث علمیہ وافتاء ریاض مملکت سعودی عرب) دوسرا ایڈیشن عطیۃ الحکومۃ مکۃ المکرمہ عربی ص ۱۰۱، طبع اربعہ عشرہ)

(۶) حج وعمرہ، مؤلفہ محمد عتیق، نظر ثانی عبدالغفار حسن مدرس جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ، سعودی عرب۔

داخل مسجد کے وقت پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلَ اللّٰہ پھر آگے لکھا ہے۔ پڑھے
السَّلَامُ علیك یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ورحمۃ اللّٰہ و برکاتہ۔

خیال رہے سلام کے ساتھ صلوٰۃ کا صیغہ ملا کر دونوں کو جمع کرنا بہتر ہے۔

(۷) (یعنی تحقیق دیوبندی "تبلیغی نصاب" میں بھی موجود ہے) پڑھے۔ الحج والعمرۃ والزیارۃ از شیخ السعودیہ والنجدیہ عبدالعزیز بن عبد اللّٰہ بن باز کی کتاب (عربی ص ۱۰۱، اردو ص ۱۵۰)

(۸) "امام کعبہ" مفتی سعودی عرب کا فتویٰ:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ہر جگہ پڑھنا جائز ہے۔

تفصیل یہ ہے کہ عبدالحمید شیخ الحرم جو کہ مملکت سعودیہ عربیہ کی مجلس شوریٰ کے رکن، وہابیہ کے محدث ومفسر آل سعود کے سوانح نگار ہونے کے علاوہ پاکستان میں سعودی عرب کے سابقہ سفیر جناب مفتی سعودی عرب امام کعبہ کو کسی نے سوال کیا کہ جناب شیخ صاحب میں بیت اللہ کے قریب حرم شریف میں اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھ رہا تھا، مجھے کسی نے روک دیا ہے۔ کیا واقعی علمائے نجدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنا حرام ہے؟ سائل کے جواب میں مفتی موصوف نے کہا (ان دنوں وہ حرم کے مدرس تھے) کہ مذکورہ صلوٰۃ وسلام پڑھنا جائز ہے۔ مزید کہتے ہیں کہ میں نے اسی لئے ایک قصیدہ (نعت) لکھا ہے جو مصر سے طبع ہو چکا ہے اس کا نام (تحیۃ الحبیب) رکھا ہے۔ ان سوال وجواب کا ذکر کتاب "قصیدہ تحیۃ" میں ہے۔ محولہ کتاب کا تذکرہ امام کعبہ، عبدالحمید ان کی کتاب امی الرسالات کے

صفحہ ۵۴۶ اور ۵۶۴ میں بھی ہے۔ (ناچیز نے مذکورہ کتاب مدینہ منورہ کے مکتبہ دارالزمان سے حاصل کی ہے۔(ابوسعید)

قصیدہ تحیہ کے اشعار میں سے چند اشعار مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) لهٰذا یا رسول اللّٰہ انی اتیت مقد ما کل احترام

(۲) علیك سلام اللّٰہ یا سید الوری ومن قدوہ عند الا الہ عظم

مفتی سعودی عرب کے سوال وجواب کی مذکورہ بالا سطور اور مندرجہ بالا اشعار سے مندرجہ ذیل مسئلہ واضح ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ دور سے کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ (ملخصاً)

(حوالہ ماخوذ رحمت کائنات صفحہ ۳۹۵ تا ۳۹۷ ناشر: دارالارشاد مدینہ مسجد اٹک شہر از قاضی محمد زاہد الحسینی)

(۹) مملکت سعودیہ میں پڑھی جانے والی مشہور اخبار کا حوالہ ملاحظہ کریں۔ (لکھا ہے)

بابی انت وامی فداك یا رسول اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اخبار (شرق الاوسط الریاض سعودیہ عربیہ)

کالم نگار نے اپنے ذوق کا یہاں خوب اظہار کیا ہے۔

(۱۰) راقم الحروف مکہ مکرمہ سے جدہ آرہا تھا۔ اس شارع عام کے کنارہ پر خوبصورت خطاطی میں بڑے سائز کے رنگین بورڈ پر لکھا نظر آرہا تھا جو ناچیز اور ہم سفر ساتھیوں نے پڑھا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (سفرنامہ شوال المکرم ۱۴۳۲ھ ابوسعید عفی عنہ)

معلوم ہوا کہ نجدیوں دیوبندیوں کے معتبر ومعتمد لوگ بھی اس درود وسلام کو لکھنے پڑھنے

کے قائل ہیں۔ منکرین کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرے۔

ع ...... اثر کرے نہ کرے سن تو لے میری فریاد...... نہیں ہے داد کا طالب یہ بندۂ آزاد

معلوم ہوا چاروں مذاہب ومسالک (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے آئمہ کرام کے طریقہ پر لکھی جانے والی کتب مطبوعہ نجدی حکومت سعودیہ ومکہ مکرمہ ومدینہ منورہ، الریاض وغیرہ سے بھی ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ'' درودوسلام (تسلیم کرنا) ثابت ہوگیا۔ اب تو مخالفین ومعاندین کا شکوہ ختم ہونا چاہیئے کہ یہ صرف بریلوی یا پاکستانی درود ہے۔

ع ...... لو اپنے دام میں صیاد آ گیا۔

پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک اسلامیہ میں دلنواز (اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ) کی گونج

بیت المقدس: مسجد اقصیٰ میں اذان سے پہلے اور بعد درودوسلام اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھا جاتا ہے۔ مسجد اقصیٰ شریف میں نماز جمعۃ المبارک کی ادائیگی کا شرف نصیب ہوا۔ سبحان اللہ عجیب قلبی سکون نصیب ہوا۔ اذان سے قبل موذن نے انتہائی پُرذوق اور وجد آفریں لہجے میں بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ وسلام کا تحفہ پیش کیا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ۔ وَسَلَّمَ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

پھر خاص اپنے عربی لہجے میں اذان دی۔ خوب سرور اور ذوق حاصل ہوا۔ مزید فرماتے ہیں موذن کی وہ آواز جو اذان کے بعد سرور دو عالم ﷺ پر پُرذوق اور وجد آفرین طرز میں صلوٰۃ وسلام کا تحفہ پیش کرتا ہے کبھی نہیں بھولے گی۔ (گلدستہ نور ص ۱۰۵، از علامہ خدا

بخش اظہر ملتان، سفرنامہ شام و عراق ص ۳۹۰، علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب، راہِ عقیدت ص ۹۷، مولانا محمد شفیع اوکاڑوی)

عمان اردن کی تمام مساجد میں صلوٰۃ وسلام

عمان اُردن کا دار الحکومت ہے۔ اس میں مسجد حسینیہ نہایت خوبصورت ہے۔ مسجد حسینیہ اور شہر کی تمام مساجد میں اذان کے بعد سرور کائنات علیہ السلام کی ذات پر نہایت ذوق وشوق سے صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ (گلدستہ نور ص ۱۰۱، ۱۰۵، سفرنامے جلد جلد ۲، ص ۹۰، محرم ۱۳۸۴ھ مئی ۱۹۶۴ء حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمۃ)

دمشق میں متعدد صیغوں کے ساتھ پڑھا جاتا ہے:

دمشق شہر کے علماء اکثر باشرع صحیح العقیدہ اہلسنت وجماعت ہیں۔ تقریباً ہر مسجد میں اذان کے بعد

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْنَا یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

متعدد القابات کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ (محافل میلاد ہوتی ہیں۔ قصیدہ بردہ شریف' دلائل الخیرات کی مجالس منعقد ہوتی ہیں)

عرس کی محفل میں اختتام پر باقاعدہ وسب بستہ نہایت ادب واحترام کے ساتھ کھڑے ہو کر مدینہ شریف کی طرف منہ کر کے عربی لہجہ میں سلام پڑھا گیا۔

"یَا نَبِی سَلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْل سَلَامُ عَلَیْکَ
یَا حَبِیْب سَلَامُ عَلَیْکَ صَلٰوۃُ اللّٰہ عَلَیْکَ"

(راہ عقیدت، سفر نامہ شام ص ۳۸۹، علامہ اویسی صاحب بہاولپوری، گلدستہ نور ص ۱۳۷، علامہ اظہر شجاع آبادی)

ملک شام: میں بھی صلوٰۃ وسلام کی گونج سنائی دیتی ہے۔(سفر نامہ اویسی صاحب)

علامہ محمد شفیع اوکاڑوی فرماتے ہیں: ملک شام میں ہم نے اپنے کانوں سے سنا ہے۔(راہ عقیدت)

مصر میں، شام، عراق، بیت المقدس، مصر، پاکستان میں صلوٰۃ وسلام اذان کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ بلاشبہ اس کی بہت برکات ہیں۔ خدا کرے کہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔ (سفر نامہ شام، عراق، علامہ اویسی صاحب)

ترکی میں صلوٰۃ وسلام کی گونج: نامور مؤرخ اور ادیب نسیم حجازی اپنے سفر نامہ میں لکھتے ہیں: مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی اور خطیب صاحب نمازیوں کو پڑھا رہے تھے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه

(سفر نامہ نسیم حجازی، سفر نامہ شام علامہ اویسی ص ۳۸۶)

عراق بغداد میں صلوٰۃ وسلام کا شہرہ: بغداد شریف میں اذان کے بعد اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه تین بار عربی لہجے میں پڑھتے ہیں۔

(سفر نامہ شام وعراق ص ۳۳۶)

نماز جمعۃ المبارک کے بعد جماعت رفاعیہ کھڑے ہو کر خوب زور زور سے یَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْكَ عربی انداز میں پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے۔

(سفر نامہ شام وعراق ص ۳۳۶)

درگاہِ غوثیہ میں حاضری: صبح درگاہ غوثیہ مزار غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

کی طرف آ رہے تھے۔ اذان شروع ہوگئی' اذان سن کر دل بہت خوش ہوا۔ عرب کے مخصوص لہجے میں مؤذن صاحب کی آواز فضا میں گونج رہی تھی۔ اذان کے بعد

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سیدنا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

سن کر دل بے حد خوش ہوا اور نہ صرف مسجد غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں بلکہ جس جس جگہ ہم پہنچے وہاں ہی صلوٰۃ وسلام کے کلمات سنے گئے۔ (سفرنامہ شام عراق ص ۱۰۴ تا ۱۰۵)

دربار شریف پر: اڑھائی بجے خندق سے نکل کر حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی۔ اذان کے بعد مؤذن نے عربی لہجہ میں پڑھا:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِنَا رَسُوْلَ اللّٰہ

دیگر اسلامی ممالک میں اذان کے ساتھ قبل ہو یا بعد یہ صلوٰۃ وسلام نہ صرف پاکستان یا درگاہ غوثیہ میں ہو رہا ہے بلکہ عراق اور شام وغیرہ کی جن مساجد میں اور درگاہوں میں حاضر ہوئے اذان کے وقت اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کی دلنواز آواز گونجتی سنی اور نہ صرف ہم نے بلکہ دور حاضر کے سیاحین شاہد ہیں کہ نہ صرف عراق' مصر' ترکی' شام' اردن' عمان بلکہ دیگر اسلامی میں بھی اذان کے وقت مساجد میں پڑھا جا رہا ہے بلکہ حرمین طیبین (مکہ مکرمہ مدینہ منورہ) میں بھی پڑھا جاتا تھا' جس کا ذکر (مفتی مسجد حرام محدث شیخ الاسلام سید احمد بن زینی دحلان کی کتاب ''الدرر السنیہ'' کے ص ۴۲ پر موجود ہے اور حکیم محمد حسین علامہ نے بحوالہ فلاح الکونین فی احوال الحرمین ص ۲۸۷ میں لکھا ہے کہ...... مدینہ منورہ میں مؤذن نہایت خوش الحانی سے پڑھتا ہے۔

(ندائے یارسول اللہ کا ثبوت ص ۱۵ از حکیم محمد حسین محدث گوندلوی)

معلوم ہوا اذان کے ساتھ بعد میں صلوٰۃ وسلام پڑھنے کو منکر مخالف بھی مسنون تسلیم کرتا ہے۔ باقی رہا کون سا درود وسلام پڑھنا جائز ہے؟ یہ الگ بحث ہے۔

ہم نے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کا درود وسلام ہونا بحوالہ معتبر کتب سے مدلل بیان کر دیا ہے اور مخالفین کے جید علماء وہابیہ و دیوبندیہ بلکہ سعودیہ کی طبع شدہ کتب سے بحوالہ لکھا ہے۔ پڑھئے گذشتہ صفحات

معلوم ہوا یہ صرف پاکستانی بریلوی یا سپیکری درود نہیں ہے۔

بغداد شریف: (عراق) ۱۹۹۳ء/۱۹۹۴ء میں قیام کے دوران بندہ نے بغداد شریف کی چھوٹی بڑی مساجد میں اذان کے بعد موذنین کو

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھتے سنا ہے بلکہ جو مساجد بڑے بڑے مزارات کے ساتھ واقع ہیں۔ ان میں تو اذان کے بعد مذکورہ درود شریف پڑھنے کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور صاحب مزار کیلئے فاتحہ بھی پڑھتے ہیں۔

محافل میلاد شریف اور حلقہ ہائے ذکر میں بھی یہ درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

۲۸ رمضان المبارک کی شب حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مزار شریف میں اور ۱۲ ربیع الاوّل شریف کی شب حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مزار شریف میں حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی زیارت کے وقت بڑے ہی سوز سے عربوں کو اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھتے سنا ہے۔ نیز عراق کے روزنامہ ''قادسیہ'' میں شیخ جلال حنفی کے کالم ''روس اقلام اسبوعیہ میں'' اذان کے بعد مذکورہ درود شریف پڑھنے کے بارے میں فتویٰ صادر کیا گیا ہے۔

فقط: فاضل بغداد یونیورسٹی محمد اشرف آصف جلالی پی ایچ ڈی۔

۱۸ رمضان ۱۴۲۰ھ۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۹۹ء

مناظر اسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب خطیب پیپلز کالونی گوجرانوالہ نے ہمیں اپنے ایک مکتوب میں یہ تفصیل عنایت فرمائی ہے۔

اذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام:

محترم قارئین! اذان کا کلمہ اللہ اکبر سے شروع ہوتا ہے اور لا الہ الا اللہ پر اذان مکمل ہو جاتی ہے۔ یہی ہمارا ایمان اور عقیدہ ہے۔ مخالف کا یہ صریح بہتان ہے کہ یہ اہلسنت بریلوی صلوٰۃ وسلام کے بغیر اذان کو نامکمل سمجھتے ہیں۔ یہ بہتان تراشی ہے۔ مخالف اعلانیہ توبہ کرے۔ باقی اذان کے شروع کرنے سے قبل اور بعد کچھ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ تو یہ جائز ہے بلکہ یہی طریقہ اذانِ بلالی رضی اللہ عنہ کے مطابق ہوگا۔ اس سلسلہ میں صرف چار احادیث پیش کرتا ہوں۔

(۱) جائز کام سے قبل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا تعلیم نبوی ہے۔ (الحدیث)

(۲) ہر ذیشان کام جو بغیر حمد اور درود شریف کے شروع کیا جائے۔ برکت سے خالی ہوتا ہے۔ (یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جلاء الافہام، ابن قیم جوزی، مرقاۃ، جامع صغیر دوم، مطالع المسرات) معلوم ہوا اذان سے قبل برکت کے لئے الصلوٰۃ سلام پڑھنا صحیح ہے۔

(۳) حضرت بلال رضی اللہ عنہ موذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز فجر کی اذان سے قبل بلند آواز سے ایک لمبی حمد و دعا پڑھتے تھے۔ جس کا ذکر خیر کتب حدیث میں موجود ہے۔

(سنن ابوداؤد جلد ۱، ص ۸۴، نصب الرایہ اوّل جلد)

(۴) اذان کے بعد دعا سے بھی قبل درود شریف پڑھنے کا حکم حدیث میں موجود ہے۔ فرمایا: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی۔ (مشکوٰۃ ص ۶۴، مسلم شریف جلد ۱، ص ۱۶۶، ابوداؤد جلد ۱، ص ۸۴)

قارئین کرام! اگر اذان سے پہلے اور بعد کچھ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایا دُعا بلال یا درود وسلام) پڑھنے سے اذان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور یہ خطرناک ہے۔ تو پھر مذکورہ بالا چاروں احادیث شریفہ سے جو فوائد و مسائل علماءِ حق نے بیان کیے ہیں۔ ان کا کیا جواب ہوگا؟ بہر حال اذان سے قبل یا بعد صلوٰۃ وسلام سے اضافت نہیں ہوتی بلکہ برکت ہوتی ہے۔

اذان کے ساتھ حمد وصلوٰۃ پڑھنا' آج پندرھویں صدی میں رائج نہیں ہوا بلکہ یہ تعلیم رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم وعمل حضرت بلال کے فیضان سے صدیوں سے یہ سلسلہ بابرکت رائج ہے۔ صدیوں قبل کے جید علماء اسے جائز و مستحسن قرار دے چکے ہیں۔ بالخصوص صلوٰۃ وسلام عندالاذان کو امام شعرانی متوفی ۹۷۳ھ امام سخاوی متوفی ۹۰۲ھ محدث ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ علامہ طحطاوی' علامہ شامی (رحمۃ اللہ علیہم) نے جائز لکھا ہے۔ حدیث میں ہے جس کو مومن اچھا سمجھیں وہ کام اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ (طبرانی)

جب یہ اکابرین اسلام اذان کے ساتھ درود وسلام کو اچھا کام کہتے ہیں (سوائے مخصوص طبقہ وہابیہ کے) کسی محدث عالم نے اس کو بُرا کہہ کر منع نہیں کیا۔ پھر آج کسی کے کہنے سے کیسے ناجائز ہو سکتا ہے؟ واضح ہو کہ جب درود وسلام ہر وقت ہر جگہ پڑھنے کی اجازت ہے جیسا کہ مخالف نے لکھا ہے "چلتے پھرتے پڑھو' گھر اور مسجد میں پڑھو' ہر جگہ پڑھو' ہر وقت پڑھو' ہر سانس میں پڑھو' عجب ہے کہ خود ہی لکھ رہا ہے' خود ہی

اسے خطرناک کہہ کر منع کرتا ہے۔

لہٰذا جب قرآن وحدیث کی نص سے ممانعت ثابت نہیں ہے پھر کسی کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسے ناجائز وبدعت سیۂ کہے؟

؎ حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

پس یہ عظیم الشان وظیفہ بر باکت عمل ہر جگہ ہر لمحہ جاری رکھیں اور بیان کردہ چار احادیث کی روشنی میں اذان سے قبل اور بعد پڑھنا صحیح ومستحب ہے۔ اسلاف میں نہ کسی صحابی و تابعی نے اسے منع کیا ہے اور نہ کسی مسلمہ محدث نے بُرا کہا ہے۔ نہ ہی اس سے اذان میں اضافہ کا خدشہ ہے نہ ہی اس کے بغیر اذان ناقص ہے۔ صرف مستحب سمجھ کر برکت کیلئے پہلے پڑھے یا اذان کے بعد پڑھ کر دعا کریں۔

دیگر دیوبندیوں کے فاضل محقق نے وہابیوں کے فتاویٰ علماء حدیث جلد۴، ص ۲۳۵ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ''اذان ختم ہونے کے ساتھ ہی بلا وقفہ درود پڑھنا چاہیئے''
(حدیث اور اہل حدیث ص ۶۲۹، مولوی انوار خورشید)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو۔ اسے چاہیئے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔ (القول البدیع)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود پیش نہ کیا جائے۔ (ترمذی شریف)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص بخیل

ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔ (القول البدیع)

درسِ حدیث: وکان ابن عمر یرھم شرار خلق اللّٰہ قال انھم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوا ھا علی المومنین (بخاری جلد۲)

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُن (خارجیوں) کو تمام مخلوقِ خدا سے شریر ترین قرار دیتے اور فرماتے کہ انہوں نے کافروں (بتوں) کے بارے نازل ہونے والی آیات مومنوں پر چسپاں کیں۔ (باب الخوارج والملحدین جلد دوم ص۱۰۲۴)

فتویٰ شرک کی حقیقت: حضرت سیدنا خذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے تم پر اس شخص کا ڈر ہے جو قرآن پڑھے گا جب اس پر قرآن کی رونق آجائے گی اور اسلام کی چادر اُس نے اوڑھ لی ہوگی (یعنی بظاہر بڑا قرآن پڑھ کر سنائے گا قرآن پر عمل کرنے کرانے کا بہت درس دیتا ہوگا) تو اسے اللہ جدھر چاہے گا بہکا دے گا وہ اسلام کی چادر سے نکل جائے گا اور اسے پس پشت ڈال دے گا اور اپنے پڑوسی پر تلوار چلانا شروع کر دے گا اور اس پر شرک کے طعنے (فتوے) لگائے گا۔ میں نے عرض کی: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرک کا زیادہ حق دار کون ہوگا جسے مشرک کہا جائے گا یا شرک کی تہمت لگانے والا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلکہ شرک کے (فتوے) طعنے مارنے والا شرک کا زیادہ حق دار ہوگا یعنی خود ہی بے دین مشرک ہوگا۔

(تفسیر ابن کثیر ص۲۷۱ جلد۲، سورہ اعراف، آیت نمبر ۱۷۵ کے تحت حافظ محدث ابن کثیر فرماتے ہیں: ہذا اسناد جید ثقہ الامام احمد بن حنبل ویحییٰ بن معین وغیرہما)

معلوم ہوا جو لوگ بے دین گمراہ مشرک ہوں گے وہ قرآن وحدیث پڑھ پڑھ کر غلط تراجم معانی کرنے کی وجہ سے مسلمانوں پر شرک کے فتوے لگائیں گے۔ حالانکہ

آقا سرور عالم ﷺ خود فرماتے ہیں مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہونے کا ڈر نہیں بلکہ مقابلے (خونریزی) کا ڈر ہے۔ (بخاری جلد ۱، ص ۱۷۹)

سعودی مفتی کا فتویٰ:

"ان سے بچو اور دیوبندی تبلیغی جماعت کو مساجد سے روکو"

تبلیغی جماعت (دیوبندیوں کے) مبلغین مکار و فریبی ہیں' وہ شروع شروع میں اپنی بدعت و گمراہی کو چھپاتے ہیں اور کتاب و سنت کی دعوت پیش کرتے ہیں اور بعد میں اپنی بدعت و ضلالت پھیلاتے ہیں' لہٰذا انہیں مساجد میں آنے سے روکا جائے۔

(صفحہ ۲۲۸۔ ملخصاً)

- تبلیغی جماعت کی دیانت' جہالت پر مبنی ہے۔ یہ کتاب و سنت سے دور ہے۔
- ان کے تبلیغی دورے' چلے مردود ہیں۔
- ان سے بچو ان کی مجلس میں نہ بیٹھو۔ (ملخصاً ص ۲۲، ص ۳۰، ص ۳۱)
- اگر ان کے مرید' شاگردان کا (کلمہ پڑھنے کا) بیان کریں' ان کے درود شریف کا ذکر کریں اور انہیں منع یا حرام کہنے کی بجائے اس کی تعریف کریں اس عمل پر اپنی تعریف و محبت سمجھتے ہیں۔ (ملخصاً ص ۱۱۶)

حوالہ..... (کتاب عربی القول البلیغ فی تحذیر من جماعۃ التبلیغ۔

تالیف: شیخ حمود بن عبداللہ' الطبعۃ الثانیہ ۔ ۱۴۱۸ھ

ناشر: دار الصمیعی للنشر التوزیع' الریاض

شارع السویدی العام سعودیہ عربیہ۔

المدد یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پکارنے کا ثبوت:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم۔

"بندۂ ناچیز کو اپنی کم علمی و نا تجربہ کاری کا مکمل اعتراف ہے۔ نیز فن تحریر کی خوش اسلوبیوں و دلآویزیوں سے بھی واقف نہیں لیکن چونکہ آج کل کچھ لوگ ملکی و ملی حالات کی نزاکتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حقائق دین حق سے روگردانی کرتے ہوئے اور بعض آیات و احادیث کے ظاہری مفہوم لے کر اور بعض سے قصداً چشم پوشی کرتے ہوئے اہل ایمان پر شرک کے فتوے لگا رہے ہیں۔

انہیں حالات کے پیش نظر سیدھے سادھے انداز میں قرآن پاک' احادیث مبارکہ عمل صحابہ کرام' جلیل القدر تابعین اور مخالفین سے اہلسنت و جماعت کے عقیدہ استمداد المدد' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' پر مختصر دلائل جمع کیے گئے ہیں۔ اس اُمید پر کہ ع......

''شاید اُتر جائے کسی دل میں میری بات''

خیال رہے: مددگار' کارساز حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ مخلوق میں جو بھی کسی کی مدد کرتا ہے وہ دراصل مالک حقیقی ہی کی مدد ہوتی ہے۔ محبوبانِ خدا تو اس کی امداد کا مظہر ہیں۔ از خود عطائے رب العالمین کے بغیر کوئی بھی مدد نہیں کر سکتا مگر اس کے حکم و عطا سے اس کے بندے مدد کرتے ہیں۔ لہٰذا ان سے مدد کا سوال کرنا ان کو پکارنا جائز ہے۔ آئندہ صفحات میں اسی عقیدہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ حق کہنے حق قبول کرنے کی توفیق حق نصیب فرمائے۔ فتنہ پروروں کی فتنہ پروریوں سے اُمت مسلمہ کو محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین

بحق ناصر و معین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم۔

شیرازہ ہوا ملّت مرحوم کا ابتر
اب تو ہی بتا تیرا مسلمان کدھر جائے
اس راز کو اب فاش کر اے روح محمد
آیاتِ الٰہی کا نگہبان کدھر جائے (اقبالؔ)

وقت امداد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندہ درگاہ المدد

(امیر مینائی)

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابو سعید محمد سرور قادری رضوی

یادِ مدینۃ المنورہ ۔ المدد المدد سرور انبیاء

الحمد للّٰہ الکریم بطفیل رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ۔

ماہ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ میں حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوئی۔ عمرہ ادا کرنے کے بعد تقریباً اڑھائی ماہ مدینہ شریف حاضری رہی اور حج کے بعد واپسی ہوئی۔

الحمد للّٰہ علیٰ احسانہٖ۔

اس کرم کا شکر ہو کیسے ادا	جو کرم مجھ پر میرے نبی کردیا
پس اپنی عطا کا حق نے یہ منظر دکھادیا	دل میرا آستانِ نبی پر جھکادیا

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

دوران حاضری بوساطت عاشق مدینہ ہر دلعزیز پیر بھائی عبدالعزیز قادری' جناب عالم باعمل محبِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جناب قبلہ حافظ غلام جیلانی سے ملاقات ہوئی جو کہ ایک سچے عاشق تاجدار مدینہ ہیں۔ (حال مقیم مدینۃ المنورہ) دیگر یادگیریوں کے علاوہ انہوں نے چند کیسٹیں جن (میں علماء اہلسنّت کی مدینہ شریف میں محافل میلاد کے موقع پر پڑھی گئی) نعتیں وتقاریر تھیں' عنایت فرمائیں۔ جزاء اللہ۔ دوران حاضری محفل مدینہ کے موقع پر علامہ سید شبیر حسین شاہ نے جو دردِ دل سے بارگاہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں استغاثہ پیش کیا تھا جو شاہ صاحب کے ذاتی اشعار ہیں' جن کا موضوع ہے ''المدد المدد سرور انبیاء'' ناچیز نے جب یہ چند صفحات لکھنے کیلئے قلم اُٹھایا تو فوراً شاہ صاحب کے اشعار یاد آگئے جو مضمون کے عین مطابق تھے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

المدد المدد سرورِ انبیاء ﷺ

نہیں اپنا کوئی آقا تیرے سوا ۔ للہ کر دو کرم صدقہ حسنین کا!
المدد المدد سرور انبیاء ۔ المدد المدد سرور انبیاء
مجھ کو گھیرے ہوئے ہیں پریشانیاں ۔ دنیا والے بھی کرتے ہیں من مانیاں
المدد المدد سرور انبیاء ۔ المدد المدد سرور انبیاء
تیرا نام ہی میری پہچان ہے ۔ نعت خوانی تیری میرا سامان ہے
المدد المدد سرور انبیاء ۔ المدد المدد سرور انبیاء
مجھے رسوائیوں سے بچانا سجن ۔ رہے آباد تیرا یہ بیت حرم!
ہے گزر تیرے ٹکڑوں پہ پیارے نبی ۔ جی رہا ہوں میں تیرے سہارے نبی
للہ کر دو کرم صدقہ پنجتن ۔ رکھنا شبیر کا دو جہاں میں بھرم
المدد المدد سرور انبیاء ۔ المدد المدد سرور انبیاء
المدد المدد سرور انبیاء ۔ المدد المدد سرور انبیاء

صلی اللہ علیک وسلم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

مدد کرنا: باذن الٰہی عطائی اختیارات سے محبوبانِ خدا ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں یعنی اللہ کے علاوہ کسی کو پکارنا و مدد لینا جائز ہے۔ خیال رہے کہ اللہ کے پیارے اللہ ہی کی مدد کا وسیلہ (وذریعہ) ہیں۔ اب دلائل لکھے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ جو بنظر انصاف تعصب کی عینک اُتار کر پڑھنے کی زحمت کرے گا تو ضرور قبول حق پر مدد ملے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

قرآنی دلائل:

آیت ۱: تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (پارہ ۶، سورہ مائدہ، آیت ۲)

مدد کرو نیکی اور پرہیزگاری پر (ایک دوسرے کی)

آیت ۲: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

(پارہ ۲۶، سورہ محمد، آیت ۷)

آیت ۳: وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا

اے اللہ ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے دے اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے۔ (پارہ ۵، سورہ النساء، آیت ۷۵)

آیت ۴: اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اے مسلمانو! تمہارا مددگار اللہ اور اُس کا رسول اور مومنین ہیں۔

(پارہ ۶، سورہ المائدہ، آیت ۵۴)

آیت ۵: قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗۤ

(پارہ ۱۰، سورہ التوبہ، آیت ۵۹)

کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول

آیت ۶: وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ

اور انہیں کیا بُرا لگا یہی نا کہ اللہ اور رسول نے اپنے فضل سے اُن کو غنی کر دیا۔

(پارہ ۱۰، سورہ توبہ، آیت ۷۴)

آیت ۷: قُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ

(پارہ ۱۱، سورہ توبہ، آیت ۱۰۵)

تم فرماؤ عمل کرو اور اب اللہ اور اُس کا رسول تمہارے عمل کو دیکھیں گے۔

آیت ۸: وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ (پارہ ۱۹، سورہ نمل، آیت ۳۹)

اور میں بے شک اس پر قوت والا امانتدار ہوں۔

آیت ۹: وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ (پارہ ۱۷، سورہ الحج، آیت ۴۰)

اور بے شک اللہ ضرور مدد کرے گا اُس کی جو اُس کی مدد کرے گا۔

آیت ۱۰: مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ

کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ہم اللہ کے مددگار ہیں۔ (پارہ ۲۸، سورہ الصف، آیت ۱۴)

تفسیری فوائد: دوسری آیت اور نانویں دسویں آیت میں اگرچہ اللہ کی مدد کرنے سے مراد دین کی مدد ہے لیکن لفظی ترجمہ میں لفظ دین اس لئے چھوڑا ہے کہ جو لوگ صرف لفظی و ظاہری ترجمہ کرتے ہیں اور اس سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ دیکھو ان آیات میں آتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی مدد نہیں کر سکتا اور نہ ہی اللہ کے سوا کسی سے مدد مانگنی جائز ہے۔ نیز اللہ کے علاوہ کسی کے غیب نہ جاننے کا ذکر آتا ہے۔ جبکہ ایسی آیات کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی خود بخود غیب نہیں جانتا اور اس کی عطا کے بغیر کوئی مدد

نہیں کر سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اُسی کی عطا سے مدد کرتے ہیں اور اس کی مدد کا وسیلہ ہیں۔ لہٰذا ایک دوسرے سے مدد مانگنا جائز ہے جیسا کہ پہلی آیت سے ثابت ہوا۔

دوسری و دسویں آیت میں واضح اعلان ہے کہ اللہ اُس کی مدد کرے گا جو اس کے دین کی مدد کرے گا۔ ان آیات سے بھی اللہ کے علاوہ مددگار ہونا ثابت ہوا۔ اگرچہ مدد سے مراد کوئی مدد ہو مگر غیر سے مانگنا معلوم ہوتا ہے۔ تیسری آیت میں مسلمانوں کیلئے دعا ہے جس میں اللہ سے مددگار طلب کیا گیا ہے جبکہ وہ جانتے تھے کہ مددگار تو خود اللہ ہے اس کے علاوہ کوئی مددگار نہیں پھر بھی دعا میں ''نصیر'' مانگا ہے۔ معلوم ہوا اللہ کے علاوہ اللہ کے حکم سے اور بھی نصیر ہیں (یعنی مددگار ہیں)

چوتھی آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ کے علاوہ اس کے رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور مومنین بھی مددگار ہیں اور پانچویں آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول بھی فضل فرماتے اور غنی کرتے ہیں۔ چھٹی آیت میں ارشاد ہے کہ جو رسول اللہ کے فضل فرمانے وغنی کرنے پر خوش نہیں ہے۔ اس کا ایمان نہیں ہے۔ اس لئے ہم اُن سے فضل وکرم کا سوال کرتے ہیں اور ان کے کرم پر خوش ہوتے ہیں۔

ساتویں آیت میں فرمایا کہ تمہارے اعمال کو اللہ اور اس کے رسول بھی جانتے ہیں و دیکھتے ہیں۔ تفسیر ابن کثیر میں اسی آیت کے تحت لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اعمال تمہارے رشتہ دار و خاندان والوں پر (قبروں میں) پیش کیے جاتے ہیں۔ وہ اچھے اعمال دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ بُرے دیکھ کر دعا کرتے ہیں۔

حدیث کے الفاظ یوں ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اعمالكم

تعرض على اقربائكم و عشائر فى قبورهم الخ

(بروایت حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، تفسیر ابن کثیر جلد دوم ص ۳۱۰)

مسلم شریف جلد دوم ص ۲۰۷ پر ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود ہے۔ **عرضت علی اعمال امتی** ۔الشمامۃ العنبر یہ ص ۵۲ پر اہلحدیث کے نامور عالم دین نے لکھا ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں' قبر میں اور نماز پڑھتے ہیں اندر اس کے اذان و اقامت کے ساتھ وکذالک الانبیاء ...... اعمال اُمت آپ پر عرض کئے جاتے ہیں۔ آپ اُمت کیلئے استغفار کرتے ہیں۔ بلفظہٖ۔ (الشمامۃ ۔نواب صدیق الحسن خاں)

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ ...... میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں **مامن مومن الا وانا اولیٰ الناس بہ فی الدنیا والاخرۃ اقراؤ وا ان شئتم النبی اولیٰ با لمومنین من انفسھم** ۔کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ میں دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ اُس کا والی (قریب ومدد گار) ہوں اگر چاہو تو یہ آیہ کریمہ پڑھو۔ (بخاری شریف جلد ۲ ص ۷۰۵)

مولوی قاسم دیوبندی لکھتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہان کے ساتھ حاصل نہیں ہے۔ (تحزیرالناس ص ۱۱)

آٹھویں آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ کی مخلوق سے مدد طلب کرنا جائز ہے۔ اس آیت کریمہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے اعلان کے جواب میں حضرت آصف بن برخیا کا اعلان نقل ہے، جس نے عرض کی تھی کہ میں تختِ بلقیس (جو کہ ۸۰ گز لمبا ۴۰ گز چوڑا تھا' یمن کے محلات میں مقفل تھا) کو پلک جھپکنے سے پہلے لاؤں گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ استعانت مافوق الاسباب بھی غیر سے حاصل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ بندگانِ خدا کو یہ دسترس و تصرف اللہ کی عطا سے حاصل ہے۔ پڑھیے یہی حضرت سلیمان کا مطالبہ حضرت آصف بن برخیا عالم کتاب کا اور عفریت جن کا جواب مع تفاسیر معروفہ (پارہ ۲۹، سورہ نمل، آیت ۴۰)

نانویں آیت میں حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے مدد مانگنے کا ذکر ہے۔

اگر ہر قسم کی مدد اللہ سے ہی مانگنی ہے تو پھر انبیاء کرام علیہم السلام بندوں سے کیوں طلب کرتے رہے ہیں۔ دسویں آیت کا حوالہ اوپر گزر گیا ہے۔ اس میں بھی اللہ کے بندوں سے مدد طلب کرنا واضح ہے۔

فتویٰ شرک کی حقیقت:

قارئین کرام! مذکورہ آیات قرآنیہ سے یہ حقیقت خوب عیاں ہوتی ہے کہ محبوبانِ خدا مددگار ہیں، جن کیلئے نہیں وہ لوگ ایمان وایقان والے نہیں ہیں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ''جس پر اللہ لعنت کردے اُس کا کوئی مددگار نہیں ہے۔'' (سورہ النساء ترجمہ آیت نمبر ۵۲) اور جو مدد نہیں کرسکتے وہ اولیاء من دون اللہ ہیں جیسے کافر بت وغیرہ وغیرہ مگر محض سینہ زوری سے مسلمانوں کو مشرک ثابت کرنے کیلئے آیات کے شانِ نزول کے خلاف حقیقت سے چشم پوشی کرنا اور ظاہری مفہوم پیش کرنا یہ بے دینی اور روح اسلام کے خلاف ہے۔ حالانکہ احادیث مبارکہ میں واضح ارشادات موجود ہیں۔

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرٰهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُمُ انْطَلَقُوْا اِلٰى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (بخاری جلد۲)

(ترجمہ) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُن (خارجیوں) کو تمام مخلوق خدا سے شریرترین قرار دیتے اور فرماتے کہ انہوں نے کافروں (بتوں) کے بارے نازل ہونے والی آیات مومنوں پر چسپاں کیں۔ (بخاری باب الخوارج والملحدین جلد دوم ص ۱۰۲۴)

حدیث شریف: حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے تم پر اس شخص کا ڈر ہے جو قرآن پڑھے گا جب اس پر قرآن کی

رونق آجائے گی اور اسلام کی چادر اُس نے اوڑھ لی ہوگی (یعنی بظاہر بڑا قرآن پڑھ کر سنائے گا قرآن پر عمل کرنے کرانے کا بہت درس دیتا ہوگا) تو اسے اللہ جدھر چاہے گا بھکا دے گا وہ اسلام کی چادر سے نکل جائے گا اور اسے پس پشت ڈال دے گا اور اپنے پڑوسی پر تلوار چلانا شروع کر دے گا اور اس پر شرک کے طعنے (فتوے) لگائے گا۔ میں نے عرض کی: یا نبی اللہ ﷺ شرک کا زیادہ حق دار کون ہوگا جسے مشرک کہا جائے گا یا شرک کی تہمت لگانے والا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلکہ شرک کے (فتوے) طعنے مارنے والا شرک کا زیادہ حق دار ہوگا (یعنی خود ہی بے دین مشرک ہوگا) (تفسیر ابن کثیر ص ۲۷۱ جلد ۲، اعراف آیت نمبر ۱۷۵ کے تحت، حافظ محدث ابن کثیر فرماتے ہیں: ہذا اسناد جید۔ ثقہ الامام احمد بن حنبل ویحیٰی بن معین وغیرہما)

معلوم ہوا جو لوگ بے دین گمراہ مشرک ہوں گے وہ قرآن وحدیث پڑھ پڑھ کر غلط تراجم ومعانی کرنے کی وجہ سے مسلمانوں پر شرک کے فتوے لگائیں گے۔ حالانکہ آقا سرور عالم ﷺ خود فرماتے ہیں: مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہونے کا ڈر نہیں بلکہ مقابلے (خونریزی) کا ڈر ہے۔ (بخاری جلد ۱، ص ۱۷۹)

احادیث مبارکہ سے ثبوت:

حدیث اوّل: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمُکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ۔ (مشکوٰۃ ص ۴۲۳)

نبی ﷺ نے فرمایا ''تم ان پر رحم کرو جو زمین میں ہیں تم پر وہ رحم کرے گا جو آسمان میں ہے''۔

حدیث دوم: فرمایا رسول کریم ﷺ نے ''من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ خرج

عن مسلم کربۃ ۔ جو اپنے مسلمان بھائی سے کوئی تکلیف دور کرے گا' اللہ اسے قیامت کے دن کی تکلیف دور کرے گا"۔ (مشکوٰۃ ص ۴۲۲)

معلوم ہوا حاجت کے وقت مسلمان ایک دوسرے کی حاجت روائی کرتے ہیں۔

حدیث سوم: طویل بیان فرماتے ہوئے آیت کریمہ تلاوت فرمائی "یتکلون حقا علینا نفس المومنین۔ ہم پر حق ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا" (مشکوٰۃ ص ۴۲۴)

حدیث چہارم: من اغاث ملھوفا۔ جس نے مدد کی غمگین کی (مشکوٰۃ ص ۴۲۵)

حدیث پنجم: فاستعینوا بی ۔ مجھ سے مدد حاصل کر لینا (فرمان صحابی)...... (بخاری شریف جلد ۱، ص ۴۴۱)

حدیث ششم: یقول یا رسول اللہ اغثنی ۔ "اُس وقت قیامت کے دن کہیں گے یا رسول اللہ میری مدد کریں"۔ (بخاری شریف جلد ۱، ص ۴۳۲)

نیز دیکھئے بخاری شریف میں "باب القول بالمد جلد ۱، ص ۴۳۱)

حدیث ہفتم: فنحن نغسلھا للمرضی نتشفی بما ۔ "ہم (صحابہ صحابیات) اس جبہ کو بیماروں کے لئے دھوتے ہیں۔ ہم اس سے شفا حاصل کرتے ہیں" (مسلم شریف جلد ۲، ص ۱۹)

معلوم ہوا جس لباس جبہ شریف کی نسبت جسم رسول اکرم ﷺ سے ہو جائے اس سے بھی بیماریاں و مشکل دور ہوتیں ہیں اگر غیر اللہ سے مدد حاصل کرنا شرک ہوتا تو صحابہ کرام نَسْتَشْفِیْ بِھَا کا لفظ نہ بولتے ۔ (فافہم وتدبر)

حدیث ہشتم: حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: سَل مجھ سے مانگ ۔ (مشکوٰۃ ص ۸۲) ایک موقع پر ارشاد فرمایا: انما جعلت قاسما اقسم بینکم ۔ (بخاری جلد ۱، ص ۴۳۹)

مجھے تمہارے درمیان نعمتیں تقسیم کرنے کیلئے قاسم بنایا ہے۔ (ﷺ)

سچ فرمایا: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے ۔

؎ نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا

حدیث نہم: ایک مرتبہ بارش نہیں ہوتی تھی۔ حضرات صحابہ کرام مل کر حضرت سیدہ طیبہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔آپ نے فرمایا:

فقالت انظر اقبر النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاجعلوا منہ کوی الی السماء حتی لا یکون بینہ و بین السماء سقف فلعوا فمطروا مطرا۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کی طرف غور کرو (وہاں حاضر ہو جاؤ) اس سے سوراخ آسمان کی طرف بنا دو حتیٰ کہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان چھت نہ رہے۔ پس ایسا ہی کیا گیا تو خوب بارش برسی"

(مشکوٰۃ بحوالہ دارمی ص ۵۴۵، وفاء الوفا جلد ۴، ص ۱۳۷۴، شواہد الحق، نشر الطیب اشرفعلی تھانوی دیوبندی ص ۳۰۳، الوفاء ابن جوزی جلد ۲، ص ۸۰۱)

حدیث دہم: سیدہ ام المومنین ام میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات وضو کرتے ہوئے فرمایا: لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ثَلَاثًا نُصِرْتُ نُصِرْتُ ثَلَاثًا۔ تو مدد گیا گیا تو مدد دیا گیا۔ اور آپ نے حضرت راجز رضی اللہ عنہ کی مدد فرمائی تھی جبکہ وہ سفر میں تھے اس کی تفصیل و حوالہ جات ص ۱۹ پر مذکورہ عنوان کے تحت ملاحظہ ہوں۔ تلك عشرة كاملة۔

گنبد شریف میں روشن دان: خیال رہے کہ جب عہد تابعین میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حجرہ شریف تعمیر ہوا (آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں) تو اُوپر کی جانب وہی روشندان کھلا رہنے دیا گیا۔ جو ابھی تک کھلا ہوا موجود ہے۔ (اقتضاء الصراط المستقیم ص ۳۳۸ حافظ ابن تیمیہ ماخوذ آئینہ حرم غوثو میاں) یہ سوراخ (روشندان) یکساں تینوں

قبوں میں قائم ہے اور بنظر تحفظ گنبدِ خضریٰ کے عقبی حصہ میں اس سوراخ پر موٹے تار کی چوکور مضبوط جالی مبارک جڑی ہوئی ہے۔ جسکی ہر شخص مسجد نبوی شریف کے عقبی (پچھلے) حصہ کی طرف کھڑے ہو کر بآسانی زیارت کرسکتا ہے۔ یہ سوارخ مبارک گنبدِ خضریٰ کے طلائی کلس سے تقریباً ۲'۳ فٹ نیچے کم وبیش ڈیڑ فٹ مربہ ہے۔

**(آئینہ حرم تاریخ حرم نبوی ص ۱۳۶ علامہ محی الدین قادری الرزاقی عرف غوثو میاں)

الحمدللہ بطفیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بفیضان پیرومرشد بندہ ناچیز کو حاضری مدینہ منورہ شریف کے موقع مبارکہ ۱۴۱۵ھ میں عظیم معجزہ بارش کی یادروشن دان کی زیارت کا بار بار شرف نصیب ہوا۔ اللّٰھم صلی علی سیدنا محمد واله واصحابهٗ وبارك وسلم۔
اب ہر زائر مسجد نبوی کے محراب کی طرف بیرونی صحن مبارک میں دیوار سے تقریباً ۴۰ فٹ فاصلہ پر گنبد شریف کے سامنے حاضر ہو کر خوب جی بھر کر گنبد خضرا مبارک کے ساتھ ساتھ سوراخ نور کی بھی خوب زیارت کرسکتا ہے۔

نداء یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، المدد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواز اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یَآ اَیُّھَا الرَّسُوْلُ (پارہ ۶ ع ۱۰) یَآ اَیُّھَا النَّبِیُّ (پارہ ۲۸)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اُمت کو تعلیم فرمائی کہ نماز میں یوں عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ ۔سلام ہو تجھ پر اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) (بخاری شریف ج ا) یہ تعلیم قیامت تک کے مسلمانوں کیلئے ہے جیسا کہ اس پر عمل ہے۔ اسی حدیث مبارک کی شرح کرتے ہوئے غیر مقلدین کے امام نے لکھا ہے کہ نماز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے خطاب کر کے سلام عرض کیا جاتا ہے کہ حقیقت محمدیہ موجودات کے ذرّوں میں ممکنات کے ہر فرد میں جلوہ گر ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں کے اندر موجود ہیں۔ نمازی کو اس معنی سے آگاہ رہنا چاہیئے۔ (مسک الختام شرح بلوغ المرام جلد ا،ص ۲۶۰)

(نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ پڑھنے کے بارے نجدیہ کے باطل نظریات کا مدلل رد راقم کی دوسری کتاب اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ مع الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے کی شرعی حیثیت ملاحظہ فرمائیں)

(رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی چوم لی۔ عارف کامل فنافی الرسول حضرت خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ ہر نماز کے بعد لقد جاء کم رسول من انفسکم الخ۔ آخر تک پڑھ کر تین بار "صلی اللہ علیک یا محمد" ضرور پڑھتے اسی درود شریف کی برکت سے خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں شبلی کو خصوصی عزت بخشی پیشانی چومی۔ تفصیلی واقعہ پڑھیے۔ جلاء الافہام۔ ابن قیم جوزی ص ۲۵۸، القول البدیع ص ۱۷۳، علامہ محدث امام سخاوی جذب القلوب ص ۲۷۱، شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

صحیح مسلم شریف کی حدیث شریف کے یہ الفاظ ہیں:

ذَالِكَ اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدِ لله صَالِحٍ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۔یعنی نمازی جب (سلام) پیش کرے گا تو زمین و آسمان کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا۔

(مسلم جلد ا، ص ۱۷۳)

رسول پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو یہ دعا سکھائی جس سے مسلک اہلسنت واضح ہے۔

یدعو بهذ الدعاء اللّٰهم انی اسئالك اتوجة اليك بمحمد نبی الرحمة يا محمد انی قد توجهت بكَ الی ربی فی حاجتی هذه لتقضى۔

(بروایت ابن حنیف ابن ماجہ جلد ۔ (ترمذی جلد۲، ص ۲۲۰ میں لفظ یک خطاب کے ساتھ) دونوں امام فرماتے ہیں۔ حدیث حسن صحیح' الاذکار محدث امام نووی' شارح صحیح مسلم ص ۱۸۶ امام نووی فرماتے ہیں: ہٰذا حدیث صحیح، وفا الوفاء جلد۴، ص ۳۷۲، صحیح البیہقی، مسند احمد جلد۴، ص ۱۳۸، الذخائر المحمدیہ ص ۳۲۴، از علامہ محمد علوی مالکی)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اُمتی کو وصال کے بعد بھی یا نبی اللہ عرض کرنے کی تعلیم خود امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ''یا'' سے خطاب فرمانا:

بعد وصال کے حرف ''یا'' سے پکارنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اپنے بیٹے کے وصال کے بعد فرمایا: يَا اِبْرَاهِيْمُ ۔ (مشکوۃ بحوالہ بخاری شریف ص ۵۰)

لہٰذا جو لوگ کہتے ہیں زندہ کو ''یا'' کے ساتھ مخاطب کرنا جائز ہے۔ مرنے کے بعد نا جائز ہے۔ وہ لوگ قبرستان والی دعا کے الفاظ ملاحظہ کریں۔

مدنی نعرہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث (واقعہ ہجرت) میں بیان کرتے ہیں جس کے آخر میں ہے کہ مدینہ شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داخل ہوتے وقت مدنی مرد، عورتیں مکانوں کی چھتوں پر چڑھے ہوئے تھے۔ بچے اور غلام تمام راستوں میں کھڑے تھے۔ بس سب کا ایک ہی نعرہ تھا۔

يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ۔ (صحیح مسلم جلد ۲، ص ۴۱۹)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پکارا:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بعد وصال یوں پکارا۔

بِاَبِیْ اَنْتَ یَا نَبِیَّ اللهِ لَا یَجْمَعُ اللهُ عَلَیْكَ مَوْتَتَیْنِ ۔

(بخاری شریف جلد ۱، ص ۱۶۶)......(ثابت بالسنہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ)

نکتہ: دو موتیں نہ آئیں گیں یعنی آپ نے موت کا ذائقہ چکھا وہ ہوگیا اس کے بعد حیات ہے۔ حیات کے بعد پھر موت نہیں آئے گی جیسا کہ خود سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے۔ فَنَبِیُّ اللهِ حَیٌّ ۔ (ابن ماجہ ص ۱۱۹) (جلاء الافہام ابن قیم)

اللہ کے نبی زندہ ہیں۔

وصیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق آپ کا جنازہ روضہ مبارک پر جا کر حضرات صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کی: "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ" یہ ابو بکر صدیق ہیں۔ اجازت چاہتے ہیں۔ پھر اس کے بعد دروازہ مبارک کھل گیا اور آواز بھی آئی۔ ادخلوا الحبیب الی حبیبہ ۔

(خصائص الکبریٰ محدث جلال الدین سیوطی، تفسیر کبیر جلد ۵، ص ۴۷۸، جامع کرامات

الاولیاء از علامہ محمد یوسف نبہانی، شواہد النبوت، سیرت حلبیہ، تفسیر کبیر، تکریم المومنین مجدد وہابیہ نواب صدیق الحسن، جمال الاولیاء از دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی)

حضرت سیدنا عمر فاروق رحمۃ اللہ علیہ نے غائبانہ طور پر امیر لشکر حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو میلوں دور سے پکارا اور خبردار فرماتے ہوئے فرمایا:

"یا ساریۃ الجبل" پھر اُسی نہاوند (مقام لشکر) سے قاصد آیا اُس نے اسی پکار کی تصدیق فرمائی"۔ (مشکوٰۃ ص ۵۴۶، اصابہ ابن حجر)

فرمایا: اسناد حسن، البدایہ والنہایہ جلد ۷، ص ۶۱، جمال مصطفےٰ، میر محمد صادق سیالکوٹی وہابی ص ۲۶۷)

خلافت فاروقی میں صحابہ کا عقیدہ: خلافت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ میں قحط ہو گیا اور بارش نہ ہوئی تھی۔ اسی دوران حضرت بلال بن حارث مزنی صحابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر حاضر ہوئے اور عرض کی:

فجاء رجل الی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ استسق لامتك فانھم قد ھلكوا فاتی الرجل فی المنام فقیل له ات عمر فاقرته السلام فاخبره الكم مستقیون

پس ایک شخص قبر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول اپنی اُمت کیلئے بارش طلب فرمائیں۔ تحقیق وہ ہلاک ہو گئے اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خواب میں زیارت عطا فرمائی اور فرمایا عمر کو میرا اسلام کہنا اور خوشخبری دو بارش ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، از امام محدث ابوبکر عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۲۳۰ھ، جلد ۱۲ ص ۳۲ کتاب والفضائل، فتح الباری شرح بخاری جلد ۲، ص ۴۹۵)

نیز فرمایا اس کی سند صحیح ہے۔ امام نورالدین سمہودی فرماتے ہیں: اس کو بسند صحیح ابن ابی شیبہ نے نقل کیا ہے۔ (وفاء الوفاء جلد۴، ص ۱۳۷۴، جوہرا لمنظم ص ۶۲)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ اس کو ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح روایت فرمایا ہے۔ (جذب القلوب ص ۲۳۵، شواہدالحق علامہ نبہانی)

صاحب تفسیر ابن کثیر فرماتے ہیں: ہذا اسناد صحیح۔ (جلد ۷، ص ۹۲، البدایہ والنہایہ، الزخائر محمدیہ ص ۳۱۹، شفاء الفواد از شیخ محمد علوی مالکی استاذ الحدیث مکہ المکرمہ، من عقائد اہلسنّت (عربی) ص ۲۴، ۲۵، از علامہ محمد عبدالحکیم شرف القادری مدظلہ العالی لاہور بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ، دلائل النبوۃ للبیہقی، تاریخ کبیر، امام بخاری صاحب صحیح بخاری، اصابہ ابن حجر، الاستعاب جلد۲، ص ۴۶۴، شفاء السقام امام سبکی ص ۱۷۴، المواہب اللدنیہ ص ۷۷)

حضرت عمر فاروق کو پکارا گیا: سرزمین روم میں ایک مجاہد اسلام نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پکارا: یَا عُمَرَاہ یَا عُمَرَاہ۔ آپ نے سن کر فرمایا: لبیکاہ۔

(ازالۃ الخفاء از شاہ ولی اللہ)

خلافت عثمانی میں پکارا گیا: حوالہ نمبر ۵، والی حدیث (دعا مبارکہ) پر دور عثمانی میں بھی صحابہ کرام نے عمل کیا۔ یہاں دعا و حوالہ نقل کیا جاتا ہے۔ ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آتا ہے۔ مگر آپ اس کی طرف التفات نہیں فرماتے تھے پھر اس کی ملاقات حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ صحابی سے ہوئی تو انہوں نے حوالہ نمبر ۵ والی دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ جس میں حرف "یا" وک" خطاب کے علاوہ وسیلہ کا بھی ثبوت موجود ہے۔ (وفاء الوفاء جلد۲، ص ۱۳۷۳، بحوالہ طبرانی کبیر، شفاء السقام ص ۱۰۰،

خصائص الکبریٰ، جواہر المنظم ص ۶۱، جذب القلوب، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ذخائر محمدیہ علامہ محمد علوی مالکی) دعا کا متن مندرجہ ذیل ہے۔

يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَآءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّی قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی۔

ترجمہ: دعا فرمودہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ''اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تیرے نبی کے وسیلہ سے جو رحمت والے نبی ہیں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے ذریعے اپنے رب سے متوجہ ہوتا ہوں۔ اپنی اس حاجت کی بابت پوری فرمایئے''۔ (حدیث بحوالہ ابن ماجہ)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی امداد فرمانے تشریف لائے:

يَا عُثْمَانُ حَصَرُوْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ عَطَشُوْكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاَدْلٰی لِیْ دَلْوًا فِيْهِ مَاءٌ فَشَرِبْتُ حَتّٰی رَوَيْتُ حَتّٰی اِنِّی لَاَجِدُ بَرْدَهٗ بَيْنَ ثَدَیَّ وَ بَيْنَ كَتِفَیَّ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ نُصِرْتَ عَلَيْهِمْ وَاِنْ شِئْتَ اَفْطَرْتَ عِنْدَنَا فَاخْتَرْتُ اَنْ اَفْطِرَ عِنْدَهٗ فَقُتِلَ ذَالِكَ الْيَوْمَ۔

''حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ جن دنوں باغیوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان کا محاصرہ کیا ہوا تھا' پانی بند کر دیا تھا۔ میں آپ کی ملاقات کیلئے حاضر ہوا تو بہت خوش ہوئے اور فرمایا: اے عبداللہ بن سلام میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دریچہ (کھڑکی) میں سے زیارت کی ہے۔ اور مجھے فرمایا کہ عثمان لوگوں نے تمہارا محاصرہ کر رکھا ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ کو پیاس لگی ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں تو آپ نے میرے لئے ایک ڈول آگے کیا' جس میں پانی

تھا۔ میں نے اس سے پانی پیا اور سیراب ہو گیا۔ اس کی لذت و ٹھنڈک اب تک محسوس کرتا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہاری مدد کروں اگر چاہو تو ہمارے پاس ہی آ کر کھانا کھاؤ (افطار کرو) میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضری چاہتا ہوں۔ بس اُسی روز شہید کر دیئے گئے۔ (الحاوی للفتاوی جلد۲، ص ۴۴۸، جمال الاولیاء ص ۶۰، مولوی اشرفعلی تھانوی۔ خصائص الکبریٰ جلد۲)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ واقعہ مشہور ہے اور کتب حدیث میں سند کے ساتھ روایت ہے۔ علامہ مناوی نے طبقات میں ابن باطیش کی کتاب اثبات الکرامات سے نقل کیا ہے اور اسے حالت بیداری میں ہی دیکھنا لکھا ہے ورنہ اس کا کرامات میں شمار کرنا صحیح نہیں ہے۔ (جمال الاولیاء ص ۶۰)

دیگر حوالہ: (زیارت نبی (ﷺ)، بحالت بیداری از محمد عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور ص ۵۸، واقعہ ۲۱ بحوالہ الحاوی للفتاوی، بدر البدور قاضی سلیمان منصور پوری، حیات الصحابہ (رضی اللہ عنہم) جلد۳، ص ۴۸۷، طبقات علامہ مناوی)

حضرت عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے پکارا:

بعد وصالِ رسول کریم ﷺ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ پاؤں سن ہونے پر مشکل کے وقت آپ کو پکارا: فقال یا محمّد۔ (الادب المفرد امام بخاری محمد بن اسماعیل ص ۲۰۸، مطبوعہ بیروت ثقافیہ، طبرانی الکبیر جلد۱، ص ۳۲۲، مجمع الزوائد جلد۱، ص ۱۳۸، نوادر الاصول ص ۴۰۹، الشفاء بتعریف حقوق المصطفےٰ (ﷺ) جلد۲، ص ۱۸، الاذکار المنتخب من کلام سید الابرار، از امام نووی شارح مسلم ص ۳۰۰، عمل الیوم واللیلہ از ابن السنی ص ۶۴، القول البدیع ص ۲۲۵، علامہ محدث سخاوی متوفی ۸۳۱ نے فرمایا کہ

اس کو امام بخاری نے الادب المفرد میں نقل کیا ہے۔

نوٹ: معلوم ہوا جن نسخوں میں حرف "یا" نہیں ملتا۔ یہ حدیث کے بدخواہوں نے کاٹ دیا ہے۔ اسی ادب المفرد کا اردو ترجمہ بنام "کتاب زندگی" ایک وہابی مترجم کا میرے پیش نظر ہے۔ اس میں بھی ترجمہ اس طرح ہے:

"اے محمد" یعنی انہی کی مترجم کتاب سے بھی ثابت ہو گیا ہے کہ اصل کتاب میں یا محمد ہے۔ (ﷺ)۔ برعکس اس کے سانگلہ ہل کے وہابیوں نے عربی نسخہ شائع کیا۔ اس میں بھی "یا" نہیں ہے لیکن دوسرے ایڈیشن میں حاشیہ پر لکھ دیا ہے۔ فی نسخة یا محمد۔ (الادب المفرد ص ۲۵۰)

مزید سنئے: اسی کتاب مذکورہ کی عربی شرح کرتے ہوئے نجدی وہابی شارح نے علامہ ابن سنی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ "فی روای مند ابن السنی یا محمد" (ﷺ) آتا ہے۔ اور مزید یہاں تک لکھا ہے کہ اظہار مسرت پر "یا محمد" کہنا جائز ہے۔ (حوالہ فضل اللہ الصمدنی توضیح الادب المفرد ص ۴۴۱۔ از فضل اللہ الجیلانی حیدر آباد دکن)

حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے پکارا: جب آپ کا قدم مبارک سن ہوا تو پکارا: "یا محمد" (تحفۃ الذاکرین ص ۲۰۷، امام الوہابیہ شوکانی، الداوالدواص ۴۷، نواب صدیق حسن خاں)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے پکارنے کا ثبوت: آپ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنگل میں تم میں سے کسی کا جانور چھوٹ جائے تو وہ آواز دے: "فَلْيُنَادِ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اِحْبِسُوْا عَلَيَّ" یعنی پکار والے اللہ کے بندو اسے روک دو۔ (الاذکار امام نووی شارح مسلم ص ۲۲۲، عمل الیوم واللیلہ ص ۱۷۹)

مصنف ابن ابی شیبہ میں الفاظ اس طرح آئے ہیں: اَعِیْنُوْنِیْ عِبَادَ اللّٰہِ۔ میری مدد کرو اللہ کے بندو۔ (المصنف ص ۴۲۴، جلد۱) حاشیہ مصنف میں ہے: مرفوعاً ابن مسعود رضی اللہ عنہما) فَلْیَقُلْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ۔ (حصن حصین، ہدیۃ المہدی ص ۲۳)

حضرت سیدہ اُم میمونہ اُم المومنین سے مدد کیلئے پکارنے کی حدیث:

حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک رات آپ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرماتے ہوئے فرمانے لگے: لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ثَلَاثًا نُصِرْتَ نُصِرْتَ ثَلَاثًا فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سَمِعْتُکَ تَقُوْلُ فِیْ مُتَوَضِّیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ثَلَاثًا نُصِرْتَ نُصِرْتَ ثَلَاثًا کَاَنَّکَ تُکَلِّمُ اِنْسَانًا فَعَلْ کَانَ مَعَکَ اَحَدٌ فَقَالَ ھٰذَا رَاجِزُ بَنِیْ کَعْب یَسْتَصْرِخُنِیْ۔ الخ۔

ترجمہ: تین بار لبیک اور نصرت فرمایا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کس کی آواز پر یہ فرمارہے تھے۔ میں حاضر تو مدد گیا گیا تین تین بار تسلی دے رہے تھے کیا آپ کے پاس کوئی تھا؟ تو آپ نے فرمایا یہ راجز (عمرو بن سالم بن کعب کا صحابی) مجھ سے فریاد کرتا تھا۔ مدد مانگ رہا تھا (میں اُسے تسلی دے رہا تھا)

خیال رہے: یہ راجز مکہ مکرمہ سے مدینہ شریف آرہے تھے۔ راستہ میں انہوں نے مشکل وقت میں آپ کو یاد کیا۔ آپ نے اس کی تسلی فرمائی۔ معلوم ہوا آپ غلاموں کی مدد فرماتے ہیں۔ یہ واقعہ سند کے ساتھ طبرانی صغیر جلد۲، ص ۲۴۷ میں مذکور ہے۔ اصابہ فی تمیز الصحابہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ میں یہ لکھا ہے کہ جب حضرت راجز رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں پہنچ گئے انہوں نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے نعتیہ کلام پیش کیا۔ اس کا ایک شعر یہ ہے:

فَانْصُرْ رَسُوْلَ اللّٰہِ نصرًا عَدًا

وَادْعُ عِبَادَ اللّٰہِ یَاتُوا مَدَدًا

پس تو مانگ رسول اللہ سے آپ کی مدد تیار ہے اور بندوں کو پکار و تیری مدد کو پہنچیں۔
(المجمع الزوائد جلد ۶، ص ۱۶۴، سیرت حلبیہ جلد ۵، ص ۵، مدارج النبوۃ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی جلد دوم، مختصر سیرت الرسول جلد ۲، ص ۳۳۳، ابن محمد بن عبدالوہاب نجدی، مترجم سیرت الرسول مزید لکھا ہے کہ مجھے مدد کے لئے بلا رہا تھا' ترجمہ ص ۵۲۸)

خیال رہے: متعدد محدثین نے اپنی کتب میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔ کسی نے بھی اسے موضوع نہیں کہا نہ ردّ کیا۔ بلکہ خود مخالفین کے بڑے نے بھی لکھا ہے۔ الحمد للہ تعالیٰ۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے پکارا: واقعہ شہادت امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے موقع پر عرض کی: یا مُحَمَّداہ یا مُحَمَّداہ۔ (البدایہ والنہایہ از حافظ ابن کثیر جلد ۷، ص ۱۹۳)

خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پکارا: وصالِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عرض کرتی تھیں۔ یَا اَبَتَاہُ۔ اے اباجان (ماثبت بالسنۃ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ص ۳۳۵، الوفاء ابن جوزی ص ۸۰۳، ذخائر محمدیہ، علامہ محمد علوی مالکی مکی استاذ الحدیث مکۃ المکرمہ)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور افواج اسلام کا نعرہ:

جب مسیلمہ کذاب سے جنگ ہو رہی تھی اس وقت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسلامی فوج کا نشان مقرر کرتے ہوئے آواز دی: نَادٰی خَالِدُ بِنُ الوَلِید بِشِعَارُ الْمُسْلِمِیْنَ یَا مُحَمَّداہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ (فتوح الشام جلد ۱، ص ۱۶۰، ابن کثیر نے البدایہ جلد ۶ ص ۳۲۴ میں لکھا ہے۔ کان شعارھم یومئذ یا محمداہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تاریخ ابن اثیر جلد دوم، ذخائر محمدیہ)

حضرت عبیدہ بن الجراح کی قیادت:

میں جو اسلامی لشکر حلب میں لڑ رہا تھا۔ اس وقت بھی یہ نعرہ لگایا گیا۔ یَا مُحَمَّد۔ یَا مُحَمَّد یَا نَصْرَ اللّٰهِ اَنْزِل۔ (تاریخ فتوح الشام جلد۱)

تین مجاہدوں نے پکارا:

علامہ محدث و محقق مفسر امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بحوالہ محدث امام ابن جوزی (کتاب عیون الحکایات) واقعہ بسند لکھتے ہیں: مجاہدین اسلام (تین رومی بھائیوں نے ملک روم میں مشکل وقت میں نصرانی بادشاہ کے لالچ کا انکار کیا اور کہا: فَاَبَوْا وَقَالُوْا یَا مُحَمَّدَاہ (شرح صدور ص ۸۹، عربی)

جلیل القدر تابعی سے بعد وصال یا محمد کا ثبوت:

حضرت ابن ابی فدیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اہم شخصیات سے سنا ہے کہ روضہ پاک پر اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ۔ (آیہ کریمہ) پڑھ کر پھر ستر مرتبہ عرض کریں۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ (الوفاء بحقوق المصطفٰے ابن جوزی جلد۲، ص ۸۰۱، خزینۃ الاسرار)

روضہ مبارک سے سلام کا جواب:

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جب روضہ مقدس پر حاضر ہو کر عرض کی:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ تو جواب سے مشرف ہوئے آواز آئی۔

وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

(قصص الانبیاء ص ۴۸۸، تذکرۃ الاولیاء، انیس الارواح خواجہ اجمیری ص ۵۵)

مسند ابو حنیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عقیدہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

روضہ پاک پر قبلہ کی طرف سے حاضر ہوں اور پیٹھ قبلہ کی طرف کریں اور چہرہ قبر مبارک کی طرف کر کے عرض کریں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔
(مسند امام اعظم رضی اللہ عنہ)

حضرت علقمہ کا عقیدہ: حضرت سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو اقول اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ عرض کرتا ہوں۔ (الشفاء شریف جلد دوم ص ۵۳)

معلوم ہوا بعد وصال مسجد آتے جاتے "السلام علیک یا رسول اللہ" کہنا جائز ہے۔

تعلیمِ رسول اللہ: اہل قبور کو حرفِ نداء "یا" اور صیغۂ خطاب "ک" سے پکارنا تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جب قبروں پر جائیں تو یوں سلام کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ۔ (۲) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ (مشکوۃ، ترمذی، نسائی، مسلم شریف)

اہل قبور سنتے ہیں: بخاری شریف میں جلد ا، ص ۱۷۸ میں باقاعدہ باب ہے: اَلْمَيِّتُ يَسْمَعُ خَفْقَ میت۔ جوتوں کی آواز کو سنتا ہے۔ کے تحت حدیث نقل کی ہے:

يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قبر والا جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے مُردوں کو پکارا: چار پرندوں کو ذبحہ کر کے پہاڑوں پر رکھ دیا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پرندوں کو آواز دی۔ قرآن میں آتا ہے: ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا۔ پھر انہیں بلا تیرے پاس چلے آئیں گے۔

معلوم ہوا: ذبحہ شدہ ٹکڑے ٹکڑے جسم اللہ کے حکم سے سن سکتے ہیں۔

درود شریف کی آواز پہنچ جاتی ہے:

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاء قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَکْثِرُوا الصَّلَاۃَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمَ مَشْھُود و تَشْھَدَہُ الْمَلَائِکَۃَ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّی عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتَہٗ حَیْثُ کَانَ وَ بَعْدَ وَ فَاتِکَ۔ قَالَ وَ بَعْدَ وَ فَاتِیْ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضَ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔

(جلاء الافہام، ابن قیم جوزی ص ۶۳)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھا کرو کہ یہ حاضری کا دن ہے۔ فرشتے حاضر ہوتے ہیں کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو مجھ پر درود پڑھے مگر اس کی آواز پہنچ جاتی ہے چاہے کہیں بھی ہو۔ ہم (صحابہ) نے عرض کیا: کیا وصال کے بعد بھی ایسا ہی ہوگا۔ ارشاد فرمایا: ہاں میری وفات کے بعد بھی ایسا ہی ہوگا۔ بیشک اللہ نے زمین پر اجساد انبیاء علیہم السلام کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ (خیال رہے حافظ ابن قیم نے اس حدیث کو مرفوع احادیث میں شمار کیا ہے)

چند واقعات' باعثِ برکات:

امام اعظم ' غوث اعظم جیلانی' مجدد الف ثانی' محدث طبرانی کے حوالہ سے

جیسا کہ آپ نے پچھلے صفحات پر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ میں ایک صحابی کا قبر انور پر بارش کیلئے عرض کرنا اور آپ کا جواب عنایت فرمانا پڑھ چکے ہیں اور دیگر حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے سلام کا جواب ملنا' پڑھ لیا ہے۔ اب حصولِ برکت کیلئے خوف طوالت کے پیش نظر صرف چند ایمان افروز باطل سوز واقعات بحوالہ نقل کرتا ہوں اس امید پر کہ

ع...... شاید کہ اُتر جائے کسی دل میں میری بات

روضہ مبارک سے سلام کا جواب:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جب روضہ مقدس پر حاضر ہو کر عرض کی:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْن تو جواب سے مشرف ہوئے آواز آئی۔

وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا اِمَامُ الْمُسْلِمِیْنَ۔

(قصص الانبیاء ص ۲۸۸، تذکرۃ الاولیاء انیس الارواح خواجہ اجمیری ص ۵۵)

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ: جس طرح حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو روضہ مبارک سے شرف جواب نصیب ہوا۔ اسی طرح حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ جب بارگاہ رسالت میں روضہ مبارکہ پر حاضر ہو کر عرض کی کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا ہوں۔ کرم فرمایئے اپنا دست مبارک بڑھایئے تاکہ دست بوسی کا شرف حاصل کرو۔

فَظَهَرَتْ یَدَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ فَصَا فَحَهَا وَ قَبَّلَهَا وَضَعَهَا عَلٰی رَاسِهٖ۔ اسی وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک ظاہر ہوا اور مصافحہ کرتے ہوئے چوم کر سر پر رکھ لیا۔ (تفریح الخاطر ص ۵۷، عربی اُردو)

محدث طبرانی رحمۃ اللہ علیہ: امام ابوبکر مقبری فرماتے ہیں: میں اور طبرانی اور ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہم جب حرم نبوی تھے تو بھوک نے ہم پر غلبہ کیا تو میں نے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عرض کی: اَلْجُوْع۔ بھوک اس کے سوا منہ سے کوئی بات نہیں نکلی۔ پھر ایک شخص علوی کھانا لے کر آیا اور جاتے ہوئے کہنے لگا تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی تھی۔ مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہان کو کھانا کھلاؤ۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۳، جذب القلوب ص ۲۳۷، اُردو، عبدالحق محدث دہلوی)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ

اسی طرح حضرت احمد بن محمد صوفی کا بیان ہے کہ جب میں بھوک سے تنگ آ کر آپ کی بارگاہ میں عرض کی: اَنَا جَائِعٌ اَنَا فِی ضِیْفِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ۔ میں بھوکوں میں آپ کا مہمان ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

آپ نے مجھے خواب میں ہی فرمایا: ہاتھ کھول میں نے کھولا تو اس میں چند درہم تھے۔ جب میں بیدار ہوا تو وہ موجود تھے جن کی میں نے روٹی خرید کر کھائی۔

(جذب القلوب) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلَ اللّٰہ

یہ حال ہے خدمت گاروں کا: حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا قبر انور میں آرام فرماتے ہوئے اپنے ماننے والوں کو پہچاننا اور ان کی مدد کرنا اور ان کا ہاتھ پکڑنا وغیرہ (مخالفین کی کتاب سے نقل کرتا ہوں) مگر آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت اس سے بہت بلند و بالا ہے۔ پڑھیے: واقعہ حضرت مجدد الف ثانی مخالفین کی زبانی۔

حضرت ضیاء معصوم جب روضہ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی کی قبر پر مراقبہ کیلئے بیٹھے تو قاضی سلیمان منصور پوری نے دل میں کہا کہ شاید ان بزرگوں نے آپس میں کوئی راز کی بات کرنی ہو۔ ان سے الگ ہو جانا چاہیے۔ ابھی اُٹھے ہی تھے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ (مولوی) کو ہاتھ سے پکڑ لیا اور فرمایا کہ سلیمان بیٹھے رہو ہم کوئی بات تجھ سے راز میں نہیں رکھنا چاہتے۔ یہ واقعہ حالت بیداری کا ہے۔

ع...... یہ حال ہے خدمت گاروں کا سردار کا عالم کیا ہوگا؟

(کرامات اہلحدیث ص ۱۹، کرامت نمبر ۷، از مولوی عبدالمجید سوہدروی وہابی)

مولوی سلیمان ہمارا مہمان: جب قاضی محمد سلیمان منصور پوری حج کرنے گئے اور مدینہ منورہ پہنچے تو مسجد نبوی کے امام صاحب کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ محمد

سلیمان ہمارا مہمان ہے اس کی مدارات میں فرق نہ کرنا۔

(کرامات اہلحدیث، کرامت نمبر ۱۸، ص ۲۳)

رسول اکرم کا ہاتھ چوم لیا: جیسا کہ قارئین آپ نے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا دست بوسی کا پڑھا اسی طرح آپ کے ہم عصر شیخ سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ روضہ مبارکہ پر حاضر ہو کر شدت شوق سے یہ اشعار پڑھے: (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم)

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُھَا

تَقَبَّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَھِیَ نَائِبَتِیْ

وَھٰذِہٖ نُوْبَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرْتُ

فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

ترجمہ: حالت دوری (جسمانی) میں، میں اپنی روح کو بھیجتا ہوں۔ جو میری طرف سے آستانہ بوسی کرتی تھی اور اب میں حاضر ہوا ہوں۔ سو اپنا مقدس ہاتھ بڑھایئے تا کہ میرے ہونٹوں کو ان کے چومنے کا فخر حاصل ہو۔

پھر آپ کا دست مبارک باہر نکلا۔ انہوں نے جلدی سے اُسے چوم لیا اور بے ہوش ہو گئے۔ آپ کے ہاتھ مبارک کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ تھی۔ اس وقت نوّے ہزار (۹۰۰۰۰) آدمیوں کا مجمع تھا۔ جس میں بڑے بڑے قطب، غوث ابدال، اوتاد موجود تھے۔ (الافاضات الیومیہ حکیم الامت اشرفعلی تھانوی جلد ۵، ص ۲۴۴)

(رفیق الحرمین، الحاوی للفتاوی، از امیر دعوت اسلامی علامہ محمد الیاس قادری، کراچی)

اعلانِ خداوندی در بیان حاضری بارگاہِ نبوی:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآؤُكَ

قطعہ اشعار باعثِ سکون وقرار

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهٗ

فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

نَفْسِيْ الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ

فِيْهِ الْعِفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

خوش نصیب اعرابی بقول حضرت علی رضی اللہ عنہما: حضرت امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کے وصال کے تین دن بعد آیا اور اپنے آپ کو قبر پر گرایا (خود کو قربان کرنے لگا) اور خاک پاک سر پر ڈالتا تھا اور عرض کرتا تھا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ فَسَمِعْنَا قَوْلَكَ وَرعيت عَنِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَمَا وَعينا عَنْكَ وَكَانَ فِيْمَا اَنْزَلَ عَلَيْكَ۔ یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ آپ نے خدا سے سنا وہ ہم نے آپ سے سنا ہے۔ جو نازل ہوا آپ پر یعنی اللہ فرماتا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (پارہ ۵، سورہ النساء)

اور میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ وجئت تستغفر لی فنودی من القبر انہ قد غفرلک آپ کی بارگاہ میں آ گیا ہوں۔ آپ میرے واسطے استغفار فرمائیں۔ قبر مبارک سے آواز آئی تحقیق تیرے گناہ بخش دیے گئے ہیں، (جذب القلوب الی دیار المحبوب از

شیخ محقق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بحوالہ حافظ عبداللہ فی کتاب مصباح الظلام' وفاء الوفاء جلد۳،ص ۱۳۶۱، علامہ سمہودی متوفی ۹۱۱ء الحاوی للفتاوی جلد۲،ص ۳۹۱، معاف القرآن از مفتی محمد شفیع دارالعلوم دیوبند جلد۲،ص ۴۵۸، الجواہر المنظم ص ۵۱، علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ، تسکین الصدور محمد سرفراز دیوبندی بحوالہ تحریرات حدیث مولوی حسین علی ۲۵۶)

منبع جود و کرم: قارئین کرام! اس مذکورہ آیہ کریمہ کی تفسیر میں دوسرا ایمان افروز باطل سوز واقعہ خوش نصیب اعرابی بقول محمد بن حرب ہلالی رضی اللہ عنہما کا مشہور و معروف ہے۔ چاروں مذاہب پر لکھی جانے والے حج کے طریقہ کی کتابوں میں لکھا گیا ہے۔ مسلمہ علماء میں سے کسی نے بھی اس کو رد نہ کیا بلکہ اس عمل کو مستحسن قرار دیا۔ محدثین و مورخین و مفسرین نے اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔ یعنی حضرت محمد بن حرب ہلالی متوفی ۲۲۸ھ (عتبی) بیان کرتے ہیں۔ میں دورانِ حاضری روضہ مبارک کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک اعرابی آیا اور عرض کی: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه۔ اور زیارت کرنے کے بعد عرض کرنے لگا: يَا خَيْرَ الرُّسل اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ عَلَيْكَ كِتَابًا صَادِقًا قَالَ فِيْه۔

یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر نازل شدہ سچی کتاب قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

میں آپ کے حضور حاضر ہو گیا ہوں' گناہ کی استغفار چاہیئے اور آپ کی شفاعت حاصل کرنے۔ پھر اس نے رو کر چند اشعار پڑھے:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهٗ

فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ
فِیْہِ الْعِفَافُ وَ فِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَم

یعنی اے بہترین ہستی جو پردہ فرما ہیں ہموار زمین میں، پس جن کی ہڈیاں جسم مبارک کی خوشبو مبارک سے زمین ہموار و پست بھی خوشبودار ہو گئی۔ میری جان اس روضہ (قبر) پر قربان ہو جس میں آپ تشریف فرما ہیں۔ اس میں پارسائی ہے اور اس میں جود و کرم ہے۔ پھر "انصرف" چلا گیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضور اکرم (ﷺ) کو خواب میں دیکھا۔ فرماتے ہیں اس آنے والے اعرابی کے پاس جا اور کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے میری شفاعت سے اس کی مغفرت فرما دی ہے۔

الحق الرجل و بشره بان اللّٰہ غفرله بشفاعتی۔

(جذب القلوب ص ۲۲۳، اُردو، وفاء الوفاء جلد ۳، ص ۱۳۶۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ بہت سے آئمہ اعلام نے اسانید معتبرہ صحیحہ سے اس کو روایت کیا ہے۔ حوالہ مذکورہ، الاذکار ص ۲۰۵، امام نووی شارح مسلم، صاحب وفا، شیخ سمہودی فرماتے ہیں نقلها جماعة من الائمه۔ (جماعت آئمہ نے اس کو نقل کیا ہے) اور یہ مشہور ہے: المصنفون فی المناسک من جمیع المذاہب واتحسنوھا وذکرھا ابن عساکر فی تاریخہ وابن جوزی فی سیر الغرام الساکن (عتبی و ہلالی دونوں سندیں ہیں) حوالہ مذکورہ وفا جلد ۳، ص ۱۳۶۰، تفسیر ابن کثیر زیر آیت مذکورہ جلد اوّل ص ۵۲۰، تفسیر مدارک، ظفر احمد عثمانی، اعلاء السنن جلد ۱، ص ۴۹۴، تفسیر معارف القرآن، مفتی محمد شفیع دیوبندی جلد ۲، ص ۴۶۰، نشر الطیب ص ۳۰۳، مولوی اشرفعلی تھانوی بحوالہ ابن عساکر و ابن جوزی و مواہب، دیوبندیوں کے تھانوی صاحب لکھتے ہیں: ابن

حرب ہلالی کی وفات ۲۲۸ھ میں ہوئی۔ یہ زمانہ خیر القرون کا تھا اور کسی سے اس وقت
نکیر وانکار منقول نہیں۔ پس حجت (دلیل) بن گیا ہوگیا۔ (نشر الطیب ص ۳۰۳، فضائل
حج مولوی محمد زکریا سہانپوری ص ۱۰۷، بحوالہ ابن عساکر شفاء السقام، تسکین الصدور ص
۳۶۴، بحوالہ المواہب مع الزرقانی جلد ۸، ص ۳۰۶)

مواجہہ شریف: کی طرف روضہ مبارکہ کی جالیوں کے ستون پُرسکون پر اشعار مذکور
جالیوں کے ستون مابرکہ پر اُبھرے ہوئے سنہری حروف میں اس ایمان افروز واقعہ کا
ثبوت آج بھی موجود ہیں یعنی باب البقیع سے حاضر ہوں تو مواجہہ شریف کی مبارک
جالیوں کے چار ستونوں کی بغور زیارت کریں تو آپ کو بھی حضرت اعرابی کا یہ نذرانہ
عقیدت روضہ مبارک کی زیارت کرتے پڑھنے کا شرف نصیب ہوگا۔ الحمد للہ ناچیز کو
متعدد بار حضرت اعرابی کے اشعار کی دوران حاضری زیارت ہوئی اور پڑھنے بھی نصیب
ہوئے۔ مولیٰ کریم طفیل نبی کریم (ﷺ) سب کو نصیب کرے۔ اسی طرح اگر باب
جبرائیل سے حاضر ہوں تو قدمین الشریفین کی موجود جالی مبارکہ کے دروازہ مبارکہ کے
تالہ شریف کی پٹی جو چھ انچ لمبی ہے۔ اُس پر قصیدہ بردہ شریف کے ایمان افروز اشعار
نقل ہیں۔

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِىْ تُرْجَى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

آہ! مقدس تحریرات کو مٹا دیا گیا

محتشم قارئین! آپ گذشتہ سطور میں حجرہ الشریفہ کے جانب مواجہۃ الکریمہ کی جالیوں
کے چار ستونوں پر لکھے ہوئے استغاثہ پر مبنی فدائیہ وندائیہ اشعار پڑھ چکے ہیں مز

روضہ پاک کی سبز سنہری جالیوں پر حرف ''یا'' سے شروع ہونے والے نیز وسیلہ سے مشتمل خوبصورت خطاطی میں لکھے ہوئے اشعار پڑھئے اور ایمان تازہ کیجئے۔

ہجری ۱۱۹۱ھ میں سلطان عبدالحمید خان کی لکھی ہوئی نعت کے نو اشعار حجرہ مطہرہ کے باہر نہایت ہی خوبصورت خطاطی میں لکھے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں، جن کا ذکر جناب ابراہیم راحت پاشا نے کتاب مراۃ الحرمین کے صفحہ ۴۷۵ پر کیا ہے۔ خیال رہے کہ پندرہ اشعار عربیہ پر مشتمل یہ پورا قصیدہ کا شانہ اقدس پر نہایت ہی خوشخطی سے سبز جالیوں کے اوپر والی جگہ پر لکھا گیا تھا مگر سعودی حکومت نے کئی اشعار کو سیمنٹ کر کے حذف کر دیا ہے مگر ان کی بھونڈی و بے ادبانہ کاروائی آج بھی نمایاں نظر آتی ہے۔ چند اشعار پُر انوار نجدی دست برد سے بچ گئے ہیں جو آج بھی نظر آتے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں یعنی حجرہ شریف کے جانب مغرب ملاحظہ کریں۔

یا من یقوم مقام الحمد منفردا

للحواد الفرد لم یولد ولم یلد

یامن تلجرت الانهار بسابعة

من اصبعه فروی الجیش ذی العدد

معلوم ہوا یا رسول اللہ پکارنے و لکھنے کا مسلک صدیوں سے چلا آرہا ہے۔

قارئین کرام! جیسا کہ آپ پڑھ آئے ہیں کہ سعودی نجدی حکومت نے اپنے مسلکی مزاج پر بوجھ سمجھ کر کئی اشعار کو مٹا دیا کچھ اس طرح زیارت با سعادت وشفاعت کی بشارت سنانے والی روح پرور حدیث شریف: ''قال رسول الله من زار قبری وجبت له شفاعتی'' روضہ اقدس کی دیوار مبارک پر جاذب نظر موٹے حروف میں نقش تھی، جس کی متعدد زائرین کے علاوہ مبلغ اسلام مجاہد ملت فضیلۃ الشیخ مرشدی قبلہ الحاج مفتی ابوداؤد

محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کی نظری گواہی موجود ہے۔مگر آہ! اب اس فرمان عالیشان کے نشان کو بھی مٹا دیا گیا ہے۔جس کا حوالہ انہی کے ہم نظریہ وحمایتی مصنف نے لکھا ہے۔پڑھیے لکھا ہے ''ریاض الجنۃ کے ساتھ محراب والی گزرگاہ کے اوپر کمان نما آہنی (پیتل نما گولڈن کلر کی) تختی پر جانب شمال ریاض الجنۃ والی سمت یہ حدیث شریف لکھی ہوئی ہے۔

ما بين بيتی و منبری روضة من رياض الجنة اوراسی تختی پر جانب جنوب سمت قبلہ ''من زار قبری وجبت له شفاعتی''

ترجمہ: ''جس نے میری وفات کے بعد زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی ہے''۔جسے مٹا دیا گیا ہے۔

(حوالہ کامل تاریخ المدینۃ المنورہ ص ۴۲۰، از محمد عبد المعبود)

محترم قارئین! مذکورہ مصنف دیوبندی وہابی نے آخر الذکر حدیث کے نہ ہونے کا ذکر کیا ہے۔مگر حدیث دوم ''من زار قبری الخ۔کی تحریر موجودہ ہونے کا بیان لکھا ہے جبکہ اب اُسے بھی مٹا دیا گیا ہے۔جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے کیونکہ جو ارشادات مبارکہ نجدی سعودی مکتبہ فکر سے متصادم ہوتے ہیں اور اُنکے علماء کی مسلکی طبع نازک پر گراں گزرتے تھے اور انہیں اپنے نجدی مسلک کے محل کی کچی دیواریں گرتی ملتی نظر آتی تھیں تو (ایسی تحریرات کو) سیمنٹ لگا کر اور رنگ وغیرہ چڑھا کر بھونڈے طریقے سے حذف کر دیتے ہیں۔(معاذ اللہ)

خدا محفوظ رکھے ہر اک بلا سے...... خصوصاً وہابیت کی اس وباء سے

تاجدارِ مدینہ ﷺ کے اوّل مدنی میزبان

حضرت ابوایوب انصاری کا عقیدہ:

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مبارکہ میں پہلے بے نقاب حاضر ہونا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دفن ہونے کے بعد پردہ کرنا ◈ بارش کی طلب کیلئے حضرات صحابہ کرام کو قبر انور پر جانے کا فرمانا۔ ◈ حضرت بلال بن حارث صحابی کا بارش کیلئے یوں عرض کرنا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِسْتَسْقِ لِاُمَّتِکَ الخ۔ آپ کا اُمتی کو سلام کا جواب عنایت فرمانا۔

حاصل کلام: صفحہ ۲۳ سے صفحہ ۲۷ تک کے تمام واقعات کا ظاہر ہونا اور گذشتہ صفحات کی روایات کو محدثین ومفسرین کا متواتر نقل کرتے آنا اسی حقیقت کی ترجمانی ہے کہ اسی عقیدہ پر غلامان حاضر ہوتے تھے کہ آپ زندہ ہیں اور منبع فیوض وکرم ہیں نہ کہ وہابیہ کی طرح مر کر مٹی میں ملنے والے سمجھنا اور پتھر بت وغیرہ کا عقیدہ رکھنا۔ (معاذ اللہ)

ملاحظہ کریں (تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل حاشیہ شرح الصدور محمد بن عبدالوہاب)

بہرحال اب اسی سلسلہ میں سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز عقیدہ پیش کیا جاتا ہے۔

اَقْبَلَ مَرْوَانُ یَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْھَهٗ عَلَى الْقَبْرِ فَاَخَذَ بِرَقَبَتِهٖ وَقَالَ اَتَدْرِیْ مَاتَصْنَعُ قَالَ نَعَمْ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِ فَاِذَا ھُوَ اَبُوْاَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰتِ الْحَجَرَ۔

ترجمہ: ایک دن مروان آیا اس نے قبر انور پر ایک شخص کو اپنا چہرہ رکھے ہوئے دیکھا۔ مروان نے اُس شخص کو گردن سے پکڑ کر کہا کچھ معلوم ہے کیا کر رہے ہو؟ اُس شخص نے

فرمایا: ہاں مجھے خوب معلوم ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں اور وہ شخص حضرت ابوایوب انصاری
مشہور صحابی تھے۔ فرمانے لگے کہ جناب ہاں میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا
ہوں، کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔ (مسند امام احمد جلد ۵، ص ۴۲۲، مجمع الزوائد جلد ۴، ص ۵
مستدرک مع تلخیص ص ۵۱۵، جلد ۴، وفاء الوفاء جلد ۴ ص ۱۳۵)

حضرات صحابہ کرام کا عقیدہ: آپ نے گذشتہ صفحات میں کتاب وسنت وعمل
صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی روشنی میں زیر بحث مسئلہ استمداد وفی جواز المدد یا رسول اللہ ﷺ کو
پڑھ لیا ہے یعنی باذن اللہ محبوبانِ خدا مخلوقِ خدا کی مدد کر سکتے ہیں۔ لہٰذا مخالف کو
بجائے انکار کے مبنی بر حقیقت مسلک حق اہلسنت کو قبول کرنا چاہیئے کیونکہ رسول اللہ
ﷺ کا فرمان ہے:

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُومِ فَبِاَیِّھِمْ اِقْتَدَیْتُم اِھْتَدَیْتُمْ (مشکوٰۃ ص ۵۵۴)

میرے صحابہ (آسمان ہدایت کے) ستاروں کی مانند ہیں تم لوگ اُن میں سے
جس کے پیچھے بھی چلو گے ہدایت پاؤ گے۔ نیز فرمایا "تم پر میری اور میرے خلفاء کرام کی
سنت لازم ہے"۔ (ابوداؤد جلد ۲)

اب اگر ہدایت چاہنے والا بنظر انصاف غور کرے گا تو انشاء اللہ ضرور یہ چند
صفحات کے معتبر و مستند متعدد حوالہ جات ایک مخلص مسلمان کیلئے مشعل راہ ثابت ہوں
گے۔ اس کے علاوہ اور بھی حوالہ جات ہیں۔ اختصار کے پیش نظر انہی پر اکتفا کیا ہے۔
فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (پارہ ۱۵، سورہ کہف)

عقل منداں نوں اشارہ کافی لوڑ نہیں دفتری
بے ادباں نوں اثر نہ کردی پند نبی سروری (ﷺ)

صداقت مسلک اہلسنّت وجماعت سچے واقعات کی روشنی میں

(۱) حکیم غلام محمد نے فرمایا: مولوی غلام رسول صاحب ہم حکام کی باز پرس سے تنگ آگئے ہیں۔ بہتر ہے کہ ہم یہاں سے چلے جائیں تو جواب میں فرمایا بھائی میں مجبور ہوں۔ یہاں سے نہیں جاؤں گا کیونکہ ایک دن ایک شخص نے مجھے آکر کہا تھا۔ میرے ساتھ چلو تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر بلاتے ہیں جب میں اس کے ساتھ گیا تو گاؤں سے باہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام کیا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مسجد میں لے آئے اور مجھے منبر پر بٹھایا اور فرمایا وعظ کیا کرو۔ تمہاری یہی جائے بودوباش ہے۔ بھائی میں تو مامور ہوں کیسے اس جگہ کو چھوڑ سکتا ہوں (قلعہ میاں سنگھ کو) سوانح حیات مولانا غلام رسول ص ۱۴۱، مصنفہ عبدالقادر خلف اکبر مولانا غلام رسول متوفی ۱۲۹۰ھ کرامت نمبر ۵۰)

(۲) عارف جامی رحمۃ اللہ علیہ: زمجوری برآمد جان عالم

ترحم یا نبی اللہ ترحم (صلی اللہ علیہ وسلم)

جب مولانا عبدالرحمٰن جامی نے حاضری روضہ مبارکہ کا سفر شروع کیا تو خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر مکہ کو فرمایا کہ اس (جامی) کو مدینہ نہ آنے دیں۔ یہ تین بار فرمایا: آخری بار فرمایا یہ میری قبر پر کھڑے ہوکر ایک نعت (استغاثہ) پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کیلئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہوگا۔

(تبلیغی نصاب باب فضائل درود شریف ص ۱۲۲، ناشران قرآن لمیٹڈ لاہور۔ از مولوی زکریا دیوبندی سہارنپوری)

(۳) ہر طرف نور کا سماں: قاری محمد یوسف صاحب آف کولوتارڑ نے ۱۳ ربیع الاول

۱۴۰۷ھ کو خواب دیکھا کہ عظیم الشان 'غوثیہ کانفرنس'' کا اسٹیج و پنڈال سجا ہوا ہے۔
خوشبوئیں بکھری ہوئی ہیں۔ روشنی اس قدر ہے کہ حد نگاہ تک نور کا سماں ہے۔ یکا یک
اسٹیج پر آقا دو عالم (ﷺ) تشریف لائے جبکہ آپ کے ساتھ بائیں جانب حضرت
علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب نگران ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' بھی ہیں۔ خیال
رہے صاحب خواب نے یہ بھی بیان فرمایا کہ پروگرام کا جو اشتہار چھپا ہوا نظر آیا۔ اس پر
(مجاہد ملت شہید اہلسنت) مولانا محمد اکرم رضوی صاحب' مولانا محمد عبدالجلیل صاحب'
مولانا باغ علی کے نام درج ہیں۔ (رضائے مصطفےٰ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۷ھ)

(۴) مجاہد ملت کا لقب: مجاہد ملت مولانا محمد اکرم رضوی (کامونکی والے) نے
میدانِ تبلیغ میں قدم رکھتے ہی ایک بڑا مقدس خواب دیکھا کہ گوجرانوالہ سے متصل
قصبہ علی پور روڈ گوندلانوالہ کی مرکزی جامع مسجد اہلسنت و جماعت (جہاں اب راقم
الحروف کو خدمت کا موقع ملا ہے) میں ایک نجدی کو بے وقت اذان دینے پر اٹھا کر باہر
پھینک دیا۔ تو وہ نجدی یا پولیس المدد کہتے ہوئے نکلا اور پولیس آگئی (بقول علامہ مرحوم
کے) مجھے ہتھکڑی لگا کر گرفتار کر لیا اور ایک کوٹھی کے تہہ خانہ میں لے گئے۔

جب مولانا وہاں پہنچے تو وہاں ہر طرف نور ہی نور تھا۔ وہاں رسول اللہ ﷺ جلوہ
افروز تھے۔ حضور ایک طرف محدث اعظم پاکستان علامہ محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور
دوسری طرف پیر طریقت' رہبر شریعت' نباض قوم' فضیلۃ الشیخ مرشدی الحاج ابوداؤد
محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ حاضر بارگاہ ہیں۔

اسی اثناء میں حضور (ﷺ) نے مولانا محمد سردار احمد صاحب کو فرمایا: مولانا
انہیں (محمد اکرم رضوی کو) تھپکی دیں۔ یہ مجاہد ملت ہیں۔ (اوکمال قال علیہ السلام)

اس نورانی خواب کے دوسرے ہی دن گوجرانوالہ کے بزرگ عالم دین حضرت مولانا محمد اسماعیل نقشبندی علیہ الرحمۃ سے ملاقات ہوئی۔ سلام دعا کے بعد فوراً عجیب پُر کیف انداز میں فرمایا ''او مجاہد ملت سناؤ کیا حال ہے'' اس کے بعد جب بھی ملاقات ہوتی مجاہد ملت ہی فرماتے۔

کرم بالائے کرم: مولانا مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ ''فخر سے نہیں کہتا عجز سے کہتا ہوں۔ مجھے حضور پاک ﷺ کی حدیث یاد آتی ہے کہ آپ نے فرمایا ''من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظہ'' مجھے خواب میں دیکھنے والا بیداری کی حالت میں بھی میرے دیدار سے مشرف ہوگا۔ (شہید اہلسنت کی ڈائری)

میرا پکا ایمان ہے رضوی تم اس وقت تک نہیں مروگے جب تک جاگتے ہوئے تجھے حضور پاک (ﷺ) کی زیارت نہ ہو جائے۔ چنانچہ مولانا مرحوم کو چار مرتبہ حرمین طیبین کی حاضری بھی نصیب ہوئی اور شہادت سے چھ ماہ قبل بیداری میں بھی رسول اللہ ﷺ نے اپنے جانثار کو اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔ جیسا کہ مولانا مرحوم کی ڈائری ۱۹۹۴ء میں واضح طور پر لکھا ہوا پایا گیا۔ (سوانح شہید اہلسنت مرتبہ پاسبان مسلک رضا فضیلۃ الشیخ مرشدی علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی، گوجرانوالہ)

(۵) ڈیوٹی کا تقرر نامہ: بابا غلام رسول نے بتایا کہ میری خواہش تھی کہ اپنی تمام زندگی رسول اللہ ﷺ کے مزار مقدس کی خدمت کرتے جھاڑتے گزارے۔ اسی تمنا میں دن رات اور درود شریف پڑھتا رہتا۔ آخر ایک رات حضرت رسول پاک ﷺ کی زیارت ہوئی اور فرمایا اسماعیل غزنوی سے کہو کہ وہ تمہیں میرے پاس لے آئے ......

جب یہ خبر مولانا اسماعیل وہابی کو سنائی گئی تو بڑے خوش ہوئے۔ پھر وہ (سعودی اثر و

رسوخ کے باعث) مجھے شاہی مہمان کی حیثیت سے ساتھ لے گئے اور حج کے بعد مزار مقدس پر صفائی کی ڈیوٹی کیلئے تقرر نامہ میرے سپرد کیا۔ اس دن سے میں حاضر ہوں۔ (ملخصاً)

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۲۔۷۔۹۸ء بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ شمارہ ماہ اگست ۹۸ء)

(۶) لاڑکانہ میں عجیب وغریب مناظرہ کا یادگار تاریخی واقعہ:

لاڑکانہ موضع وارہ میں ۱۱ فروری بدھ کے روز دو افراد میں اس بات پر مناظرہ ہو گیا کہ حضور اکرم ﷺ حاضر وناظر اور نبی مختار ہیں، جس پر ایک شخص نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا۔ دونوں دیہاتیوں میں یہ شرط لگ گئی کہ آگ میں کود جاتے ہیں جو سچا ہوگا وہ آگ سے محفوظ رہے گا۔ چنانچہ محمد پناہ نامی شخص حضور علیہ السلام پر درود وسلام پڑھتا ہوا دوسرے شخص کے ساتھ آگ میں کود پڑا تاہم خدا کی قدرت اور درود پاک کی برکت سے محمد پناہ صحیح سلامت رہا جبکہ نبی پاک ﷺ کو حاضر وناظر نہ ماننے والا دیہاتی ہارون بُری طرح جھلس گیا جسے ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ سینکڑوں افراد نے یہ منظر دیکھا اور ان پر رقت طاری ہو گئی۔ (روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی ۱۴ فروری ۹۸ء)

لاڑکانہ موضع وارہ میں بدھ کے روز دو افراد میں اس بات پر مناظرہ ہو گیا کہ حضور اکرم ﷺ حاضر وناظر اور نبی مختار ہیں۔ جس پر ایک شخص نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا۔ دونوں میں یہ شرط پڑی کہ آگ لگا کر اس میں کود جاتے ہیں جو سچا ہوگا وہ آگ سے محفوظ رہے گا۔ چنانچہ محمد پناہ نامی شخص حضور علیہ السلام پر درود وسلام پڑھتا ہوا دوسرے شخص کے ساتھ آگ میں کود پڑا۔ تاہم خدا کی قدرت اور درود پاک کی برکت سے محمد پناہ صحیح سلامت رہا جبکہ نبی پاک وحاضر وناظر نہ ماننے والا دیہاتی ہارون بُری طرح جھلس گیا جسے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ سینکڑوں لوگوں نے اس منظر کو دیکھا اور

ان پر رقت طاری ہوگئی''۔ (روزنامہ جرأت، کراچی ۱۳ فروری ۹۸ء، بحوالہ ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' گوجرانوالہ شمارہ مارچ ۹۸ء)

(۷) قہر خداوندی کی زد میں: حافظ آباد (نمائندہ سماج) لاڑکانہ کے محمد ہارون کے آگ میں جھلسنے کے بعد حافظ آباد کے نواحی قصبہ چک چٹھہ میں حیرت انگیز اور سچا واقعہ نبی کریم ﷺ کے علم غیب، حاضر و ناظر اور درود و سلام کے انکاری ہونے پر گذشتہ روز یہاں حافظ آباد کے نواحی قصبہ چک چٹھہ میں ایک خطیب قہر خداوندی کی زد میں آگیا۔

تفصیلات کے مطابق دو ماہ قبل لاڑکانہ میں محمد پناہ اور ہارون نامی اشخاص میں انہیں مسائل پر تکرار ہوگئی جس کے نتیجے میں انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ آؤ آگ میں چھلانگ لگاتے ہیں جو حق پر ہوگا وہ محفوظ رہے گا۔ چنانچہ عینی شاہدوں کے مطابق محمد پناہ اور ہارون نے آگ میں چھلانگ لگادی جس کے نتیجہ میں محمد پناہ محفوظ اور سلامت رہا جبکہ ہارون (دیوبندی) نامی شخص آگ میں بُری طرح جھلس گیا جسے بعدازاں ہسپتال میں داخل کروادیا گیا۔ اس واقعہ کی خبریں قومی اخبارات کے صفحات میں شہ سرخیوں سے شائع ہوئیں۔ گذشتہ دنوں علماء کرام کی دعوت پر محمد پناہ حافظ آباد اور گوجرانوالہ تشریف لائے تو انہوں نے علماء کرام کی موجودگی میں اس سچے واقعہ کو خود بخود سنایا۔ محمد پناہ کی زبانی یہ واقعہ سن کر حافظ آباد کے قریب چک چٹھہ میں مولوی محمد سلیم نے دوران تقریر نبی کریم ﷺ کی عظمت بیان کرتے ہوئے یہ واقعہ سنایا، جس پر مخالف مسلک کے مولوی اور جامعہ فاروقیہ چک چٹھہ کے مدرس حافظ محمد ابوبکر نے دوران جمعۃ المبارک خطاب کرتے ہوئے کہا کہ محمد پناہ والا واقعہ جھوٹ کا پلندہ ہے۔ میں خود نبی کریم ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے، علم غیب اور درود و سلام کا انکاری ہوں، مجھ پر قہر خداوندی نازل ہوتو

مانوں۔ عینی شاہدوں کے مطابق اس خطاب کے ٹھیک تین گھنٹے بعد مذکورہ مدرس حافظ محمد ابوبکر فالج کے مرض میں مبتلا ہو کر بستر مرگ پر لگ گیا۔ اس واقعہ کی تصدیق درجنوں افراد نے بھی کی ہے۔ (روزنامہ ''سماج'' گوجرانوالہ ۱۶ ذوالحجہ ۱۴۱۸ھ اپریل ۹۸ء)

(۷) کامونکی ایک سچا واقعہ:

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی فریاد کرے دل سے

بتاریخ ۲۷ ربیع الاوّل مطابق ۱۲ جولائی ۹۹ء بروز پیر غلہ منڈی کامونکے میں میلاد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا نصب شدہ دروازہ جو شدید آندھی سے اکھڑ کر وہاں سے گزرتے ہوئے ایک عاشق رسول جناب محمد یونس پر گر پڑا اور اس سے محمد یونس کو شدید ضرب آئی۔ لہٰذا انہیں فوراً کامونکے ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں ان کا ایکسرے لیا گیا پھر الٹرا ساؤنڈ بھی کیا گیا۔ ڈاکٹروں نے اطلاع دی کہ ایکسرے رپورٹ کے مطابق اس کا ''کولہا'' بے کار ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس کی جان بچانے کیلئے اس کا فوری آپریشن ضروری ہے۔ اسی اثناء میں محمد یونس کے استاد اور دیگر رفقاء نے آپریشن کیلئے متعلقہ ادویات بھی مہیا کیں اور ہسپتال کے ماہر سرجن آپریشن کی مکمل تیاری کر کے باہم مشورہ کیلئے آپریشن تھیٹر سے ملحقہ کمرے میں بھی چلے گئے جبکہ محمد یونس تن تنہا آپریشن روم میں حضور رحمۃ للعالمین کے حضور اس انداز سے فریاد کر رہا تھا۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ میرے آقا و مولیٰ ہیں' رحمت دو عالم اور محبوب خدا ہیں۔ آپ احمد مجتبیٰ اور محمد مصطفٰے ہیں اور میں آپ کا غلام ہوں۔ یہ جو دروازہ میرے اوپر گرا میلاد شریف کے روز تزئین و آرائش کیلئے لگایا گیا تھا۔ اگرچہ یہ اتفاقاً گرا تھا مگر میلاد شریف کے منکرین طعنے دے رہے ہیں۔ یارسول اللہ...... لاکھوں کروڑوں کی بگڑی بنانے والے آقا' میری بھی بگڑی بنا دیجئے۔ آپ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کو نور

بصارت (آنکھ) دوبارہ عطا کی۔ پھر حبیب یمنی کی بیٹی کو مکہ مکرمہ میں بیٹھ کر نہ صرف صحت بلکہ دولت ایمان سے سرفراز فرمایا۔ حضرت امام ابوبصیری علیہ الرحمۃ کو فالج سے صحت بخش دی۔ یا رسول اللہ! مجھ غریب غلام پر بھی نظر کرم فرمایئے' میرے آقا آپ جیا س کوئی طبیب نہیں اور مجھ جیسا کوئی غریب نہیں کون سا ایسا کام ہے جو ڈاکٹر کر سکتے ہیں اور آپ نہیں کر سکتے''۔

بس...... اتنا عرض کرنے کی دیر تھی کہ آقائے دو جہاں ﷺ نے کام فرمایا۔ چند منٹ کے بعد جب سرجن حضرات آپریشن تھیٹر آئے تو یہ ماجرا دیکھ کر حیران رہ گئے کہ جو شخص چند منٹ پہلے شدت درد سے بے چین تھا' کروٹ بدلنا بھی اس کیلئے ناممکن تھا۔ اب وہ خود بخود اُٹھ کر چارپائی پر بیٹھا مسکرا رہا تھا۔ جب ڈاکٹروں نے اس ماجرا کی حقیقت دریافت کی تو عاشق رسول محمد یونس کہنے لگا:

''میرے طبیب' اللہ کے حبیب ﷺ نے میرا علاج کر دیا ہے۔ الحمدللہ اب میں بالکل ٹھیک ہوں' آپریشن کی کوئی ضرورت نہیں''۔

برادران اسلام: محمد یونس کے رفقاء کہتے ہیں محمد یونس نے خود اُٹھ کر دروازہ کھولا اور تمام دوائیاں واپس کر کے خود پیدل چل کر تانگے تک آیا اور تانگے میں سوار ہو کر گھر پہنچا اور الحمدللہ اس وقت وہ بغیر کسی دوا کے خیر و عافیت سے ہے۔

(از: ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ شمارہ ستمبر ۱۹۹۹ء)

(۹) روحانی امداد ملنے پر اسلام قبول کر لیا: ''میں محمد ناصر (سابق ولیم ناصر کرسچن) خلفیہ بیان کرتا ہوں کہ یہ سچا واقعہ اور ایک حقیقت ہے۔ میں نے اس وقت دین اسلام قبول کرنے کا ارادہ کر لیا جب میں ایک سفر میں راہزنوں کے زد میں تھا۔

قریب تھا کہ وہ مجھے لوٹ کر قتل بھی کر دیتے مگر میں نے اللہ کے سچے اور آخری نبی و رسول محمد رسول اللہ (ﷺ) کو مدد کیلئے پکارا کہ یارسول اللہ میری مدد کیجئے۔ چنانچہ اسی وقت میری روحانی طور پر مدد کر دی گئی یعنی ایک سفید پوش شخصیت نے مجھے آگ چلنے کو اشارہ کیا' میں محفوظ بچ کر نکل گیا۔ پھر اس کے بعد میں نے خطیب اسلام قاری محمد یوسف سیالوی صاحب (آف شیخوپورہ) کے پاس حاضر ہو کر مع اہل وعیال کلمہ شریف پڑھ کر دین اسلام کو سچے دل سے قبول کر لیا"۔

(۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۰ھ یکم اکتوبر ۱۹۹۹ء بروز جمعہ)

محمد ناصر بھٹی آف شیخوپورہ شہر

بیان حلفیہ بلفظہٖ بمقام جامع مسجد حنفیہ اہلسنّت و جماعت گوندلانوالہ گوجرانوالہ کے ہاں محفوظ ہے۔

(۱۰) آدھا کٹا ہوا شخص کلمہ طیبہ اور درود کی برکت سے زندہ رہا: لالہ موسیٰ (نامہ نگار) کلمہ طیبہ اور درود پاک کا معجزہ۔ دعوت اسلامی کے کارکن کا ٹریفک حادثہ میں آدھا دھڑ کٹ جانے کے باوجود بلند آواز سے درود پاک کا ورد کرتا رہا۔ عزیز بھٹی شہید ہسپتال کے ڈاکٹر ورطہ حیرت میں مبتلا رہے۔ زخمی کلمہ طیبہ اور درود پاک کا ورد کرتے ہوئے اللہ کو پیارا ہو گیا۔ گذشتہ روز دعوت اسلامی لالہ موسیٰ کا کارکن محمد منیر جی ٹی روڈ پار کر رہا تھا کہ ایک تیز رفتار ٹرک کی زد میں آ کر کچلا گیا' جس سے اس کا آدھا دھڑ کٹ گیا مگر اس نے شدید زخمی حالت کے باوجود بلند آواز سے کلمہ طیبہ اور درود پاک کا مسلسل ورد جاری رکھا۔ جسے فوری طور پر عزیز بھٹی شہید ہسپتال پہنچایا گیا۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ حادثہ میں آدھا دھڑ کٹ جانے کے باوجود محمد منیر لالہ موسیٰ سے گجرات تک کلمہ

طیبہ اور درود پاک کا مسلسل ورد کرتے اپنے اللہ کو پیارا ہو گیا۔ مرحوم کو سینکڑوں سوگواروں کی موجودگی میں محلہ اسلام پورہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

(روزنامہ ''صحافت'' لاہور، روزنامہ ''پاکستان'' لاہور ۱۶ جولائی ۱۹۹۹ء)

(بشکریہ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ)

(۱۱) **آہ! مطوعہ کی ضد:** طالب شفاعت واستعانت وسیلہ کی بے شمار روایات از صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتب احادیث مبارکہ میں موجود ہیں لیکن کیا کیا جائے کہ جو اپنی ضد اور ہٹ دھرمی میں رٹ لگائے جائے کہ شفاعت اور وسیلہ حرام اور شرک ہے بلکہ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ حجاج کرام جب دور دراز کے سفر کے ساتھ ہزاروں روپے خرچ کر کے دولت عشق لے کر دربار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے ہیں تو ان کو ہر زبان میں ترجمہ کر کے کتابچے تقسیم کیے جاتے ہیں۔ جن میں تلقین کی جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور سے دنیا میں شفاعت کا طلب کرنا ہرگز جائز نہیں ہے، یہ شرک ہے۔

راقم الحروف فقیر نے دوران حاضری مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ ایسے کتابچے متعدد مساجد میں پڑے دیکھے۔ نیز تقسیم ہوتے بھی دیکھے۔ عجب یہ ہے کہ لاکھوں مستند ومعتبر دلائل سنانے ودکھانے کے باوجود وہ لوگ نہیں مانتے بلکہ عرش علیٰ سے اعلیٰ میٹھے نبی کا روضہ مبارکہ کے قریب نجدی ملازم کو بے ادبانہ انداز وخشک دلی کا اظہار کرتے بھی دیکھا۔ ایک رات نماز عشاء ادا کرنے کے بعد حرم شریف میں چھتریوں والے برآمدہ میں حاضر تھا۔ مدنی رات تھی، رحمت کی برسات تھی، میری جان قربان عالیشان گنبد خضراء کے سامنے حسین نظاروں میں گم تھا۔ قلبی سکون تھا، ہاتھ اُٹھے ہوئے تھے۔ قلب وسر، سر سوئے روضہ جھکا ہوا تھا۔ آنسوؤں کا وضو نصیب تھا، سامنے روضۂ حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) تھا۔

کچھ دیر کے بعد مولوی مطوعہ قریب آیا۔ اس نے ہاتھ نیچے کرنے کو کہا۔ ساتھ ہی نجدی عقائد کا اظہار کرنے لگا کہ روضہ مبارک کی طرف چہرہ کر کے ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنا جائز نہیں۔ حالانکہ یہ امر شاہد ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم نبی کریم ﷺ کے مزار پر قبلہ کی جانب سے آؤ اور قبلہ کو پیٹھ کر کے قبر انور کی طرف چہرہ کر کے سلام عرض کرو۔ (سند امام اعظم) بہر حال اس کے بار بار بولنے پر ناچیز نے اُسے حکم پروردگار سنایا۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (پارہ ۵، سورہ النساء)

یعنی اس آیہ کریمہ میں بارگاہ رسول کریم میں حاضری کا حکم ہے اور رسول کریم ﷺ کا اُمت کیلئے دعا کرنے کا ذکر ہے۔ گویا شفاعت مصطفےٰ کریم ﷺ فرمانے پر ہی اُمتی کی توبہ قبول ہوگی اور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم کرنے والا پائے گا۔

مجرم بلائے آئے ہیں ''جاؤک'' ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے
بد ہیں مگر انہی کے ہیں باغی نہیں ہیں ہم
نجدی نہیں کہ اس کو یہ منزل خطر کی ہے

نیز میں نے یہ بھی کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

فَقَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ

(مشکوٰۃ ص ۳۸۵)

فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) میں اللہ اور رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں۔ مگر اپنی ہٹ دھرمی پر قائم تھا۔

(۱۲) جنت البقیع میں مکالمہ: اسی طرح ایک دن جنت البقیع قبرستان میں ہاتھ اُٹھا کر دعا کر رہا تھا۔ مع ساتھیوں کے ایک شرطے مولوی نے بدعت بدعت کہہ کر منع کیا۔ بندہ نے عرض کی یہ سنت ہے۔ اور حدیث صحیح مسلم پڑھ کر سنائی کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ یعنی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اسی بقیع قبرستان میں تشریف لائے دیر تک کھڑے رہے اور تین مرتبہ ہاتھ اُٹھا کر دعا فرمائی۔ یہ بدعت نہیں ہے بلکہ سنت مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ حدیث صحیح وصریح سے عمل ثابت ہے مگر وہ نجدی مطوا ممنوع بدعت بدعت کی رٹ لگائے جا رہا تھا کیونکہ اس کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ بس چلو چلو کا شور کرنے لگا۔ ناچیز بھی مصلحت کے پیش نظر آگے کو چل پڑا مگر ساتھی جن میں عربی عجمی پاکستانی ایرانی سب شامل تھے۔ میری اس گفتگو سے بہت متاثر ہوئے۔ مگر منکر بدعت بدعت کی گردن پڑھتا رہا۔

(۱۳) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اب بھی کربلا میں ہیں: اس لئے آغا شورش کاشمیری (جو کہ انہی کا ہم عقیدہ ہونے کے باوجود اس ظلم وستم پر رو پڑا) لکھتا ہے "امریکی طرز کے شاہی محل اندر بڑے باغیچے لیکن وہاں شرع مفرور ہو گئی ہے۔ جن کیلئے شریعت آئی تھی (سعودی اُمت) اُن کیلئے کوئی پابندی نہیں ہے۔ پورے حجاز میں آثار تبرکات کا کوئی نشان یا کتبہ نہیں ہے۔ جنت المعلیٰ کا بھی یہی حال ہے۔ جنت البقیع جو خاندانِ رسالت کے دو تہائی افراد کا مدفن ہے۔ اسلام کے درخشندہ چہروں کی آخری آرام گاہیں ایسی اہانت (بے ادبی) کا شکار ہیں کہ دیکھتے ہی خون کھول اُٹھتا ہے...... گنبد خضریٰ کو اس رُخ سے دیکھئے سوگوار معلوم ہو رہا ہے۔ میں بنت رسول کی لحد کے سامنے میں کوئی گھنٹہ بھر ساکت وصامت کھڑا رہا۔ پوری طرح ہل چکا تھا۔ میں نے قبر سے ٹکٹکی باندھ

رکھی تھی۔ میں کہہ رہا تھا اماں فاطمہ سلام اللہ علیہا۔ تو اب بھی کربلا میں ہے۔ تیرے باپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کلمہ پڑھنے والوں نے تجھے اب تک ستایا ہے۔ تیری کہانی زخموں کی کہانی ہے...... آج چودہ صدیاں ہونے کو آئی ہیں' تیری اولاد قبروں میں بھی ستائی جا رہی ہے۔ پورا سعودی عرب تیری اولاد کی قتل گاہ ہے۔ تم (لوگوں) نے جنت البقیع میں ہل پھروا کر ہمارے دل کے شیشے توڑ دیئے اور اب ان میں ایمان کی کوئی صدا باقی نہیں رہ گئی ہے۔

(شب جائے کہ من بودم صفحہ ۱۶۲ تا ۱۷۲)

خیال رہے جب راقم الحروف بقیع شریف میں بغیر نام ونشان کے برائے نام نشان دہی پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ابراہیم رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر حاضر تھا تو شورش کاشمیری کا مضمون ذہن میں آ گیا۔ اس لئے مدینے کے خزینے بقیع کا واقعہ لکھتے وقت شورش کی تحریر کو تحریر کرنا مناسب سمجھا۔

ع...... شاید کہ اُتر جائے کسی دل میں میری بات

تمت بالخیر

عقائد اہل سنت

مفتی مکہ کی نظر میں:

عرضِ مؤلف:

اخبار ''نوائے وقت'' لاہور میں جلی حروف میں یہ ایمان افروز خبر شائع ہوئی تو دل باغ باغ ہوگیا کہ ''جماعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام یکم' دو اپریل ۲۰۰۰ء کو ملتان میں ہونے والی دو روزہ یکم، دو اپریل ۲۰۰۰ء ''انٹرنیشنل سنی کانفرنس'' ملتان شریف میں ہوگی۔ میں تمام آستانوں کے سجادہ نشین حضرات وعلماء کرام وتمام ملک گیر سنی تنظیموں کے قائدین شریک ہوں گے۔ نیز اس کانفرنس میں مکۃ المکرمہ سعودی عرب سے فضیلۃ الشیخ علامہ سید محمد علوی مالکی خصوصی طور پر شریک ہوں گے جبکہ کویت سے السید یوسف الرفاعی' انڈیا سے علامہ ارشد القادری' افغانستان سے پروفیسر صبغت اللہ مجددی کے علاوہ ناروے' امریکہ' برطانیہ' عراق' لیبیا' کینیڈا' ترکی' بنگلہ دیش وغیرہ سے بھی کثیر تعداد میں علماء ومشائخ اور اسلامی تحریکوں کے قائدین کانفرنس میں شرکت کریں گے اور سید علامہ ریاض حسین شاہ صاحب نے بتایا کہ سنی کانفرنس کے موقع پر پاکستان میں بسنے

والے نوکروڑ غلامانِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حقوق کے تحفظ اور انقلاب نظام مصطفےٰ (علیہ السلام) برپا کرنے کیلئے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(نوائے وقت ۷ اشوال المکرم ۱۴۲۰ھ/ ۲۵ جنوری ۲۰۰۰ء)

اخبارات و دینی ماہانہ رسائل میں کانفرنس کی خبریں اور اعلانات کے علاوہ بڑے سائز کے اشتہارات و بینرز بھی لگے دکھائی دیتے ہیں، جن کی پیشانیوں پر لکھا ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کی فضاؤں میں یارسول اللہ کے نعروں کی گونج میں نظام مصطفےٰ کے عملی نفاذ کیلئے دو روزہ انٹرنیشنل سنی کانفرنس ملتان اور مہمان خصوصی میں سے فضیلۃ الشیخ محدث کبیر السید شیخ محمد بن علوی مکی استاذ الحدیث مسجد حرام مکہ مکرمہ وسعودی عربیہ توجہ کا مرکز ہیں۔

بہر حال مکرم قارئین اہل پاکستان واہل علم حضرات کی توجہ کے مرکز حضرت شیخ محمد بن علوی مکی مدظلہ العالی کی ان دنوں چند کتب میرے زیر مطالعہ تھیں۔ جب اخبارات واشتہارات میں آپ کی پُر مسرت آمد کا پڑھا تو دل زیارت کیلئے بے تاب ہوگیا اور ساتھ ہی یہ ذوق بھی دامن گیر ہوا کہ شیخ و مفتی، مکہ مکرمہ کے تحریر کردہ علمی و تحقیقی عربی تصانیف میں سے چند مسائل، عقائد ونظریات کو مختصر طور پر اہل ذوق واہل انصاف وعلم دوست احباب کی خدمت میں پیش کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔ کیونکہ دینی امور اور معاملات میں علماء، فقہاء کرام محققین یقیناً مرجع عوام ہوتے ہیں۔ جس کا اعتراف نجدی

حکمران بھی کر چکے ہیں۔ لکھتا ہے ''اولی الامر منکم'' اس سے مراد حکام وعلماء وفقہاء ہیں۔

معلوم ہوا کہ علماء وفقہاء کرام بھی دینی امور میں حکام کی طرح یقیناً مرجع عوام ہیں۔ (حاشیہ قرآن طبع فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ)

بہرحال پروردگار عالم کا بے حد شکر ہے کہ جس نے یہ چند حروف بنام عربی ''البرہان والقوی من العقائد فی الرسائل محمد بن علوی'' (اُردو) عقائد اہلسنت مفتی مکہ کی نظر میں لکھنے کی سعادت بخشی اور بندہ ناچیز استاذ العلماء علامہ الحاج صاحبزادہ محمد داؤد رضوی اور عظیم محقق مناظر اسلام علامہ مولانا محمد عباس رضوی صاحب مدظلہ العالی گوجرانوالہ کا تہہ دل سے مشکور وممنون ہے کہ جن وسیع القلب محسنوں نے اپنی علمی و اصلاحی مخلصانہ معاونت اور فضیلۃ الشیخ کے ساتھ ملاقات کے تاثرات کے ساتھ ساتھ بندہ کے جمع کردہ چند حروف پر اپنے دعائیہ کلمات باعث برکات سے نوازا اور آخر میں اپنے مخلص معاون مولانا عبدالشکور صاحب قادری گوندلوی کا بھی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اس تحریک کے ساتھ ساتھ طباعت میں بھی مدد فرمائی۔ دعا ہے کہ مولیٰ کریم تمام کو دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین بحرمۃ نبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳ ذوالحجہ ۱۴۲۰ھ/ مارچ ۲۰۰۰ء مصنف ابوسعید محمد سرور قادری رضوی گوندلوی

مختصر حالات زندگی حضرت شیخ محمد بن علوی:

اسم گرامی: محمد بن علوی بن عباس۔

جائے ولادت: مکۃ المکرمہ۔ آپ حسین وجمیل قدآور خلیق وشفیق شخصیت ہیں۔

القابات: فضیلۃ الشیخ، العالم الجلیل، المحقق النبیل، فضیلۃ الاستاذ، شیخ القرآن والحدیث، مناظر، پروفیسر، ڈاکٹر، علامہ امام

حسنی سیّد: آپ کا سلسلہ نسب ستائیس واسطوں سے نبی اکرم ﷺ تک پہنچتا ہے۔

خلافت: خلیفہ اعلیٰ حضرت الشیخ المدینہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قادری کے خلیفہ و سند یافتہ ہیں۔

مسجد حرام مدرسۃ الفلاح سے تعلیم پائی۔ مزید حصول علم کیلئے مغربی ممالک مصر، ہندوپاکستان کا سفر کیا۔

قطب مدینہ: الشیخ ضیاء الدین احمد القادری سے سند حدیث حاصل کی اور جامعۃ الازہر مصر میں فن حدیث میں ڈاکٹریٹ کی۔

فرائض تدریس درحرم کعبہ: آپ نے بفضلہ تعالیٰ سن بلوغ سے قبل ہی علم قرآن و حدیث کی تدریس شروع کردی۔ آپ کی علمی وتحقیقی شہرت کی بناء پر آپ کو (۱۳۹۰ھ میں) کلیۃ الشرعیہ مکہ مکرمہ میں (متفقہ طور پر) استاذ الحدیث مقرر کردیا گیا اور ۱۳۹۱ھ میں مسجد حرام میں تدریس کیلئے مقرر ہوئے۔

ریڈیو مکہ: مسجد حرام میں اپنے والد گرامی کی جگہ درس دینے کے ساتھ ساتھ مکۃ المکرمہ کے نداءالاسلام ریڈیو (اسٹیشن) سے مختلف موضوعات پر آپ کے بیانات نشر ہوتے تھے

جامعہ: مکہ مکرمہ میں مدرسہ عتیبہ کے نام سے ایک عظیم الشان دینی مرکز قائم کر رکھا ہے، جس میں سعودیہ کے علاوہ بیرونی ممالک کے کثیر طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

محفل ذکر و نعت: آپ کے ہاں ہر روز بعد نماز مغرب محفل ذکر و نعت ہوتی ہے۔ حاضرین اپنے دل کی تسکین کا سامان کرتے ہیں۔

صدارت: آپ سعودیہ کی بین الاقوامی مقابلہ قرأت کمیٹی کے تین سال تک صدر رہے ہیں اور رابطہ عالم اسلامی کے سرگرم رکن بھی رہے۔

آپ کی شخصیت علماء کی نظر میں: حرمین الشریفین اور عالم اسلام میں آپ کو بے پناہ قدر و منزلت حاصل ہے۔ یہاں صرف عالم اسلام کی ان چند نامور شخصیات کے نام لکھے جاتے ہیں جو آپ کی مؤثر ترین مذہبی و علمی حیثیت و تحقیقی جلالت شان کے قائل اور دل سے معترف نظر آتے ہیں۔

(۱) مفتی مصر شیخ محمد حسین مخلوف

(۲) جامعہ ازہر کے سابقہ سربراہ شیخ محمد طیب النجار

(۳) متحدہ عرب امارات کے وزیر امور مذہبی محمد الخزرجی

(۴) دکتور رؤف شبلی

(۵) ڈاکٹر حسن الفاتح قریب اللہ سوڈانی

(۶) جامعہ قاہرہ کے استاذ الحدیث شیخ محمد محمد ابوز

(۷) السید الشیخ یوسف ہاشم الرفاعی وزیر اوقاف الکویت

(۸) شیخ ابوبکر جابر الجزائری

(۹) شیخ عبدالعزیز بن محمد الغماری

(۱۰) مراکش کے نامور محقق عبدالحیٔ العمروی اور شیخ عبدالکریم

تصانیف: آپ نے درجنوں علمی و تحقیقی کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ چند ایک اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) الدعوۃ الاصلاحیہ (ساٹھ مقالات کا مجموعہ) (۲) فی سبیل الہدیٰ والرشاد (پچاس مقالات کا مجموعہ) آپ کے والد گرامی ہر جمعۃ المبارک کی صبح کو ریڈیو سعودیہ پر خطاب فرماتے تھے۔ ان کے بعد ریڈیو سعودیہ پر آپ خطاب فرماتے رہے۔ انہیں نشری تقاریر کو مجموعہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ (مطبوعہ مطالع سحر جدہ) ❖ حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف (جشن میلاد) ❖ الانسان الکامل (شمائل نبوی) ❖ زبدۃ الاتقان فی علوم القرآن (اصول تفسیر) ❖ حول خصائص القرآن ❖ المنہل اللطیف فی اصول الحدیث شریف (اصول حدیث) قل ھذہ سبیل (ایمانیات) ❖ لبیک اللھم لبیک (ارکان حج) ❖ فی رحاب البیت الحرام (تاریخ مکہ آثار) ❖ ذکریات ومناسبات (مہینوں وایام کے اہم واقعات) ❖ الطالع السعید المنتخب من المسلسلات والاسانید (اپنی علمی سندات کا تذکرہ) ❖ ادب الاسلام فی نظام الاسرۃ (اصلاح معاشرہ) ❖ شریعۃ اللہ الخالدہ (فقہ اسلامی کی تاریخ) ❖ حاشیہ المورد الروی (ملا علی قاری کی میلاد شریف پر کتاب کا حاشیہ) ❖ شرح المولد لابن کثیر (امام ابن کثیر کی میلاد شریف پر کتاب کی شرح) ❖ مقبرہ جنت المعلی (مکہ مکرمہ کے قبرستان کے بارے معلومات) ❖ شرف الامۃ المحمدیہ (فضیلت اُمت مصطفےٰ ﷺ) ❖ تاریخ الحوادث والاحوال النبویہ (سیرت النبویہ) ❖ الحصون المنیعہ (دعاؤں اور وظائف کا مجموعہ) ❖ القدوۃ الحسنہ فی منہج الدعوۃ الی اللہ (اسوۂ حسنہ رسول اکرم ﷺ) ❖ تحقیق و تعلیق علی قریب المجیب (الترغیب والترہیب پر آپ کے والد گرامی کا حاشیہ ہے آپ نے اس کی تحقیق و تخریج فرمائی ہے) ❖ شفاء الفواد بزیارۃ خیر العباد

(در رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے موضوع پر مدلل ومکمل کتاب ہے اس کتاب سے راقم نے اکثر اقتباسات نقل کیے ہیں) الزخائر المحمدیہ سرزمین حجاز پر جب آپ نے محسوس کیا کہ لوگ بدعقیدہ (وہابی نجدی) ہوتے جارہے ہیں ان کم علم لوگوں کے عقائد کی اصلاح کیلئے آپ نے ایک عظیم مدلل مذکورہ بالا لاجواب کتاب لکھی۔ راقم نے اس کتاب سے اقتباسات نقل کیے ہیں۔ ﴿۶﴾ مفاہیم یجب ان تصحح (یہ کتاب زخائر محمدیہ عقائد اہلسنت وجماعت) پر کیے گئے اعتراضات کا مدلل وتحقیق ومکمل جواب ہے۔

شاہ فیصل ایوارڈ وتصدیق علماء دیوبند: اس کتاب کی تائید تمام علماء عرب نے کی۔ بالخصوص ان میں مراکش کے مفتی اعظم شیخ عبداللہ کنون شامل ہیں جو کہ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے بانی اراکین میں سے ہیں اور دوسرے مفتی اعظم مصر شیخ محمد حسنین مخلوف ہیں۔ خیال رہے یہ وہ مفتی اعظم ہیں جن کو سعودیہ حکومت نے خدمت اسلام کے اعتراف کے طور پر شاہ فیصل علمی ایوارڈ دیا تھا۔ یاد رہے اس کتاب پر دیوبندی علماء کی تصدیقات موجود ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی: اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○ (آمین)

ترجمہ: (اے اللہ کریم)! ہم کو سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا نہ ان لوگوں کا راستہ جو تیرے غضب میں مبتلا ہوئے اور نہ گمراہوں کا۔ آمین

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

(پارہ ۱۴، سورہ النحل، آیت ۱۲۴)

اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے۔

وَلَوْ رَدُّوْہُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓی اُولِی الْاَمْرِ مِنْھُمْ
لَعَلِمَہُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْبِطُوْنَہٗ مِنْھُمْ (پارہ ۵، سورہ نسا، آیت ۸۳)

جب کبھی کوئی مسائل کا معاملہ پیش آتا اگر اس کیلئے رسول اور ذی اختیار (عالموں) کی طرف رجوع کرتے تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیتے وہ جو بعد میں کاوش کرتے۔ (مسائل کا صحیح حل نکالتے ہیں)

محمود الحسن دیوبندی نے لکھا ہے: "اس کو بتاتے جو ان میں تحقیق کرنے والے ہیں اس (مسئلہ) کی"۔

تفسیر عثمانی دیوبندی میں ہے: جب بڑے اس کی تحقیق تسلیم کرلیں تو ان کے موافق اس کو کہیں نقل کریں اور اس پر عمل کریں۔ (حوالہ زیر آیت مذکورہ)

خیال رہے دیوبندی وہابی علماء شیخ مکہ کی علمی جلالت شان کو تسلیم کر چکے ہیں۔

مفتیٔ مکہ کے آستانہ پر محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

از قلم: علامہ صاحبزادہ ابوالرضا الحاج محمد داؤد رضوی، گوجرانوالہ

بفضل خدا و بوسیلۂ مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ میں حرمین شریفین حاضری ہوئی تو بعض اہل ذوق سے سن کر بے حد مسرت ہوئی کہ مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ ہیں، جن کے دولت کدہ پر روزانہ محفل میلاد ہوتی ہے۔ یہ پُر مسرت بات سنتے ہی حاضری کا ارادہ کرلیا۔ چنانچہ حج شریف کے بعد مدینہ منورہ حاضری سے ایک دن قبل ۱۵ ذوالحجہ بروز منگل بعد نماز مغرب الحاج شیخ محمد امجد علی صاحب چشتی (کامونکی) کے ہمراہ بیت اللہ شریف سے کچھ فاصلے پر "شارع مالکی" پر واقع فضیلۃ الشیخ حضرت العلام السید محمد بن السید علوی المالکی الحسنی کے آستانہ عالیہ پر حاضری ہوئی تو دل دیکھ کر باغ باغ ہو گیا کہ مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے بے شمار عاشقان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) محفل میلاد سجائے اپنی اپنی زبان میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا خوانی میں مصروف تھے۔ ان میں عربی بھی تھے اور عجمی بھی، گورے بھی تھے اور کالے بھی، بڑا پُر کیف منظر تھا۔ کافی دیر محفل پاک جاری رہی۔ اختتام صلوٰۃ وسلام (بحالت قیام) اور دعائے خیر پر ہوا۔

محفل میلاد میں حاضری کو لنگر شریف بھی کھلایا گیا اور سدا بہار تبرک، کتابی تحفے بھی عطا کیے گئے۔ فقیر کو بھی حضرت مالکی مدظلہ العالی اور آپ کے والد محترم کی تصانیف شرف الامۃ المحمدیہ، شفاء الفواد بزیارۃ خیر العباد، تاریخ الحوادث والاحوال النبویہ اور فتح القریب المجیب علی تہذیب الترغیب والترہیب حاصل ہوئیں۔

اختتام محفل پر حضرت السید محمد بن السید علوی مدظلہ العالی کرسی پر تشریف فرما ہو گئے تو حاضرین نے آپ کی دست بوسی کا شرف حاصل کیا۔ نورانی چہرہ، سر پر سفید عمامہ

اور سفید لباس میں ملبوس حضرت مالکی مدظلہ العالی بہت خوبصورت دکھائی دے رہے تھے

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے حضرت موصوف اور تمام علماء ومشائخ اہلسنت کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آپ کے آستانہ کو آباد رکھے نظر بد سے بچائے۔ قبلہ اوّل مسجد اقصیٰ کو یہودیوں کے تسلط اور حرمین طیبین کو نجدیوں کے تسلط سے آزاد کرائے۔ آمین۔

شیخ مکہ سے دو ملاقاتیں:

از: محقق اہلسنت مناظر اسلام علامہ محمد عباس صاحب رضوی گوجرانوالہ

پندرہ رمضان المبارک بمطابق ۱۵ فروری ۱۹۹۵ء بروز بدھ بعد نماز عصر میں حسب معمول مسجد نبوی شریف میں مقام اصحاب صفہ پر کھڑے ہو کر دلائل الخیرات کی تلاوت کر رہا تھا کہ اچانک وہاں کے سب لوگ کھڑے ہو گئے۔ دیکھا تو ایک نہایت ہی خوبصورت سفید رنگ سیاہ داڑھی مبارک سر پر سفید عمامہ شریف فربہ جسم کے مالک ایک شخصیت تشریف لائے ہیں۔ کوئی شخص ان کا ماتھا چوم رہا تھا اور کوئی اُن کے ہاتھ چوم رہا تھا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ شخصیت حضرت علامہ محمد بن علوی المالکی ہیں۔ بعد از افطار و نماز مغرب میں نے بھی ان کی دست بوسی کی اور بتایا کہ میں پاکستان سے عمرہ کیلئے حاضر ہوا ہوں اور آپ کے دیدار ملاقات کا مشتاق تھا۔ الحمد اللہ اللہ نے آپ کا دیدار مسجد نبوی شریف میں کروا دیا۔ آپ مجھ سے پاکستان کے بارے سوالات کرنے لگے۔ دوران گفتگو میں نے آپ سے حضرت علامہ تقی الدین سبکی کی ایک کتاب کے بارے پوچھا کہ حضرت کیا یہاں کسی جگہ سے "السیف الصیقل" دستیاب ہو سکتی ہے۔ آپ نے فوراً فرمایا السیف الصیقل فی الرد علی ابن زفیل؟ میں نے عرض کی یہی جی ہاں۔ فرمایا: یہاں کیسے دستیاب ہو سکتی ہے۔ یہ نجدی لوگ ایسی کتب کو

اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ میں نے عرض کی ان کے پاس اچھی نظر ہی نہیں ہے تو وہ اچھی نظر سے دیکھیں کیسے؟ اس مقولہ پر آپ بہت خوش ہوئے اور کافی دیر تک مختلف ممالک کے علماء اہلسنت آپ کے پاس آتے رہے اور آپ میرا ان سے اور ان کا مجھ سے تعارف کرواتے رہے۔ انہی دنوں آپ کی کتاب شفاء الفواد کا ترجمہ حضرت محقق دوراں مفتی محمد خان قادری کے قلم سے شائع ہوا تھا۔ میں نے ایک نسخہ خدمت اقدس میں پیش کیا۔ آپ بڑے خوش ہوئے اور جناب مفتی صاحب کے حق میں دعائے خیر کے کلمات فرمائے۔ نماز تراویح تک یہ مبارک مجلس رہی۔ اس کے بعد پھر ۲۱ رمضان المبارک کے دن ملاقات ہوئی کیونکہ آپ کے ملاقاتیوں کا کافی رش تھا اس لئے آپ نے آدھ گھنٹے بعد حاضر ہونے کا حکم دیا تاکہ سکون سے گفتگو ہو سکے۔ اس وقت آپ نجدیوں کے آثار مقدسہ پر مظالم پر مختلف عرب علماء سے گفتگو فرما رہے تھے جب میں دوبارہ حاضر ہوا تو زیادہ لیٹ ہو گیا تھا۔ حتیٰ کہ نماز تراویح شروع ہو چکی تھی۔ بعد از نماز تراویح پتہ چلا کہ آپ تشریف لے جا چکے ہیں۔ اس کے بعد جب دوسری مرتبہ ۱۹۹۷ء میں حاضری کا شرف ملا تو پھر آپ کی زیارت مقام اصحاب صفہ پر ہی ہوئی۔ آپ نے فرمایا یہاں کافی جاسوسی ہوتی ہے لہٰذا آپ نماز تراویح کے بعد یہاں حاضر ہو جائیں گھر جا کر آپ سے تفصیلاً بات کریں گے اور آپ کو کتب بھی دیں گے لیکن چونکہ میں اس وقت معتکف تھا اس لئے آپ کی رہائش پر حاضری کی سعادت سے محروم رہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ آپ کے دم قدم سے حجاز مقدس میں سنیت کی رونق قائم و دائم ہے۔ حضرت علامہ مولانا محمد سرور قادری نے حضرت فضیلۃ الشیخ محمد بن علوی المالکی کی کتب سے آپ کے عقائد مختصراً بیان کر کے اردو دان حضرات کیلئے ایک بیش بہا خزینہ جمع فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش سے سنی مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور مولانا محمد سرور صاحب کے علم و عمل و ذوق میں مزید ترقی عطا فرمائے آمین

محمد عباس رضوی

ایمانِ کامل:

حضرت شیخ مکہ محمد بن علوی کے علمی جواہر پارے پڑھیے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَهَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ (سورہ توبہ، آیت ۲۴)

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا) ''اے محبوب (محمد ﷺ) فرما دیجئے اگر تمہارے والدین، اولاد و بھائی و خاوند بیویاں و خاندان وہ اموال جن کو تم حاصل کرتے ہو، تجارت جس میں گھاٹے کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ اور وہ رہائش گاہیں جنہیں تم پسند کرتے ہو۔ اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو حتیٰ کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسق قوم کو کامیاب نہیں فرماتا''۔

حدیث مبارک: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک وہ اپنے والدین اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر مجھ سے محبت نہ کرے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے آقا ﷺ مجھے ہر شے سے زیادہ پیارے ہیں۔ کیا اپنے آپ سے بھی؟ اس پر سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک کوئی مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک مجھے اپنے آپ سے بھی زیادہ پیار نہ کرے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اُس رب کی قسم جس نے آپ پر قرآن کریم نازل کیا۔ آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔

اس پر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "الان یا عمر" اے عمر رضی اللہ عنہ! پیارے اب بات بن گئی۔ (تیری) (بخاری شریف)

محدث کبیر حضرت محمد بن علوی مکی لکھتے ہیں: یہی وجہ ہے کہ دو آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کا ذکر خیر کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ ایک شخص کو معمولی اجر ملتا ہے جبکہ دوسرے کو بے حد وحساب اجر ملتا ہے۔ ایک نے حالت غفلت میں ذکر و درود و سلام عرض کیا ہے۔ اسے معمولی اجر دیا گیا جبکہ دوسرے نے کمال محبت اور ادب و تعظیم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام عرض کیا۔ لہٰذا اسے اجر عظیم دیا گیا کیونکہ سرکار کی محبت اور تعظیم ہی سے اجر عظیم مل سکتا ہے۔

(۲) درود و سلام مقبول وظیفہ: درود و سلام پڑھنے والے اُمتی پر خود خالق کائنات ایک کے بدلے دس بار رحمت و برکت نازل فرماتا ہے۔ یہ عنایات محض بندے کی اپنی حیثیت کی بنا پر نہیں بلکہ اللہ رب العزت کے لطف و کرم کی بنا پر ہے جو اُس نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا ہے اور محبوب کا صدقہ اُمت پر انعامات فرماتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "**کل الاعمال منها المقبول والمردود الا صلوة علی فانها مقبولة غیر مردود**"۔

ترجمہ: جتنے بھی اعمال کیے جاتے ہیں ان میں سے بعض مقبول ہوتے ہیں بعض مردود لیکن مجھ پر درود و سلام پڑھنا ایسا عمل ہے جو ہر حال میں مقبول ہے کبھی رد نہیں ہوتا۔ (الذخائر المحمدیہ عربی ص ۳۲۳ ترجمہ اُردو ص ۳۶۶)

(۳) اہلسنّت کی پہچان اور دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حالت بیداری میں دیدار: امام غزالی احیاء علوم الدین میں امام مرسی رضی اللہ عنہما سے

نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے ہر روز (دن رات) میں پانچ سو مرتبہ درج ذیل صلوٰۃ و سلام پڑھا وہ مرنے سے قبل سرورِ عالم ﷺ کو حالت بیداری میں ضرور دیکھے گا۔

اللھم صل علی سیدنا محمد عبدك و نبیك ورسولك النبی الامی و علی آلہٖ و صحبہٖ وسلم۔

(الذخائر المحمدیہ عربی ص ۱۰۸، ترجمہ اُردو ص ۱۴۶)

(۴) سنی کی نشانی: علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ القول البدیع ص ۵۲ پر حضرت زین العابدین (رضی اللہ عنہ) سے نقل فرمایا ہے: قال علامة اھل السنة کثرة صلوة علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی حضور پاک ﷺ سے محبت کی نشانی ہے کثرت سے درود پڑھنا ہے۔

(۵) حالت بیداری: پیارے آقا ﷺ نے فرمایا: من رانی فی المنام فیرانی فی الیقظة (بخاری شریف)

جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب مجھے حالت بیداری میں بھی دیکھے گا یعنی بیداری میں دنیا میں ہی دیدار نصیب ہوگا۔

(الذخائر المحمدیہ ترجمہ اُردو ص ۱۵۶، القول البدیع محدث سخاوی)

(۶) اوّل نورِ مصطفےٰ علیہ السلام: قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ

(سورہ مائدہ پارہ ۶)

"یقیناً تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور کتاب مبین آئی"۔

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نورہٖ۔

اے جابر! یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نور اپنے نور سے بنایا۔ (الذخائر المحمدیہ عربی ص ۳۱۱ تا ۳۱۶، ترجمہ اُردو ص ۳۵۳ تا ۳۶۶)

حضرت آدم علیہ السلام سے ایک ہزار سال قبل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مَیں نور تھا۔ نیز فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اس وقت بھی ہی تھا جب نہ آدم تھے نہ مٹی تھی نہ پانی تھا۔ فرمایا: سب سے پہلا اور آخری نبی میں ہوں۔ (الحدیث)

(۷) سابقہ انبیاء کو فیض ملا: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں تھے۔ نیز فرمایا: آپ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں تھے پھر وہ کیسے جلتے؟

(الذخائر المحمدیہ عربی ص ۳۱۱ تا ۳۱۶، ترجمہ اُردو ص ۳۵۳ تا ۳۶۶)

(۸) شفاعت مصطفےٰ (علیہ السلام): حضور پاک شفیع المذنبین علیہ السلام نے فرمایا:

اوّل من اشفع له من امتی اهل المدینة ثم اهل المكة ثم اهل الطائف

میں اپنی اُمت میں سب سے پہلے اہل مدینہ پھر اہل مکہ مکرمہ اور پھر اہل طائف کی شفاعت کروں گا۔ نیز فرمایا: جو کوئی مدینے میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ یہاں ہی مرے کیونکہ جو بھی اس شہر میں مرے گا' میں اس کی شفاعت کروں گا۔

(الذخائر المحمدیہ ترجمہ اُردو ص ۹۷، ۳۷۴)

(۹) مسجد نبوی کی نماز حج کے برابر: فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو میری مسجد میں نماز ادا کرے اسے مثل حج ثواب ملے گا۔ **الصلوٰة فی مسجدی حتی یصلی فیه کان بمنزله حجة۔** (الذخائر المحمدیہ ص ۹۶)

(۱۰) **وسیلہ**: (وابتغوا الیه الوسیله) (الذخائر المحمدیہ عربی ص ۳۲۴ تا ۳۲۷، ترجمہ اُردو ۱۹۱، صلاح مفاہیم ۳۴۰) تلاش کرو اس کی طرف وسیلہ۔ نبی رحمت ﷺ کے وسیلہ سے دعا کرنا جائز و مقبول ہے۔ حضرات صحابہ کرام کا بھی یہی عمل ثابت ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی دعا بھی آپ کے وسیلہ سے قبول ہوئی۔

(شفاء الفواد ص ۲۸۲، ۲۸۹، ۱۷۸، ۲۹۱)

حضرت شیخ علوی نے مکمل باب لکھا ہے اور تمام سوالات کے جوابات بھی لکھے ہیں (بلکہ مکمل کتاب بھی تحریر فرمائی ہے)

(۱۱) **صالحین کا وسیلہ**: حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بنجر علاقوں کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ نبی کریم و دیگر انبیاء کرام (علیہ و علیہم السلام) کے وصال کے بعد بھی وسیلہ سے دعا کرنا جائز و حدیث سے ثابت ہے۔

(شفاء الفواد ص ۲۶۸، ۲۹۱ عربی ص ۱۶۰، ذخائر محمدیہ)

محمد بن عبدالوہاب سے بھی توسل بالنبی ثابت ہے۔

(شفاء الفواد ص ۲۶۸، ۲۹۱ عربی ص ۱۶۰، ذخائر محمدیہ)

(۱۲) **دست بوسی**: ہاتھوں کو چومنے کا یہ عمل ہمارے اسلاف میں چلا آ رہا ہے، جس پر بہت احادیث منقول ہیں۔ (الذخائر محمدیہ ص ۲۰۱)

(۱۳) **علم غیب**: حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تیرے ہاتھ میں کسریٰ کے کنگن دیکھتا ہوں۔ مزید جنگ بدر کے مقتولین کے مرنے کے اعلان کے ساتھ ساتھ ایک دن قبل ہی مقتولین کے گرنے کی جگہ کے نشانات تک لگا دیئے۔

حضرت سواد بن اقارب رضی اللہ عنہ نے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نعت پیش کی۔ شیخ علوی نے اس قصیدہ کو لکھا ہے:

فاشهد ان اللّٰه لا رب غيره

وانت مامون على كل غائب

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر غائب کے امین ہیں۔ ہر غائب کا علم آپ کو عطا کر دیا گیا ہے۔

(الذخائر محمدیہ ص ۱۲۸، الحوادث والاحوال النبویہ ص ۲۷، ۶۰)

(۱۴) آمدِ رسول پر نعت خوانی و نعرہ تکبیر و رسالت بلند کرنا

حضرات صحابہ کرام فرماتے ہیں: جس دن حضور اکرم تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اس دن اہل مدینہ اتنے خوش تھے کہ کبھی بھی کسی معاملے میں اتنا خوش نہیں دیکھا گیا۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا بچے راستوں پر خوشی سے بھاگتے جاتے تھے اور بلند آواز سے کہتے تھے "جاء رسول اللہ۔ آگئے آگئے سرکار رسول اللہ آگئے"

حتیٰ کہ لوگوں کو دیکھا کہ گھروں کی چھتوں پر کھڑے ہو کر نعرے لگا رہے تھے۔

(۱۵) نعرۂ رسالت: جاء رسول اللّٰه۔ جاء محمد۔ اللّٰه اکبر۔ جاء رسول اللّٰه۔ ینادون یا محمد یا رسول اللّٰه نعتیں پیش کی گئیں۔

طلع البدر علينا ...... من ثنيات الوداع

وجب الشكر علينا ...... ما دعا لله داع

ہر زائر کی انتہائی خواہش تھی اور عرض کرتا تھا: الینا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر آقا تشریف لائیے۔ ہر محفل میں کچھ یوں ہی گفتگو تھی۔ " آمد رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

والے دن جیسا پُر نور پُر مسرت حسین دن کبھی کسی نے نہ دیکھا۔

(الذخائر محمدیہ ص ۱۲۱،۱۲۴)

آمد مصطفےٰ مرحبا مرحبا

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۱۶) ''مدینہ طیبہ ہے'' (خبردار کوئی یثرب نہ کہے)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے مدینہ طیبہ کو یثرب کے نام سے پکارا (یعنی نہ یثرب کہو نہ لکھو) وہ (گنہگار ہوا) اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے کیونکہ مدینہ تو طابہ ہے۔ مزید فرمایا اگر کسی نے کہہ لیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس مرتبہ مدینہ مدینہ منورہ کہہ لیں۔ (الذخائر محمدیہ ص ۱۳۰)

(۱۷) جب بھی روضہ اقدس کے پاس سے گزرے: علماء اُمت کا عقیدہ ہے کہ جو شخص خیر کا ارادہ اور ادب سے خود کو مزین کرنا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ جب قبر اطہر کے پاس سے گزرے خواہ مسجد نبوی کے باہر ہو کھڑے ہو کر سلام ضرور عرض کرے۔

(شفاء الفواد ص ۲۱۱)

(۱۸) سواری کا ادب: آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سواری اونٹنی اور کجاوہ کا بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ادب کرتے تھے۔ جنبی ہونے کی صورت میں سواری اور کجاوہ کو ہاتھ نہ لگاتے۔ (الذخائر محمدیہ ص ۱۶۳)

(۱۹) تبرکات کا ثبوت: متعدد محدثین کے حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا عصا مبارک تھا۔ ان کے وصال کے بعد قبر

میں ان کے پہلو میں کفن کے درمیان رکھا گیا۔ (الذخائر محمدیہ ص ۲۰۷)

(۲۰) موئے مبارک کی برکت: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال مبارک حاصل کیا اور اسے اپنی ٹوپی میں سی لیا تھا۔ ہر جنگ میں ٹوپی کو ساتھ رکھتے اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ اسی بال کے صدقے مجھے فتح عطا فرماتا ہے۔

(الذخائر محمدیہ ص ۲۸۴)

(۲۱) چادر مبارک: آپ کی چادر مبارک تبرک کے طور پر صحابہ کرام میں رہی پھر بادشاہوں کے پاس آئی۔ یہ وہی چادر مبارک تھی جو حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو نعت شریف پڑھنے پر آقا سرور عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انعام کے طور پر عطا فرمائی تھی۔

(الذخائر المحمدیہ اردو ص ۱۸۶، ناشر عالمی دعوت الاسلامیہ)

(معلوم ہوا۔ مداح خوانان حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنا سنت ہے)

تبرکات کی مزید تفصیل پڑھنے کیلئے راقم کی دوسری کتاب ''محبت رسول و اعمال صحابہ'' حاصل کریں۔

(۲۲) لطف زندگی: فضیلۃ الشیخ استاذ الحدیث مکہ مکرمہ محمد علوی مالکی مکی حسنی مدظلہ فرماتے ہیں۔ آپ سے محبت کی علامات میں سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے محبت کی جائے۔ آپ کا ذکر ادب و تعظیم سے کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے تذکرے سن کر لذت محسوس ہو۔

(۲۳) ہر نسبت والے سے محبت کرنا: آپ کے دین' آل پاک' صحابہ کرام' شہر پاک حتیٰ کہ جس کی نسبت سرکار کے ساتھ ہے اس سے محبت کی جائے۔ دل اور روح سرکار ابد قرار کی طرف ہی متوجہ ہو جائے پھر اسے رات کو خوابوں میں کثرت سے آپ

سرکار ابد قرار (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دیدار ہوتا ہے۔ (الذخائر محمدیہ اُردو ص ۲۸۳)

حقیقت میں وہ لطف زندگی پایا نہیں کرتے
جو یاد مصطفےٰ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲۴) نعلین مبارک کی برکات:

سرکار دو عالم فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کے فضائل و برکات پر بڑے بڑے علماء نے کتب و رسائل تحریر کئے ہیں۔ خاص طور شیخ مقری (فتح المتعال فی مدح النعال (از امام احمد المقری اُردو ترجمہ علامہ محمد عباس رضوی) نے مستقبل کتاب لکھی ہے۔ اس میں متعدد نعل پاک کے نقشہ جات پیش کئے ہیں۔ لکھتے ہیں نعل پاک کا عکس مکرم اس محبوب کے قدم تک پہنچانے کا وسیلہ ہے۔ آپ کی نعل پاک سے شرف برکت حاصل کرو۔ بیمار اس سے شفا اور خواص منافع پاتے ہیں۔

(الذخائر المحمدیہ اُردو ترجمہ ص ۳۰۶)

(۲۵) عرش پر نعلین پاک: حضرت شیخ علوی فرماتے ہیں: امام نبہانی نے فرمایا ہے:

علی راس هذا الکون نعل محمد
سمت فجمع الخلق تحت ظلاله
لدی العرش موسیٰ نوری اخلع واحمد
الی العرش لم یومر بخلع نعاله

(صلی اللہ علیہ وسلم)

(ترجمہ) اس کائنات (ہم غلامان) کے سر پر آپ کی نعلین پاک ہے۔ تمام مخلوق اس کے سایہ میں ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (عرش) پر کہا گیا کہ جوتے اتار دو لیکن سرکار (ﷺ) کو عرش پر جوتے اُتارنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

(الذخائر المحمدیہ اردو ص ۱۹۸' عربی ۱۵۷)

سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

(۲۶) **خون و بول پاک:** آپ ﷺ کا خون اور بول (پیشاب) تمام فضلات پاک بلکہ پینا جائز اور باعث شفا ہیں۔ (الذخائر المحمدیہ اردو ص ۲۶۶' عربی ۲۲۴)

(۲۷) **برکت والا درخت نہیں کٹوایا:** شیخ مکہ مدظلہ نے تبرکات پر مدلل بیان لکھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس درخت کو کٹوا دیا تھا' جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی۔ اس بات سے جاہل لوگ تبرکات کی نفی کرتے ہیں۔ حالانکہ میری تحقیق (محمد علوی مالکی) یہی ہے کہ حضرت عمر کا یہ بیان کردہ عمل عدم جواز پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ اللہ کے فضل سے قوی دلیل سے ثابت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جس درخت کو کٹوا دیا تھا۔ دراصل یہ وہ درخت نہیں تھا جسے لوگ خیال کرتے تھے کیونکہ چند سالوں کے بعد وہ درخت غیب ہو گیا تھا۔

(الذخائر المحمدیہ اردو ص ۲۹۰،۹۱)

(۲۸) **بدعت کی قسمیں:** آج کل لوگ ہر نئے کام کو بدعت سیہ کہتے ہیں۔ شیخ مکی فرماتے ہیں علماء حق نے بدعت کی پانچ اقسام بیان کی ہیں۔

(۱) واجب (۲) مندوب مستحب (۳) مباح (۴) مکروہ (۵) حرام سیہ

(معلوم ہوا ہر بدعت گمراہی نہیں ہے) (الذخائر المحمدیہ اردو ص ۳۱۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

(۲۸) درِ رسول اللہ ﷺ کی حاضری:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

"وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا" (پارہ ۵، سورہ النساء، آیت ۶۴)

اگر لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو وہ آپ کی خدمت میں آجائیں اللہ کریم سے معافی مانگیں اور رسول اللہ ﷺ ان کی سفارش فرمادیں تو وہ اللہ کریم کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا پائیں گے۔

مجرم بلائے آئے ہیں جاؤک ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے (اعلیٰ حضرت)

تاجدار مدینہ رحمۃ للعالمین، سرکار ابد قرار، محبوب کریم، رؤف رحیم نبی اکرم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے۔

"مَنْ جَآءَنِیْ زَائِرًا لَّا تَحْمِلُهٗ حَاجَةٌ اِلَّا زِیَارَتِیْ كَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَكُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ"۔

(۲۹) زیارت: جو شخص میری زیارت کے لئے آیا، میری زیارت کے علاوہ اور کوئی حاجت نہ تھی تو مجھ پر لازم ہے کہ قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں۔

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

○ "مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ فِیْ مَمَاتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ"
(مشکوٰۃ کتاب المناسک باب حرم المدینہ حرسہا اللہ تعالیٰ، تیسری فصل)

(۳۰) حج کیا اور زیارت نہ کی: وہ شخص جس نے حج کیا اور بعد از وصال میری قبر انور کی زیارت کی گویا اس نے میری ظاہری حیات میں زیارت کی۔

"مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ"
(شفاء الفواد بزیارۃ خیر العباد عربی از علامہ الشیخ السید محمد بن علوی مالکی مکہ مکرمہ اردو ترجمہ مفتی محمد خان صاحب لاہور ص ۷۵)

جس نے میری قبر اطہر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

(۳۱) گنبد خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام:

فرماتے ہیں جب کوئی شخص آپ کی خدمت میں حاضری دے تو اسے قبلہ کی طرف پشت اور چہرہ آپ کی طرف کرنا چاہئے پھر سلام عرض کرے اور دعا کرے۔ اور جب بھی روضہ پاک کے قریب سے گزرے یا دور سے روضہ پاک پر نظر پڑے تو ہر دفعہ سلام عرض کریں۔ (شفاء الفواد بزیارۃ خیر العباد اردو ص ۲۰۷، ۲۱۱، ۲۷۰)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ۔
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اٰمَنَہُ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا طٰہٰ...... اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا یٰسِیْن

(شفاء الفواد بزیارہ خیر العباد اردو ص ۱۸۵، ۲۱۹، ۲۲۱)

نہایت ادب و تعظیم کے ساتھ پست آواز کے ساتھ صلوٰۃ وسلام عرض کریں۔

بے شک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت' حرمت جیسی ظاہری زندگی میں تھی ایسی آج بھی ہے۔ متعدد اولیاء کرام زائرین سے حرف ندا صیغہ خطاب سے صلوٰۃ وسلام کے الفاظ منقول ہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی علیہ الرحمۃ کی کتاب "غنیۃ الطالبین" میں حرف ندا صیغہ خطاب سے سلام لکھا ہے کہ اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوں تاکہ تو معاف کرے میرے گناہ' میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے نبی ﷺ کا واسطہ دے کر۔ یا رسول اللہ ﷺ تمہاری طرف متوجہ ہوتا ہوں اس حاجت میں۔

(شفاء الفواد بزیارۃ خیر العباد ص ۱۸۵، ۲۱۹، ۲۲۱)

(۳۲۔۳۳) حیات وسماعت رسول اللہ ﷺ:

رسول اللہ ﷺ کی سند جید کے ساتھ حدیث منقول ہے۔

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ بَعِیْدٍ اُعْلِمْتُہٗ"

(شفاء الفواد بزیارۃ خیر العباد اردو ص ۲۴۱، ذخائر محمدیہ ص ۷۸)

"جو امتی مجھ پر میری قبر انور کے پاس درود وسلام پڑھتا ہے اسے میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھتا ہے میں اسے جانتا ہوں"۔

دوسری حدیث میں ہے: " لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ قُلْنَا

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ وَبَعْدَ وَفَاتِكَ؟ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِي اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ"

(شفاء الفواد بزیارۃ خیر العباد اردو ص ۲۴۶، عربی ۱۳۷۔ جلا الافہام ابن قیم)

"جو اُمتی بھی مجھ پر صلوٰۃ و سلام پڑھتا ہے' اس کی آواز مجھے پہنچتی ہے۔ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! وصال کے بعد بھی؟ تو جواباً فرمایا: ہاں' وصال کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کا کھانا حرام فرما دیا ہے' پس اللہ کے نبی زندہ ہیں"۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے (اعلیٰ حضرت)

حضرت شیخ مکہ محمد علوی مدظلہ العالی لکھتے ہیں۔ بے شک پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ اور تروتازہ ہیں۔ آپ اس چاند کی طرح ہیں جو کبھی غروب نہیں ہوتا۔

حیات الانبیاء پر بہت احادیث مبارکہ مروی ہیں۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں نمازیں ادا کرتے ہیں۔

(۳۴) قبور میں نماز: "اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ"

(بیہقی، ابویعلیٰ بسند صحیح)

سلام عرض کرنے والے کے سلام کا جواب عنایت فرماتے ہیں۔

(۳۵) آپ حج کرتے ہیں:

فرشتے آپ پر سلام بھیجتے ہیں اور جو آپ حکم فرماتے ہیں فرشتے وہ کرتے ہیں۔ (ترجمہ قصیدہ ابن حجر ہیتمی)

وصوم ثم حج کل عام

یجوز علیہ بل لا یتحیل

یعنی آپ روزے رکھتے اور حج کرتے ہیں ہر سال' اور یہ صحیح ہے' ممکن ہے' محال نہیں۔

(۳۶) امت کے اعمال دیکھتے ہیں دعا کرتے ہیں۔

"من لم یعتقد ھذا بطلہ

یقینا فھو زندیق جھول"

جو شخص اس مذکورہ بیان کا عقیدہ نہ رکھے' انکار کرے تو وہ یقیناً جاہل زندیق ہے۔ ہیتمی پناہ طلب کرتا ہے' آقا اپنے بوجھ لے کر کس کے دروازے پر جاؤں۔

(قصیدہ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ الذخائر المحمدیہ ص ۷۲ تا ۸۵، عربی ص ۴۳، ۴۹، ۷۷)

(۳۷) جسے دیکھنا عبادت ہے' (۳۸) وہ کعبۃ اللہ سے افضل ہے:

"العقة التی قبر فیھا علیہ الصلوٰۃ والسلام افضل من العرش"۔ (شفاء الفواد ص ۳۳۷، عربی ص ۱۹۴)

زمین پاک کا وہ حصہ جہاں حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہیں عرش سے بھی افضل ہے۔ نیز فرمایا: کعبۃ اللہ سے بھی افضل ہے۔

"النظر الحجرۃ الشریفہ کانہ عبادۃ قیاسا علی کعبۃ"۔

(شفاء الفواد اردو ص ۳۳۷ عربی ص ۱۹۴)

روضہ انور کو دیکھتے رہنا عبادت ہے جس طرح کعبہ کو۔

(۳۹۔۴۰) مواجہہ شریف پر ندائیہ نعت پاک:

نیز وصال کے بعد یارسول اللہ پکارنا

مواجہہ شریف کی طرف سنہری جالیوں کے اوپر سنہری وموٹے الفاظ میں اب بھی لکھا ہے۔

یاخیر من دفنت بالقاع اعظمہ

فطاب من طیبھن القاع والاکم

نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ

فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم

اے ساری مخلوق سے بہترین ہستی جو پردہ فرما ہیں ہموار زمین میں، پس آپ کے جسم پاک کی خوشبو مبارکہ سے تمام زمین خوشبودار ہوگئی۔ میری جان اس روضہ پاک پر قربان ہو جس میں آپ ﷺ تشریف فرما ہیں، اس میں جود و کرم ہے۔

(شفاء الفواد ص ۱۵۶، ۱۸۰، عربی ۶۳، ۸۲، الذخائر المحمدیہ ص ۱۰۹)

☆ (۴۱) سیدہ فاطمہ بنت رسول کریم ﷺ نے متعدد بار یا ابتاہ عرض کی۔

(بخاری ۲/۶۴۱)

☆ (۴۲) سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں۔

"الا یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم کنت رجاء نا وکنت بنا برا ولم تك جافیا یارسول اللہ"۔ (زرقانی علی المواہب ۸/۲۸۴)

آپ ہماری امید ہیں اور آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ بھلائی کرنے والے ہیں۔

(۴۳) **حضرت عمر فاروق ؓ کا عقیدہ:** حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں۔ یارسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ قارئین آپ

نے ایک ہی مجلس میں آپ کو متعدد بار یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کے محبت بھرے انداز میں گزارشات کیں ہیں۔

(۴۴) **ہمارا بھی ذکر کرنا:** حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی "یا نبی اللہ صلی اللہ علیك وسلم اذکرنا یا محمد عند ربك"۔ یارسول اللہ! آپ رب کے ہاں ہمارا ذکر کرنا' ہمارا خیال کرنا۔ (نسیم الریاض ۱/۳۵۶، زرقانی ۲۸۲/۸)

(۴۵) **بارش طلب کرنا:** حضرت بلال بن حارث مزنی نے یارسول اللہ عرض کر کے مدد وتوجہ طلب کی۔

(الکامل لابن اثیر ۲/۲۳۵، البدایہ والنہایہ ۷/۱۰۴، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۲/۳۱) (معلوم ہوا یہ عقیدہ صحیح ہے) (ذخائر محمدیہ ص ۲۰۳، عربی ۱۷۵، ۲۱۵، ۳۲۳، ۱۷۱، ۳۸۵، ۳۸۷، ۳۱۹، الحوادث ص ۴۷)

(۴۶) **مومن مجاہدین کی پہچان' نعرۂ رسالت:**

جنگ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ افواج اسلام کے کمانڈر تھے' آپ نے اسلامی فوج کا نعرہ اور علامتی نشان یا محمد (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) مقرر کیا تھا۔ (البدایہ والنہایہ ۶/۳۵۷، تاریخ طبری ۲/۲۸۱، الکامل لابن اثیر ۲/۱۵۲، ذخائر محمدیہ ص ۳۲۳، عربی ۲۸۰)

(۴۷) **محفل میلاد کرنا اور (۴۸) شب ولادت شب قدر سے افضل ہے:**

حضرت شیخ علوی مکی فرماتے ہیں "میرے نزدیک شب ولادت شب قدر سے افضل ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک جو تاریخ مشہور ہے وہ بارھویں تاریخ ولادت اور پیر کا دن ہے۔ میلاد کی محفل امور خیر میں سے ہے۔ خوشی کا اظہار کرنا' کھانا کھلانا جائز ہے۔

یہ عمل ہر جگہ جاری ہے۔ ولادت نبوی کی خوشی کرنے کا تو ابولہب کو بھی فائدہ ہوا۔

(ذخائر محمدیہ اردو ص ۲۱، ۵۲ عربی ص ۲۵، ۱۳۶، ۲۰۲، ۳۱۳، ۲۷۰، الحوادث ص ۷، ۸)

(۴۹) ایمان والدین اور تنبیہہ:

نبی کریم ﷺ کے والدین موحد تھے، مومن تھے، انہیں زندہ فرمایا گیا تھا۔ جو شخص آپ کے والدین کے بارے کفر کا عقیدہ رکھتا ہو اس کے کفر کا خوف ہے کہ وہ خود کافر ہو جائے۔ (معاذ اللہ)

اس سلسلہ میں امام اعظم اور ملا علی قاری کی طرف جن عبارات کی نسبت کی جاتی ہے وہ بات غلط ہے، یہ تہمت ہے کہ وہ کفر کے قائل تھے۔ (شیخ مکہ نے ان سوالات کے مسکت جوابات تحریر کیے ہیں۔

ایک قصیدہ نقل کیا ہے جس کا پہلا شعر ہے (یہ عربی قصیدہ پچیس اشعار پر مشتمل ہے)

یا والدا النبی ﷺ

؎ یا والد المصطفیٰ تلت الکمالات

وجئت بالخیر للماضی وللات

اے والدین مصطفیٰ (ﷺ) آپ نے پیارے بیٹے کی بدولت کمالات کو حاصل کر لیا۔ آپ نے ایسی ہستی کو جنم دیا جو گزرے ہوئے اور آنے والے ہر دور کے لئے باعث خیر و رحمت ہے۔ (ذخائر محمدیہ اردو ص ۶۷)

(۵۰) غیر نبی کو یا کہہ کر پکارنا:

غیر نبی ذوات کو بھی وصال کے بعد حرف ''یا'' سے ذکر کر سکتے ہیں جیسا کہ یا والد المصطفیٰ کے حوالہ سے معلوم ہوا نیز روضہ پاک کی حاضری پر حضرت ابوبکر صدیق

حضرت عمر فاروق و دیگر اہل قبور کو بھی حرف نداء ''یا'' صیغہ خطاب ''ک'' سے ہی لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ (ذخائر محمدیہ ص ۱۲۶، شفاء الفواد ص ۱۸۵)

(۵۱) آپ قریب ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں دونوں جہان میں۔
(بخاری شریف کتاب، ذخائر محمدیہ ص ۲۷۴)

(۵۲) مالک کونین:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر اختیار کرنا اپنی خواہش سے تھا ورنہ اگر آپ چاہتے تو مکہ کے پہاڑ آپ کے لئے سونا بن جاتے۔ (ذخائر محمدیہ ص ۲۷۶)

(۵۳) سہو کا مسئلہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو ہونا یہ کسی غفلت کی وجہ سے نہ تھا بلکہ راز تھا اللہ کی تعظیم کا۔
(ذخائر محمدیہ ص ۲۲۱)

اسی لئے صالحین نے فرمایا کہ سھو نا عن الا علی بالادنی و سھو المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بالادنیٰ عن الاعلی یعنی ہمیں جب سہو ہوتا ہے (ہمارا ذہن کسی چیز کے ساتھ مشغول ہو جاتا) ہم اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف مشغول ہوتے ہیں۔ اور جب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مشغول ہو جائیں (جو ظاہراً سہو ہوتا ہے) وہ آپ کی مشغولیت نماز سے برتر کی طرف ہوتا ہے اور وہ مشاہدہ اور قرب الٰہی ہے۔ اسی لئے فرمایا: نماز کی روشنی و راحت ہے' میری آنکھوں سے۔ پس اس فرمان پر غور کرو ''جعلت قرة عینی فی الصلوة'' یوں نہیں فرمایا کہ میری آنکھوں میں روشنی و راحت نماز سے ہے۔ (معارج النبوت جلد ۲، ص ۵۶۲)

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خوب فیصلہ فرمایا ہے کہ ابوبکر کے تمام اعمال و احوال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سہو سے کم ہیں۔ یعنی فرمایا: یا لیتنی کنت سھو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ''کاش میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سہو ہی ہوتا''

(مکتوبات شریف دفتر دوم مکتوب نمبر ۳۰۵)

ہاں حقیقت یہی ہے کہ یہ تعلیم و تربیت اُمت کیلئے ایسا ہوا ہے۔ خود سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس لئے سہو ہوا (بھولتا ہوا) کہ سنت قائم ہو (امت کیلئے)

(موطا امام مالک)

(۵۴) حضرت عباس نے اسلام کیسے قبول کیا:

حضرت عباس فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن میں چاند سے کھیلنا اور گفتگو کرنا' مجھے اسلام لانے پر زیادہ رغبت دی۔ (ذخائر محمدیہ ص ۴۶)

(۵۵) چاند سجدہ کرتا تھا:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! چاند مجھ سے گفتگو کرتا تھا اور مجھے رونے سے روکتا تھا اور میں اس کے سجدے کی آواز کو بھی (بچپن میں) سنتا تھا جب وہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا۔ (ذخائر محمدیہ ص ۴۷)

(۵۶) آپ بے مثل ہیں:

جب حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ نے چودھویں رات کے چاند سے موازنہ کیا اور آخر میں فرماتے ہیں۔ ''فَهُوَ عِنْدِیْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ''

(ترمذی ۲/۱۰۸، سنن دارمی ۱/۳۳، المستدرک ۴/۱۸۶، مشکوۃ ص ۵۱۸)

میرے آقا چودھویں کے چاند سے زیادہ خوبصورت ہیں۔

سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ کے چہرے کا پسینہ کستوری سے بھی خوشبودار تھا۔(ذخائر محمدیہ ص ۳۴۲)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں۔

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِىْ
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

(۵۷) **آپ صادق ہیں:** ایک دن تنہائی میں خاص رازدار کو ابوجہل نے کہا:

"واللہ ان محمد االصادق وما کذب محمد قط"

یعنی کہنے لگا، خدا کی قسم! محمد (اپنے وعدہ، قول وعمل میں) سچے ہیں، انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔(ذخائر محمدیہ ص ۳۴۰)

(۵۸) **بت سجدہ میں:**

☆ آپ کی پیدائش کے وقت تمام بت سجدہ میں گر گئے۔

(۵۹۔۶۰۔۶۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ شدہ، ناف کٹی ہوئی سے پیدا ہوئے۔ آپ سجدہ کی حالت میں تشریف لائے۔ آپ کا پنگھوڑا فرشتے جھلاتے تھے۔

(ذخائر محمدیہ ص ۲۶۹، الحوادث والاحوال النبویہ ص ۷)

(۶۲) **تشریف لاتے ہی کلمہ طیبہ پڑھا:**

آپ نے والدہ کے شکم اطہر سے آتے ہی سجدہ کے ساتھ پڑھا:

"لاالہ الا اللہ وانی رسول اللہ" (شواہد النبوت)

(۶۵) **آپ کا گفتگو کرنا:** مزید جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو کرنا شروع کی تو یہ کلمات فرمائے:

"اللّٰہ اکبر کبیرا والحمد للّٰہ کثیرا و سبحان اللّٰہ بکرۃ واصیلا"۔

(ذخائر محمدیہ ص ۴۷، شواہد النبوت)

مزید معلومات کیلئے "**عجائبات ولادت باسعادت**" حاصل کریں۔

(۶۶) آخری ایام کے واقعات وخصوصیات:

حیات ظاہری کے آخری ایام میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تین دن حاضر ہوتے رہے اور عرض کرتے کہ اللہ کریم آپ کی عزت کی خاطر مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے، آپ کی طبیعت مبارک کیسی ہے۔ قبض روح کے معاملہ میں آپ کی مرضی ہوگی۔ آپ نے فرمایا: میں راضی ہوں، حکم پورا کرو۔ (ذخائر محمدیہ ص ۳۸۳)

(۶۷) اجازت طلب کرنا:

حضرت جبرائیل عرض کرتے ہیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ملک الموت نے آپ سے قبل کسی سے نہ اجازت طلب کی اور نہ آپ کے بعد ایسا ہوگا، صرف آپ سے اجازت چاہتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل! اسے اجازت دے دو۔

(معجم کبیر جلد ۳، ص ۶۲ تا ۶۴، دار احیاء التراث الاسلامی، ذخائر محمدیہ ص ۳۸۳)

(۶۸) صلٰوۃ بغیر امام کے:

آپ کے وصال باکمال کے بعد تمام ملائکہ اور لوگوں نے بغیر امام صلٰوۃ (جنازہ) آپ پر پڑھا گیا۔ (ذخائر محمدیہ ص ۲۶۹)

(ہماری طرح جنازہ نہیں پڑھا گیا، راقم)

یہی رسول اکرم ﷺ نے وصیت تعلیم فرمائی تھی۔ (ذخائر محمدیہ ص ۳۷۸)

(۶۹) حضرات صحابہ کی کیفیت:

کنت السواد الناظری

فعمی علیك الناظ

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میری آنکھیں دیکھنے کے لئے تھیں مگر یارسول اللہ ﷺ آپ کے وصال کے بعد دیکھنے سے نابینا ہوگئیں۔ (ذخائر محمدیہ ص ۳۸۹)

☆ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ کو یمن روانہ کیا تو فرمایا:

"فعلك تمر بقبری و مسجدی"۔

یعنی اب تو میری قبر اور مسجد میں ہی آئے گا۔ پھر نبی غیب دان ﷺ کے فرمان کے مطابق حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کی قبر پر روتے ہوئے حاضر ہوئے۔ اسے امام محمد اور امام طبرانی نے بیان کیا، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔ (شفاء الفواد ص ۲۷۵، عربی ۱۵۴)

(۷۰) سب کو دیکھتے ہیں:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت صدیق اکبر، زوجہ رسول اکرم ﷺ فرماتی ہیں۔ میں اپنے حجرے، جس میں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں (وصال کے بعد) اس حال میں جایا کرتی کہ میرا چہرہ ننگا ہوتا، میں یہ سوچتی تھی کہ میرے خاوند اور میرے والد یہاں ہیں۔ پھر جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا، وہ دفن ہوئے تو حیا کی وجہ سے (کہ یہ سب مجھے دیکھتے ہیں) اللہ کی قسم میں کبھی بغیر پردہ کے وہاں نہیں گئی۔

(مسند احمد، مشکوٰۃ کتاب الجنائز باب زیارۃ القبور، تیسری فصل)

حافظ ہیثمی فرماتے ہیں۔ اس حدیث کے تمام راوی صحیح ہیں۔ امام حاکم نے فرمایا:

یہ روایت بخاری ومسلم کی شرط پر ہے۔ حافظ ذہبی نے کہا: اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

قارئین معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صاحبین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما حاضری دینے والوں سے آگاہ رہتے ہیں۔ یہی عقیدہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔ (شفاء الفواد اردو ص ۲۷۴، عربی ص ۱۵۳)

(۷۱) مشکل کشائی:

ایک مرتبہ جب مدینہ منورہ میں بارش رک گئی تو اہل مدینہ جمع ہو کر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے' صورت حال عرض کی۔ آپ نے فرمایا: قبر انور کی چھت میں سوراخ کرو حتیٰ کہ آپ ﷺ کی قبر انور (چہرہ مبارک) اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ نہ رہے۔ اہل مدینہ نے ایسا کر دیا۔ پھر کیا تھا پس اتنی بارش ہوئی کہ تمام علاقے سرسبز ہو گئے' اونٹ موٹے ہو گئے۔ اس سال کا نام تروتازگی کا سال رکھا گیا۔ (سنن دارمی، مشکوٰۃ، شفاء الفواد ص ۱۷۱ عربی ۱۵۲)

(۷۲) بارش طلب کرنا:

ایک شخص (حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ) نے قبر پاک پر حاضر ہو کر عرض کی:

"یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اسْتَسْقِ لِاُمَّتِكَ فَاِنَّھُمْ قَدْ ھَلَکُوْا"۔

یارسول اللہ ﷺ اپنی امت کے لئے بارش طلب فرمائیں' تحقیق وہ ہلاک ہو گئے۔ اس عرض کرنے کے بعد (حضرت بلال سو گئے) خواب میں زیارت ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا "عمر کو میرا اسلام کہنا اور خوشخبری دے دو کہ بارش ہو گی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۲، ص ۳۱، ۳۲، البدایہ والنہایہ جلد ۷، فتح الباری جلد ۲،

ص ۴۱۲، ذخائر محمدیہ ص ۳۱۹۔انواد ش ص ۴۷)

(۷۳) میری قبر کو عید (میلہ) نہ بنانا کا جواب:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ میری قبر کو عید نہ بناؤ' مجھ پر درود پڑھتے رہو' تمہارا درود میرے پاس پہنچتا ہے تم جہاں بھی ہو۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس ارشاد کے ذریعے آپ ﷺ نے امت کو ادب و تعظیم کے ساتھ کثرت سے زیارت کے لئے حاضر ہونے کی ترغیب دی ہے۔ بے غرضی میں خاص دن ہی زیارت کے لئے مخصوص نہ کر لینا بلکہ جب بھی فرصت ملے فوراً حاضری دو' سالانہ حاضری کی بجائے چاہے روزانہ ہی حاضری دو یہ تمہارے لئے سراپا خیر و سعادت ہے۔ عام تہواروں کی طرح لہو و لعب کرنے سے منع کیا ہے۔ اس (حدیث) سے کسی کا یہ سمجھنا کہ زیارت سے (یا اس نیت سے، اجتماعی حاضری سے) منع کیا گیا ہے یہ اسلاف میں سے کسی نے بھی نہیں کہا۔ لہٰذا ایسا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ (شفاء الفواد ص ۱۹۵)

(۷۴) حاضری کے وقت سوال کرنا:

زائرین و حاضرین روضہ پاک پر حاضری کے وقت اپنے آقا و مولیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کریں: "يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ اَتَوَسَّلُ بِكَ فِيْٓ اَمُوْتُ مُسْلِمًا عَلٰى مِلَّتِكَ وَ سُنَّتِكَ"

(شفاء الفواد ص ۱۷۴)

(۷۵) واپسی پر اجازت:

واپسی پر آپ کی بارگاہ رسالت میں حاضری دیتے ہوئے بار بار حاضری کے لئے عرض کریں اور صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہوئے اجازت لے کر فراق غم میں روتے

ہوئے لوٹ آئیں۔(شفاء الفوادص ۳۴۰، عربی ص ۱۹۶)

(۷۶)دعا میں یا محمد صلی اللہ علیک وسلم کے الفاظ:

آپ کے وصال پاک کے بعد امت کا دعا میں یارسول اللہ صلی علیک وسلم کہنا صحیح ہے جیسا کہ صلوٰۃ الحاجۃ کی دعا میں موجود ہیں' اور وصال کے بعد صحابہ واولیاء امت کا اس پر عمل ہے۔(شرف الامت المحمدیہ ص ۱۰۶، شفاء ص ۲۸۹)

(۷۷)پشت نہ کرو: شیخ ابن عبدالسلام کے حوالہ سے لکھتے ہیں "اے حاضرین و زائرین جب تم نماز ادا کرنے لگو تو نہ آپ ﷺ کی طرف پشت کرو نہ چہرہ"۔ آپ ﷺ کا ادب وصال کے بعد بھی وہی ہے جو ظاہری حیات میں تھا۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا کہ وہ بے ادبوں کی طرح آپ کی طرف پشت کر کے کھڑے ہو جاتے ہیں' ایسا ہرگز ہر گز نہ کریں۔ (شفاء الفوادص ۳۳۳، عربی ۱۹۲)

(۷۸)آثار نبوی کی زیارت کو جانا: حضرات صحابہ کرام ومحدثین سے ثابت ہے۔

(اصلاح مفاہیم ص ۳۴۰)

(۷۹) تمہارے سوا میرا کوئی نہیں (۸۰) مدنی تحائف:

قصائد حجرہ نبویہ شریف: چند اشعار

یاسیدی یارسول خذبید	مال سواك ولا الوی علی احد
فانت نور الهدی فی کل کائنة	وانت سر الندی یا خیر معتمد
وانت حقاغیات الخلق اجمعهم	وانت هادی الوری للّٰه ذی مدد
رب الجمال تعالیٰ اللّٰه خالقه	فمثله فی جمیع الخلق لم أجد[1]
علیه ازکیٰ صلوٰة لم تنزل ابدا	مع السلام بلا حصر ولا عدد[2]

(۱) یہ شعر حجرہ شریف پر محراب تہجد کی طرف جالی مبارک پر لکھا ہوا ہے۔

(۲) شفاء الفواد عربی ص ۲۰۳۔

ترجمہ اشعار: اے میرے سردار آقا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میری دستگیری فرمائیے تمہارے سوائے میرا کوئی نہیں ہے۔

(۲) تم تمام کائنات کے لئے شمع ہدایت ہو اور آپ راز خدا ہو اے بہترین سہارا۔

(۳) آپ تمام مخلوق کے مددگار ہیں' تمام مخلوق کی اللہ تعالیٰ کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں۔

(۴) تمام حسن و جمال کے رب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اس طرح پیدا فرمایا کہ تمام مخلوق میں ان کا کوئی مثل نہیں۔

(۵) آپ پر ہمیشہ سے ازکی صلوٰۃ وسلام بے حساب' بے شمار نازل ہوں۔

(۸۱) **قصیدہ وتریہ:** از شیخ امام محمد بن ابی بکر شافعی ۶۶۲ھ

بنور رسول اللّٰه اشرقت الدنا
ففی نوره کل یجیی ویذهب

بـجـاهك ادركـنـى اذا احـوسـب الـورى
فـانـى عـلـيـكـم ذلك الـيـوم احـسـب [۳]

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے تمام دنیا روشن ہے' آپ کے نور ہی کی روشنی میں ہر کوئی آ جا رہا ہے۔

(۸۲) اپنے دامن کرم میں چھپا لینا:

(۲) اپنے کرم کے صدقے مجھے اس وقت اپنے دامن میں چھپا لینا جب مخلوق کا حساب لیا جا رہا ہو کیونکہ اس دن میں ان تمام سے زیادہ حساب والوں میں ہوں گا۔

۳: شفاء الفواد عربی ص ۲۰۵

(تحریر کردہ تمام اشعار حجرہ نبویہ شریفہ کے اندر نقش آج بھی موجود ہیں)

تمت بالخیر۔

جمع رسائل ثلاثہ: یکم شوال المکرم ۱۴۳۴ھ/۱۲۔۶۔۱۳ء

فتویٰ شرک کی حقیقت:

قارئین کرام! مذکورہ آیات قرآنیہ سے یہ حقیقت خوب عیاں ہوتی ہے کہ محبوبانِ خدا مددگار ہیں، جن کیلئے نہیں وہ لوگ ایمان وایقان والے نہیں ہیں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ''جس پر اللہ لعنت کردے اُس کا کوئی مددگار نہیں ہے۔'' (سورہ النساء ترجمہ آیت نمبر ۵۲) اور جو مدد نہیں کرسکتے وہ اولیاء من دون اللہ ہیں جیسے کافر بت وغیرہ وغیرہ مگر محض سینہ زوری سے مسلمانوں کو مشرک ثابت کرنے کیلئے آیات کے شانِ نزول کے خلاف حقیقت سے چشم پوشی کرنا اور ظاہری مفہوم پیش کرنا یہ بے دینی اور روح اسلام کے خلاف ہے۔ حالانکہ احادیث مبارکہ میں واضح ارشادات موجود ہیں۔

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُمُ انْطَلَقُوْا اِلٰى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (بخاری جلد۲)

(ترجمہ) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُن (خارجیوں) کو تمام مخلوق خدا سے شریر ترین قرار دیتے اور فرماتے کہ انہوں نے کافروں (بتوں) کے بارے نازل ہونے والی آیات مومنوں پر چسپاں کیں۔ (بخاری باب الخوارج والملحدین جلد دوم ص ۱۰۲۴)

حدیث شریف: حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے تم پر اس شخص کا ڈر ہے جو قرآن پڑھے گا جب اس پر قرآن کی رونق آجائے گی اور اسلام کی چادر اُس نے اوڑھ لی ہوگی (یعنی بظاہر بڑا قرآن پڑھ کر سنائے گا قرآن پر عمل کرنے کرانے کا بہت درس دیتا ہوگا) تو اسے اللہ جدھر چاہے گا بہکا دے گا وہ اسلام کی چادر سے نکل جائے گا اور اسے پس پشت ڈال دے گا اور اپنے پڑوسی پر تلوار چلانا شروع کردے گا اور اس پر شرک کے طعنے (فتوے) لگائے گا۔ میں نے عرض کی: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرک کا زیادہ حق دار کون ہوگا جسے مشرک کہا جائے گا یا شرک کی تہمت لگانے والا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلکہ شرک کے (فتوے) طعنے مارنے والا شرک کا زیادہ حق دار ہوگا (یعنی خود ہی بے دین مشرک ہوگا) (تفسیر ابن کثیر ص ۲۷۱ جلد۲، اعراف آیت نمبر ۱۷۵ کے تحت، حافظ محدث ابن کثیر فرماتے ہیں: ہذا اسناد جید۔ ثقہ الامام احمد بن حنبل ویحییٰ بن معین وغیرہما)

مولانا علامہ ابوسعید محمد سرور قادری رضوی گوندلوی کی تصانیف

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

فیضان الحرمین

میلاد کی بہاریں مع مدلل عقیدے

عجائبات ولادت باسعادت

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم و اعمال صحابہ

اربعین امام اعظم

زندہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ صحابہ

تحفۃ النساء

حرمین طیبین کی حاضری کے پر نور نظارے

مقام والدین قرآن وحدیث کی روشنی میں

ملنے کا پتہ: فیضان رسول لائبریری موضع گوندلانوالہ گوجرانوالہ

ادارہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

Designed by: TAYYAB 0321-4761150

اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630